خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کرام

کے

باہمی تعلقات

علامہ جار اللہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

"الموافقة بين اهل البيت رضی اللہ عنہم والصحابة رضی اللہ عنہم"

کا اردو ترجمہ

از

مبلغ اسلام مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی

ناشر

محمد طفیل رشیدی

مجلس توقیر صحابہ رضی اللہ عنہم

۲۲۲- گول باغ - شاد باغ - لاہور

قیمت ۶ روپے

۲۴۸,
ش - خ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدینؓ اور اہل بیتؓ کرام

کے

باہمی تعلقات

علامہ جار اللہ زمخشریؒ کی کتاب

"الموافقۃ بین اھل البیتؓ والصحابۃؓ"

کا اُردُو ترجمہ

از

مُبلّغِ اسلام مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی

ناشر

مُحمّد طُفیل رشیدی

مجلسِ توقیرِ صحابہؓ

۲۲۲- گول باغ - شاد باغ - لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت کرامؓ کے باہمی تعلقات
مصنّف	علامہ جار اللہ زمخشری
مترجم	مناظرِ اسلام حضرت مولٰنا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی
صفحات	
تعداد	ایک ہزار
سنِ طباعت	۱۳۹۸ھ ۔ ۱۹۷۸ء پاکستان میں پہلی بار
ناشر	محمد طفیل رشیدی
اشاعت	اوّل
پتہ	مجلسِ توقیرِ صحابہؓ ○ ۲۲۲ گول باغ شاد باغ لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 17511

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

حضرات صحابہ کرامؓ سے والہانہ وابستگی دین و ایمان کا تقاضا ہے اس لیے کہ صحابہ کرامؓ آسمانِ ہدایت کے درخشندہ و تابندہ ستارے ہیں۔ دین و ایمان میں ان کے نقوش پا منزل تک پہنچنے کے لیے راہنما ہیں۔ اسلیے حضرات صحابہ کرامؓ ہر سچے مسلمان کے لیے ایمانی اور روحانی سرمایہ ہیں۔ ان کے ذکر سے ایمان کو پختگی روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے میری خواہش ہوتی ہے کہ میں ان کی محبت سے اپنے دل کو معمور رکھوں اور دوسرے مسلمانوں کو مقامِ صحابہؓ سے حتی المقدر آگاہ کروں۔ علامہ زمخشری کی کتاب الموافقۃ بین اہل البیتؓ و الصحابہؓ کا اردو ترجمہ میرے دوست مولانا ابو المظفر ظفر احمد قادری خطیب واہگہ کے ہاں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ علامہ زمخشری اور مترجم حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی ہر دو حضرات میرے لیے کشش کا باعث ہوئے نیز حضرات صحابہ کرامؓ کے موضوع پر ان کی اس کاوش نے مجھے آمادہ کیا کہ ان کے اس شاہکار کو مسلمانوں کے سامنے پیش کروں جبکہ یہ کتاب ابھی تک صرف انڈیا میں چھپ سکی تھی اور یہ نسخہ بھی انڈیا ہی کا طبع شدہ تھا لیکن پاکستان میں نایاب تھی۔ طباعت کی غرض سے وہ نسخہ میں نے مولانا ظفر احمد صاحب سے لے لیا۔ اس کے بعد مختلف حضرات سے اس کے بارہ میں مشورہ کیا بالخصوص حضرت قبلہ سید نفیس الحسنی صاحب مدظلہ کے مشورے نے میرے ارادہ میں پختگی پیدا کی اور شائع کرنے کا عزم کر لیا۔ وسائل کی کمی اور اس سلسلہ میں ناتجربہ کاری کے باوجود میں اس نایاب مبارک ذخیرہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ کتاب کا نسخہ عطا کرنے پر مولانا ظفر احمد صاحب اور میرے حوصلہ کو پختہ کرنے پر حضرت نفیس صاحب مدظلہ، اور طباعت کے مراحل میں میرا تعاون کرنے والے تمام حضرات میرے شکریہ کے مستحق ہیں کہ جن کی عنایات اور مشوروں سے یہ کام انجام کو پہنچا۔

محمد طفیل رشیدی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب اور صاحبِ کتاب کے بارہ میں

علامہ جار اللہ زمخشری

ابوالقاسم محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن احمد الخوارزمی ۲۷ رجب ۴۶۷ھ کو خوارزم کے ایک گاؤں زمخشر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ بعد میں مکہ معظمہ میں وہاں کے مشہور عالم شیخ ابن وہاس کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ مکہ معظمہ میں کافی عرصہ مقیم رہے اور طویل عرصہ قیام کی وجہ سے جار اللہ یعنی اللہ کا ہمسایہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

فنِ ادب میں زمخشری نے المنصور [illegible] ابوالحسن علی بن [illegible] اور ابونعیم اصفہانی سے فیض اٹھایا۔ تذکرہ نگار ان کے [illegible] کا ذکر [illegible] کرتے ہیں۔ عنفوانِ شباب ہی میں رجوعِ خلق ہونے لگا تھا۔ فنِ ادب میں [illegible] کچھ عرصہ شاہی دربار سے منسلک رہے بالآخر علیحدگی اختیار کر لی۔

مکہ معظمہ سے واپسی پر جرجانیہ میں جو [illegible] میں دریائے [illegible] کے کنارے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ۵۳۸ھ مطابق ۱۱۴۳ء میں وفات پائی۔

کتاب جس موضوع اور جس انداز ترتیب سے لکھی گئی ہے اس سے یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ علامہ موصوف نے [illegible] خصوصی [illegible] سے متاثر ہو کر یہ کتاب لکھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہت سے لوگ حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ کے معاملہ میں افراط و تفریط کے پہلوؤں کو اختیار کر کے گمراہ ہو گئے ہیں۔ ان گمراہ لوگوں میں سے ایک گروہ نے حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف پہلو پر اس قدر زور دیا کہ اپنی مخالفت کو عداوت بلکہ ذلیل ترین عداوت کے درجہ تک پہنچا دیا اور خدائے تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندہ کو گالیاں تک دینے میں تامل نہ کر کے اپنی گمراہی اور خسران و خذلان میں کوئی کمی نہ رکھی۔ دوسرے گروہ نے انکی محبت میں زیادہ مبالغہ کر کے انکو خدائی کے مرتبہ تک پہنچا دیا اور ایک بندے کو خدائی صفات کا مظہر قرار دے کر دوسرے پاک اور نیک بندوں، حضرۃ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور معاویہؓ وغیرہ کو گالیاں دینا اور برا کہنا ثواب سمجھا اور اس طرح اپنی گمراہی کو حد کمال تک پہنچا کر پہلے گروہ کے ہمسر بن گیا۔ اس معاملہ میں حضرۃ علیؓ کا وجود بہت کچھ حضرۃ مسیح علی نبینا و علیہ السلام کے وجود کے مشابہ نظر آتا ہے کیونکہ یہودی انکی مخالفت کے سبب گمراہ ہوئے اور عیسائی انکی محبت و تعظیم میں مبالغہ کرنے اور انکو خدائی تک کا مرتبہ دینے میں گمراہ ہوئے۔ سچے پکے مسلمان جس طرح حضرۃ عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے معاملہ میں افراط و تفریط کے پہلوؤں یعنی یہود و نصاریٰ کے عقائد سے بچ کر طریق اوسط پر قائم ہیں اسی طرح حضرۃ علیؓ کے بارے میں بھی وہ خارجیوں اور شیعوں کے عقائد سے محترز رہ کر طریق اوسط پر قائم ہیں۔

حضرۃ علیؓ کے معاملہ میں افراط و تفریط کی روش انکی زندگی ہی میں شروع ہو چکی تھی۔ اپنی تمام ممکنہ کوششوں کے باوجود حضرت علیؓ اسے ختم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے انکے شہید ہونے کے بعد اس سلسلہ میں دونوں طرف کارروائی نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھائی گئی۔ اسے مذہبی نوعیت ہی کا مسئلہ نہ رہنے دیا گیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بالآخر یہ دو سیاسی تحریکوں میں تبدیل کر دیا گیا ۔ اس ناٹک کے کھیل کو اور زیادہ رونق ملی اور ان دو متضاد نظریوں کو مزید جلا ملی ، جب اموی دور ختم ہوا اور عباسی دور شروع ہوا علامہ زمخشری کے زمانہ میں عبداللہ بن سبا کے گروہ کی ان دونوں شاخوں نے مذہبی رنگ میں جو ادھم مچایا ہوگا غالباً اسی سے متاثر ہو کر انہیں اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت پیش آئی جس میں افراط و تفریط کی راہوں پر چلنے والے خوارج و روافض کے دماغوں پر ہتھوڑے برسائے گئے ہیں ۔

اس بات کی وضاحت میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ مجھے واضح احساس ہے کہ بہت ممکن ہے کہ اس کتاب کے ہر پڑھنے والے کو یہی محسوس ہو کہ کتاب کے مآخذ اور حوالہ جات کو ذکر نہیں کیا گیا ۔ لیکن جب علامہ زمخشری کی مسلمہ شخصیت اور ان کے مذہبی موقف و مسلک کا پہلو سامنے رکھا جائیگا تو کتاب کے مضامین و مندرجات کے صحیح و درست ہونے کا یقین ہو جائیگا اس لئے کہ معتزلہ کے نزدیک جھوٹ بولنا کفر ہے اور یہ بات کسی صاحب علم سے پوشیدہ نہیں کہ علامہ موصوف معتزلی تھے علامہ موصوف جیسی علمی پائے کی مسلمہ شخصیت جو اپنی جوانی ہی میں مرجع خلائق بن چکی تھی اور پھر جھوٹ بولنے کو کفر سمجھنے والے گروہ کی انتہائی بلند مرتبہ اور مؤثر ترین شخصیت کے بارہ میں یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ ان سے من گھڑت اور جھوٹی روایت بیان ہو سکتی ہے غالباً اسی وجہ سے انہوں نے حوالہ جات کے نقل کرنے کا تکلف نہیں کیا اور شاید یہی وجہ ہو کہ مترجم نے بھی جو کہ خود بھی قابل اعتماد اور علمی پائے کی شخصیت ہیں اس کا اہتمام ضروری نہ سمجھا

محمد طفیل رشیدی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

حضرۃ علیؓ کے مناقب حضرۃ ابوبکرؓ کی زبانی	۶
حضرۃ ابوبکرؓ کے مناقب حضرۃ علیؓ کی زبانی	۹
حضرۃ علیؓ کی جانب سے حضرۃ ابوبکرؓ کی خلافت کی تصدیق اور تصویب	۱۳
حضرۃ ابوبکرؓ کا فسخ بیعت کا اعلان اور حضرۃ علیؓ کا انکار	۱۵
حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کے فضائل حضرۃ علیؓ کی زبانی	۱۷
حضرۃ ابوسفیانؓ کا حضرۃ ابوبکرؓ کی خلافت کو ناپسند کرنا اور حضرۃ علیؓ کی تردید	۲۲
مرتدین کے بارے میں حضرۃ ابوبکرؓ کا حضرۃ علیؓ سے مشورہ	۲۵
حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرۃ علیؓ کے تاثرات	۲۶
وہ احادیث جنکو حضرۃ علیؓ نے حضرۃ ابوبکرؓ سے روایت کیا	۳۱
حضرۃ فاطمہؓ اور حضرۃ ابوبکرؓ کا تذکرہ	۳۳
حضرۃ فاطمہؓ کی نماز جنازہ	۳۶
حضرۃ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے مناقب حضرۃ ابوبکرؓ کی زبانی	۳۷
حضرۃ ابوبکرؓ کا وصال اور حضرۃ عمرؓ کی خلافت	۳۸
وہ احادیث جن میں حضرۃ ابوبکر اور حضرۃ عمرؓ دونوں کا تذکرہ ہے	۶۲
حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے بارے میں حضرۃ علیؓ کے اقوال	۶۴
حضرۃ علیؓ کا ان لوگوں کی تردید کرنا جو حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کو برا کہتے ہیں یا حضرۃ علی کو ان پر فوقیت دیتے ہیں	۶۷
وہ احادیث جو حضرۃ علیؓ کے فضائل میں حضرۃ عمرؓ سے مروی ہیں	۷۴
وہ احادیث جو حضرۃ عمرؓ کے فضائل میں حضرۃ علیؓ سے مروی ہیں	۷۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توثیق۔ یہ اگرچہ علمی اصل کارنامہ ہے لیکن کتاب کی افادیت اس پر موقوف نہیں اور برباد ہونا ظلم ہوتا اگر اس مجبوری کے باعث کتب سے استفادہ کو روکا جاتا، جو کم از کم تاریخی حیثیت سے قابل قبول اور مستند ہے۔ اس مختصر رسالہ میں خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام کے خوشگوار تعلقات کی ایک جھلک دکھلائی گئی ہے اور منتشر جواہر پاروں کو اس خوبی کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے کہ خلافت راشدہ کا مبارک دور نگاہوں میں گھوم جاتا ہے اور چند ایسے حقائق آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں جو انسانی زندگی کے لئے مشعل راہ ہیں۔

(۱) انسانی زندگی بندگی، بے چارگی، سادگی، انکساری، فروتنی، جفاکشی اور خدمت گذاری سے بنتی ہے۔ وہ امراء مومنین جنہوں نے روئے زمین پر تہلکہ مچا رکھا تھا اور جن کے نام سے بڑے بڑے صاحب جبروت سلاطین لرزہ براندام تھے اور جن کے اشاروں پر روم و فارس جیسی بڑی بڑی طاقتیں پاش پاش ہوگئیں۔ گدڑی پوش، فاقہ کش ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اسلام اور مسلمانوں پر قربان کردیا تھا۔ پھر آخرت طلبی اور رضاء خداوندی اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو میں کبھی راحت دنیوی کی طرف توجہ نہ کی، یہ نامور سلاطین غرباء و مساکین کی طرح زندگی گذار کر دنیا سے رخصت ہوئے اور بادشاہی میں فقیری کی مثال قائم کر گئے کہ یہی حقیقی زندگی ہے اور اسی میں انسانی پرواز کا راز پوشیدہ ہے ؎

اے طائر لاہوتی، اس رزق سے موت اچھی۔ جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ان برگزیدہ ہستیوں نے دنیا کو پرکھا اور اچھی طرح پرکھا، اسکی حقیقت کو سمجھا اور اپنا دامن صاف بچا کر صحیح و سالم رخصت ہو گئے ؎

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

این جہاں بر مثال مرداریست　　کرگساں گرد اُو ہزار ہزار
این مراں را ہمی زند مخلب　　آں مراین را ہمی زند منقار
آخرالامر بر بروند ہمہ　　وز ہمہ باز ماند این مُردار

(۲) ہر مسلمان کا اصلی جوہر بندگی اور خدا و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری ہے جس قدر یہ جوہر نمایاں ہوگا، اسی قدر انسانیت اور شرافت و کرامت نمایاں ہوگی اور عظمت و شوکت حاصل ہوگی اور ہمیشہ راہ یاب اور کامیاب رہے گا۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ جس سے قدم ڈگمگانے کے بعد لغزش ہی لغزش ہے اور مقصود تک رسائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۳) حکومت و سلطنت کی اصلی بنیادیں عدل و انصاف اور باہمی مساوات اور ربط و اتحاد پر قائم ہوتی ہیں۔ جہاں ان بنیادی اصول میں تزلزل آئیگا وہ حکومت بھی متزلزل اور غیر پائدار ہوگی اور اگر یہ اصول بالکل نظرانداز ہوں گے تو اس حکومت کی نقش بر آب سے زیادہ وقعت اور حیثیت نہ ہوگی جس کا وجود عدم برابر ہوگا اور تباہی اور ابتری اور پریشانی عالمگیر ہوگی۔

ان بنیادی اصولوں پر استقامت اور مداومت کے لئے ضروری ہے کہ حاکم اور محکوم، آمر اور مامور دونوں طبقوں میں جذبۂ خدا پرستی موجود ہو اور ہر طبقہ دینِ الٰہی اور احکامِ خداوندی کا پیرو ہو تاکہ کوئی طبقہ اپنی اصلی حدود اور اختیارات سے تجاوز نہ کر سکے اور ہر وقت اپنے کو اپنے پروردگار کے سامنے مسئول اور جوابدہ سمجھے اور اس جذبہ سے جب انسانیت خالی ہو جائے گی تو وہ حکومت اسلامی ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا غیر اسلامی، جمہوری ہو یا انفرادی، درحقیقت حکومت نہ ہوگی بلکہ ظلم و استبداد اور جبر و اقتدار کا بدنما مظاہر ہوگا جس میں افراد کی اغراض پرستی کی بدولت عوام تباہی اور بربادی کا شکار ہوں گے ے

جلالِ بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسلامی حکومت کے دورِ اولین میں حکومت و سلطنت کی وہ نادر مثال قائم کی گئی ہے کہ اگر آج دنیا ان نقوش پر پلٹ آئے تو سارے خلفشار خود بخود ختم ہو جائیں اور یہ مشتعل آگ سراسر گلزار بن جائے۔

اور اگر اب بھی ان اصول سے بے اعتنائی برتی گئی اور حکومت اور سلطنت کے اس معیاری نمونہ کو پس انداز کر دیا گیا تو یہ ظلم و استبداد کا دَور کسی حال میں ختم نہ ہوگا اور ہر حکومت اپنے اقتدار کی خاطر دوسروں کو ختم کرنے کی فکر میں لگی رہے گی اور اسی طرح انسانوں کا انسانوں کے ہاتھوں خاتمہ ہوتا رہے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۴) اگر تعصب اور تنگ نظری سے یکسو ہو کر صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتِ عظامؓ کے تعلقات اور حالات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت اچھی طرح روشن اور واضح ہو جائے گی کہ ان حضرات میں کسی قسم کا نزاع اور افتراق نہ تھا بلکہ ہر ایک دوسرے کا ہمنوا، رفیق کار، جانثار تھا اور یہ سب کے سب کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ کا اصلی نمونہ تھے۔

محض جزوی اختلاف رائے جو ہر حال میں ناگزیر ہوتا ہے ان حضرات کی نگاہوں میں ذرہ برابر قابلِ وقعت و اہمیت نہ تھا اور باہمی تعلق و مودّت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے کسی حال میں منافی نہ تھا بعد میں فتنہ پردازوں نے اپنی ذاتی اغراض کی خاطر اس کو مذہبی رنگ دے کر نمایاں کیا اور اپنا اقتدار حاصل کرنے کے لئے اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے معمولی باتوں کو اہمیت دیکر اس قدر اچھالا جو خود اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعثِ ننگ و عار ہیں اور اکابر صحابہ کرام رضی کی عظمت شان پر بدنما داغ ہیں جن سے اسلام بھی بری ہے اور ان حضرات کا دامن بھی پاک وصاف ہے۔ رضی اللہ عنہم وارضاھم

(۵) زندگی انفرادی ہو یا اجتماعی، ان حضرات کے لمحاتِ زندگی ہر ایک کے لئے درسِ انسانیت ہیں اور ہر انسان کو اعلیٰ کردار، حُسنِ اخلاق، حُسنِ معاشرت اور حُسنِ معاملات کا بہترین سبق دیتے ہیں اور اسی جانب متوجہ کرنا مقصود ہے

والسلام

محمد احتشام الحسن غفرلہٗ

کاندھلہ ضلع مظفر نگر ۳ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علیؓ کے مناقب حضرت ابوبکرؓ کی زبانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر حضرت علیؓ کے چہرے کو دیکھا کرتے تھے۔ مَیں نے عرض کیا "ابا" آپ اکثر علیؓ کے چہرے کو کیوں دیکھتے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "بیٹی مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے"

حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو اسے کھڑے ہو کر بیان کرے۔

ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے خلیفۂ رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین مٹھی کھجور دینے کا وعدہ فرمایا تھا آپ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور فرمایا "ابوالحسن! یہ شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تین مٹھی کھجور کا وعدہ فرمایا تھا تم اسکو تین مٹھی کھجور دے دو۔ حبشی کہتے ہیں جب حضرت علیؓ اسکو کھجوریں دے چکے تو آپ نے فرمایا ان کو شمار کرو۔ تو ہر مٹھی میں بلا کم و بیش ساٹھ کھجور آئیں۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا صدق اللہ و رسولہٗ (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کی شب جب ہم غار سے نکل رہے تھے اور مدینہ کا ارادہ تھا " ابوبکرؓ میرا اور علیؓ کا ہاتھ شمار میں برابر ہے"

حضرت زید بن یثیعؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ نصب کرایا اور عربی کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اس وقت خیمہ میں حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہ مسلمین جو شخص ان اہلِ خیمہ سے صلح رکھے میں اس کے لئے صلح مجسم ہوں اور جو ان سے لڑائی کرے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو ان کو دوست رکھے میں اس کا دوست ہوں ان سے وہ شخص محبت رکھتا ہے جو نیک بخت اور نیک ذات ہے اور بدبخت بد ذات ان سے بغض رکھتا ہے۔

ایک شخص نے دریافت کیا، کیا زیدؓ تم نے خود حضرت ابوبکرؓ سے سنا؟ حضرت زیدؓ نے فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم!

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ روز بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ قبر مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ حجرہ شریف پر پہنچ کر حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا "خلیفہ رسول اللہ! آپ پہلے اندر داخل ہوں"۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، میں اس شخص سے پیش قدمی نہیں کر سکتا جس کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جبرائیلؑ سے دریافت فرمایا میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا ؟
حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا " ابوبکر صدیقؓ " اسی روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا لقب " صدیق " رکھ دیا ۔
ابویحییٰ حکم بن سعدؒ کہتے ہیں میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ حضرت ابوبکرؓ کا لقب " صدیق " رکھا ۔
حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آیت وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ (اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی سچائی کو مانا) میں سچ لانے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے اور آپ کی سچائی ماننے والے سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں ۔
حضرت نزال بن سبرہ ہلالیؒ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک روز حضرت علیؓ کو ہشاش بشاش پاکر عرض کیا کہ امیرالمومنین ! اپنے اصحاب کے واقعات بیان کیجئے ۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب (ساتھی) میرے بھی اصحاب ہیں ۔
ہم نے عرض کیا کہ اپنے مخصوص دوستوں کے واقعات بیان کیجئے ۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابیؓ میرا خصوصی دوست تھا ۔
ہم نے مکرر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حالات بیان کیجئے ۔ آپ نے فرمایا کہ تم میرے سے نام لے کر دریافت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرو ۔ ہم نے عرض کیا حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے حالات بیان فرمائیے ۔

آپ نے فرمایا یہ وہ ہستی ہیں جن کا حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی صدیق لقب رکھا ۔ اور نماز کی امامت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب بنایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہماری دینی امامت کے لئے پسند فرمایا ۔ اسی لئے ہم نے ان کو اپنی دنیوی امامت کے لئے منتخب کر لیا ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ جعرانہ ادا کر کے مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو امیرِ حج بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا ۔ میں بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوا ۔ جب ہم موضع عرج پہنچے اور آپ کو صبح کی نماز کی اطلاع دی گئی ۔ آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ اچانک حجرہ کے پیچھے سے اونٹنی کی آواز سنائی دی ۔ آپ نماز پڑھانے سے رک گئے اور فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کا ارادہ ہو گیا ہو اور آپ تشریف لا رہے ہوں تو پھر ہم آپ ہی کے ہمراہ نماز ادا کریں گے ۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ حضرت علی رضؓ پہنچ گئے ۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے ان سے دریافت کیا تم امیر بنا کر بھیجے گئے ہو یا محض قاصد ہو ؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا امیر نہیں، قاصد ہوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات براءت دے کر مجھے بھیجا ہے تاکہ مواقفِ حج میں لوگوں کو پڑھ کر سنا دوں ۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب چھٹی ذی الحجہ ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں احکامِ حج بیان فرمائے ۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ براءت آخر تک سنائی ۔ پھر جب ہم دسویں ذی الحجہ کو عرفات سے منٰی واپس آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں طوافِ افاضہ اور قربانی وغیرہ کے احکام بیان کئے ۔ پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ براءت اخیر تک سنائی گیارہویں تاریخ کو حضرت ابوبکرؓ نے پھر خطبہ پڑھا ۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر سورۂ براءت سنائی ۔

مروی ہے کہ جب دونوں حضرات مدینہ منورہ واپس پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سراسر خیر ہے تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھی ہو گے لیکن براءتؔ میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر میری طرف سے میرا کوئی قریبی رشتہ دار (اسی لئے حضرت علیؓ کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئی)

(ف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کرنے کے بعد پھر ایک دم حضرت علیؓ کو بھیجا ۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ

عہ یعنی فسخ معاہدہ ۱۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو خیال ہوا کہ شاید بارگاہِ رسالت میں میری کوئی بات ناپسند آئی جس کی بنا پر حضرت علیؓ کو بھیجا گیا چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے التفاتی بھی کسی صحابی کو گوارا نہ تھی ۔ اس لئے آپ نے اپنے معاملہ کی صفائی چاہی ۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تسلی اور تشفی کے لئے آپکے چند مناقب بیان فرمائے اور حضرت علیؓ کو بھیجنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ قریشِ مکہ کے دستور کے موافق اپنے کئے ہوئے معاہدہ کو مَیں خود فسخ کر سکتا ہوں یا میری طرف سے میرا قریب ترین رشتہ دار فسخ کر سکتا ہے ۔ اس مجبوری کی بنا پر حضرت علیؓ کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئی ۔

حضرۃ علیؓ کی جانب سے

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی تصدیق اور تصویب

حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا ، خدائے پاک کی قسم ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ اچانک وفات ہوئی اور نہ آپ مقتول ہوئے بلکہ آپ چند شب و روز بیمار رہے ۔ مؤذن روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور نماز کی اطلاع کرتا تھا اور آپ اس کو حکم فرماتے کہ ابوبکرؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں ۔ آپ نے مجھ سے نماز نہیں پڑھوائی حالانکہ مَیں وہاں موجود ہوتا تھا اور آپ کو میری موجودگی کا علم بھی ہوتا تھا ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے متعلق کوئی عہد ہوتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو کسی تمیم زادے اور خطاب زادے کی یہ مجال نہ تھی کہ منبرِ نبوی پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھ سکے۔ مَیں بزورِ شمشیر اس سے جہاد کرتا (اور اپنا حق حاصل کرتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہم نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو ہماری سمجھ میں یہ آیا کہ نماز اسلام کا ستون اور دین کی اصلی بنیاد ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہمارے دین کی امامت کا حکم فرمایا تھا اسی کو ہم نے اپنی دنیوی قیادت کے لئے منتخب کر لیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنا امیر بنا لیا جب انہوں نے جہاد کا اعلان کیا، ہم نے اُن کے حکم پر جہاد کیا اور جو انہوں نے عطا کیا اس کو بخوشی قبول کر لیا اور اُن کے حکم سے حدود اللہ قائم کیں کبھی کوئی اختلاف نہ ہُوا اور باہم ہمیشہ متحد اور متفق رہے۔ مختصر یہ کہ اب کوئی ہمارے متعلق کسی قسم کی برائی اور گمراہی کو نہ پھیلائے۔

حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں جس روز حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کی گئی، حضرت علی مرتضیٰؓ تشریف لائے اور فرمایا لوگو جس شخص کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھایا ہو، اب کون اس کو پیچھے ہٹا سکتا ہے۔

حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خلافتِ صدیقؓ کی تائید میں ایسی مستحکم دلیل بیان کی جو کسی کے بھی ذہن میں نہ تھی۔

(ف) حضرت علی مرتضیٰؓ کے استدلال کا منشا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو نماز کی امامت کے لئے مامور فرمایا تو معلوم ہوا کہ وہ دیگر تمام صحابہ کرامؓ سے افضل ہیں اور افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنانا درست نہیں۔ لہٰذا حضرت ابوبکرؓ کی موجودگی میں کسی کی امارت جائز نہیں ہو سکتی

حضرت ابوبکرؓ کا فسخ بیعت کا اعلان

اور حضرت علیؓ کا انکار

حضرت ابوالجحافؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے خلافت کی بیعت کی گئی اور حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے رفقاء سمیت بیعت کر لی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر کسی کو ناپسند ہو تو میں تمہاری بیعت فسخ کرتا ہوں۔ ہر دفعہ حضرت علی مرتضیٰؓ سب سے پہلے کھڑے ہوتے اور فرماتے خدائے پاک کی قسم! نہ ہم آپ سے فسخ بیعت کرتے ہیں اور نہ کبھی اس کی خواہش کریں گے۔ آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھایا ہے اب کون آپ کو پیچھے ہٹا سکتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کے فضائل حضرت ابوبکرؓ کی زبانی

حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کے چہرہ پر نظر ڈالی اور فرمایا اگر ایسے شخص کو دیکھنا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت اور مرتبہ میں سب سے زیادہ قریب ہو اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کی ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو تو وہ انہیں دیکھ لے" اور حضرت کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگرچہ حضرت ابوبکرؓ نے ایسا فرمایا لیکن وہ مخلوقِ خدا پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان ہیں اور عشقِ الٰہی میں سرد آہ کرنے والے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ غار ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر قسم کی مشقت برداشت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جان و مال سب کچھ قربان کر دیا۔ آپ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اپنے مال میں سے خرچ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بارگاہِ رسالت میں مقرب تھے۔

علی بن قادمؒ فرماتے ہیں جو شخص صحابہؓ سے اس کے خلاف بیان کرے وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبہ میں سے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل حضرت علیؓ کی زبانی

ابن اذنیہ کہتے ہیں کہ جب مَیں کوفہ گیا تو حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، امیرالمومنین! مہاجرینؓ اور انصارؓ کو کیا ہوا جو وہ آپ کو حضرت ابوبکرؓ سے گھٹاتے ہیں، حالانکہ آپ سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے کارنامے ہیں اور آپ کے مناقب بھی سب سے زیادہ ہیں۔

حضرت علیؓ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ایک دم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اگر تو قریشی ہے تو شاید بنو عائذہ کے کنبہ میں سے ہے اور میرا خیال ہے کہ تو ذوالہ کا رشتہ دار ہے۔ مَیں نے جواب دیا "ہاں"۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر مومن حق تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتا تو مَیں تجھے ابھی قتل کر دیتا۔ کم بخت! ابوبکرؓ مجھ سے چار باتوں میں بڑھے ہوئے تھے جن کو مَیں نہیں پا سکا اور نہ ان کے عوض کوئی اور شے پا سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت اور نماز کی رفاقت اور نماز کی امامت اور اسلام کی اشاعت، ان سب امور میں حضرت ابوبکرؓ مجھ سے سبقت لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ میرے اور مشرکین کے درمیان حائل رہتے اور سپر کا کام دیتے۔ وہ کھلم کھلا دین کو ظاہر کرتے تھے اور میں اس وقت اپنے دین کو چھپاتا تھا۔ قریش مجھے حقیر سمجھتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر حضرت ابو بکرؓ لشکر کشی اور مُرتدّین کی سرکوبی سے درگزر کرتے تو ہمیشہ پیچیدگیاں پڑی رہتیں اور لوگ اصحابِ طالُوت کی طرح بے غیرت و بے حمیّت ہو جاتے۔ حق تعالیٰ ابو بکرؓ پر رحمتیں نازل فرمائے اور انکو میرا اسلام پہنچائے۔ پھر فرمایا کوئی شخص مجھے حضرت ابو بکرؓ پر فوقیت نہ دے ورنہ میں اسکو سزا دونگا اور اُس پر مُفتری کی حد جاری کرونگا۔

حضرت محمد بن حنفیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا بیٹا! حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت ان کے سوا کسی سے مدد نہیں چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی رات کو حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور میں آپ کی چادر مبارک اوڑھ کر لیٹ گیا، اس لئے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رات کے وقت بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کُفّار آپکے ساتھ دغا اور فریب کر رہے ہیں تاکہ آپ کو قید کر لیں یا قتل کر دیں یا شہر بدر کر دیں۔ اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جو لوگ بُرے ارادے سے باہر کھڑے تھے اُنہوں نے آپ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ (اور ہم نے اُن کے سامنے اور پیچھے ایک ایک پردہ ڈال دیا۔ پس ڈھانک لیا ہم نے اُنکو تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں) ایک مُٹھی خاک پر دَم کی اور اُن کی طرف پھینک دی جس سے حق تعالیٰ نے ان کو اندھا اور بہرا کر دیا۔ پھر آپ حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ابو بکرؓ! مجھے ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔ اور حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی۔ حضرت ابوبکرؓ آپ سے آگے آگے چلتے اور زمین سے کانٹوں کو ہٹا کر راستہ صاف کرتے جاتے اسی طرح ایک غار پر پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے چلنے سے پہلے حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماءؓ کو کچھ دراہم دے کر فرمایا انکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کر لینا اور چونکہ آپ کو گوشت مرغوب ہے، اس لئے گوشت روٹی پکانا اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آئے تو کہہ دینا میں عورت ذات ہوں اور اپنے کام میں مشغول ہوں۔ غار پر پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ذرا ٹھہر جائیے اور خود غار میں جا کر اسکو صاف کیا اور اس خیال سے کہ کوئی موذی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا نہ پہنچائے جو سوراخ نظر پڑا اس میں انگلی ڈال کر دیکھی ایک بڑا بھٹ تھا۔ آپ نے اپنا پیر اس میں داخل کر دیا جو ران تک اندر چلا گیا پھر باہر نکالا اور عرض کیا یا رسول اللہ! تشریف لائیے! میں نے آپ کے لئے جگہ صاف کر دی اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ آپ کے محافظ اور نگہبان ہیں۔
کفارِ قریش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاک میں تھے کہ شیطان آیا اور ان سے کہا تم کس کام میں ہو میں بھی تمہارا ساتھی ہوں۔ انہوں نے کہا ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ کو دیکھنے لگے تو وہاں آپکی بجائے علی بن ابی طالبؓ کو آپ کی چادر اوڑھے ہوئے پایا۔ اس وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے انکو بدحواس بنا دیا تھا پس علیؓ اور ابوبکرؓ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار فدائی ہیں۔
جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں آپکی جگہ حضرت علیؓ کو پایا تو کہا آج اس جھوٹے شخص نے ہمیں خوب دھوکا دیا اور اس کا جادو ظاہر ہو گیا سبحان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابھی ابھی باہر چلے گئے اور وہ سب آپ کے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے وہاں حضرت اسماءؓ گوشت پکا رہی تھیں اور انہوں نے چراغ کو نکال کر باہر رکھ دیا تاکہ سالن کی بُو محسوس نہ ہو۔ وہ سب حضرت اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا، کیا تمہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر ہے؟ حضرت اسماءؓ نے جواب دیا میں عورت ذات ہوں اور اپنے کام میں مشغول ہوں۔ اس پہ وہ لوگ وہاں سے چل دیے اور جستجو کرتے کرتے غار تک پہنچ گئے وہاں حق تعالیٰ نے ان دونوں کے نشاناتِ قدم کو چھپا دیا اور ان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قدموں کے نشانات کا پتہ نہ چلا۔ حتیٰ کہ ایک شخص غار پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ! انہوں نے ہمیں نہیں دیکھا۔ اگر دیکھ لیتے تو یہ شخص اس طرح ہمارے سامنے بیٹھ کر پیشاب نہ کرتا۔ پھر وہ لوگ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اور دونوں حضرات نے غار میں رات گذاری۔ حضرت ابوبکرؓ کو ایک سانپ نے کاٹ لیا جس کی وجہ سے انہوں نے یہ رات سخت بے چینی سے بسر کی۔ صبح کو تمام بدن پہ وَرم تھا اور حالت نازک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، ابوبکرؓ! یہ کیا ہوا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! سانپ نے کاٹ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اسی وقت مجھے کیوں نہ خبر کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا آپکی نیند کو خراب کرنا گوارا نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ان کے بدن پر پھیرا جس سے ان کی ساری تکلیف جاتی رہی اور بالکل خوش و خرّم اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تندرست و توانا ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہؓ حاضر خدمت ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے اشارہ سے ان کو بلایا اور کہا بیٹا! اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا آئے تو کہہ دینا مجھے کیا خبر؟ اور چرواہے سے کہا کہ بکریوں کو ایسی طرح غار پر لائے کہ ہمارا کوئی نشان و پتہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت اسماءؓ دو روٹیاں لے جاتیں۔ انہوں نے اپنی چادر کو پیٹی کی طرح باندھ رکھا تھا جس میں ایک روٹی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب چھپا کر لے جاتی تھیں تاکہ کسی کو ان پر شک و شبہ نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز غار میں قیام فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سفر کے لئے دو اونٹوں کا انتظام کر رکھا تھا وہاں اطلاع دی گئی اور حضرت عبداللہؓ ایک راستہ* بتانے والا اور دونوں اونٹ لے کر پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی ذرا پروا نہ تھی۔ البتہ یہ اندیشہ تھا کہ اگر خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمنوں نے قابو پا لیا تو دین و اسلام ختم ہو جائیگا۔ اگرچہ حضرت ابوبکرؓ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کامل یقین حاصل نہ تھا۔ اس اضطراب اور بے چینی کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اسی کو حق تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا	دوسرا دو میں سے جس وقت وہ غار میں تھے جس وقت آپ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے

انہی کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

---

* راستہ بتانے کے لئے عامر بن فہیرہ کو ساتھ لائے جو حضرت ابوبکرؓ کے خادم اور آزاد کردہ غلام تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ　　پس خدا نے ان پر اطمینان نازل فرمادیا

پس حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاؑ و مرسلین علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں ۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ میں علیؓ بن ابی طالب نے نماز پڑھی ۔

حضرت صلہ بن زفرؓ کہتے ہیں کہ جب کبھی حضرت علیؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا تذکرہ ہوتا تو آپ فرماتے تم اس شخص کا تذکرہ کر رہے ہو جو ہر کارِ خیر میں دوسروں سے سبقت اور بازی لے گیا ۔ اس ذات پاک قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے ، ہم نے جس کارِ خیر میں بھی پیش قدمی کا ارادہ کیا ابوبکرؓ اس کام کو ہم سے پہلے کر گذرتے تھے ۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میرے باپ ابوطالب کی وفات کے تین روز بعد کفارِ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے سوا کوئی آپ کے کام نہ آیا ۔ حضرت ابوبکرؓ تن تنہا مقابلہ کیلئے آئے اور کوشش کر کے مجمع کو ہٹاتے جاتے اور فرماتے کم بختو! کیا ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار صرف اللہ ہے اور اس اللہ رب العزت کی جانب سے دلائل اور براہین پیش کرتا ہے ۔ خدا کی قسم! یہ شخص اللہ کا رسول اور پیامبر ہے ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سر پر دو مینڈھیاں تھیں۔ اس ہنگامہ میں ان میں سے ایک ٹوٹ گئی ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے اپنے رفقاء سے فرمایا تمہیں خُدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آلِ فرعون کے مومن شخص اور ابوبکرؓ میں سے کون افضل ہے؟ اس پر سب خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا، خدا کی قسم! حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک ایک دن مومنِ آلِ فرعون سے افضل ہے۔ وہ ایک شخص تھا جس نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا۔ اس پر حق تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی اور یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنا خون خرچ کیا ہے۔

حضرت محمد بن عقیلؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ امیرالمومنین حضرت علیؓ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ ہم نے عرض کیا، "امیرالمومنین! آپ ہی ہیں۔" حضرت علیؓ نے فرمایا میں نہیں بلکہ ابوبکر صدیقؓ تھے اس لئے کہ جنگِ بدر میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خیمہ نصب کیا اور باہم مشورہ ہوا کہ یہاں کسی کو حفاظت کیلئے کھڑا ہونا چاہیئے تاکہ دشمن خیمہ تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت ابوبکرؓ کے سوا کسی کی وہاں کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ اپنی تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے جب کوئی مُشرک آپ کے قریب آتا آپ اس پر فوراً تلوار سے حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ کُفّارِ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس گھیر لیا اور آپ کو ستانا اور پریشان کرنا شروع کر دیا اور بآبار کہتے تُو نے ہی سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا۔ خُدا کی قسم! اس وقت ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کیلئے نہ گیا (پھر تمام قصہ بیان کیا)، حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا، قرآن کریم کی خدمت کرنے والوں میں سب سے زیادہ اجر و ثواب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے مستحق حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کیا ہے۔

حضرت موسیٰ بن شدادؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا، جماعتِ صحابہؓ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سب سے افضل ہیں۔

حضرت ابوسفیان رضؓ کا حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت کو ناپسند کرنا

اور حضرت علی رضؓ کی تردید

حضرت ابوسفیان رضؓ حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کی خدمت میں گئے اور ان سے کہا اے علی رضؓ اور عباس رضؓ! خلافت قریش کے چھوٹے اور ادنیٰ قبیلہ میں چلی گئی۔ اب اسکا کیا حشر ہوگا؟ خدا کی قسم! اگر میں چاہوں تو ابھی ان کے خلاف اطراف و جوانب سے پیادہ اور سوار لشکر جمع کر دوں۔ اس پر حضرت علی رضؓ نے فرمایا، خدا کی قسم! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا اگر ہم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو خلافت کا اہل نہ سمجھتے تو ہرگز ان کو خلیفہ نہ بناتے۔ ابوسفیان! مسلمان وہ قوم ہے جو ایک دوسرے کی خیرخواہ اور معین و مددگار رہو۔ اگرچہ ان کے اجسام اور اوطان دُور دُور ہوں! اور منافق وہ قوم ہے جس کا شیوہ دھوکہ اور فریب ہے، وہ ایک ساتھ رہ کر بھی ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں اور مکر و فریب پھیلاتے ہیں یعنی یہ بات کہ ہم ظاہر میں تو حضرت ابوبکر رضؓ سے بیعت کرلیں اور دل سے اس کو ناپسند کریں، اسلامی تعلیمات اور مسلمان قوم کی خصوصیات کے بالکل منافی ہے اور منافقوں کی خاص علامت ہے کہ بظاہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رواداری برتی جائے اور اندرونی طور پر دھوکہ اور فریب دیا جائے۔

مرتدین وغیرہ کے بارہ میں حضرت ابو بکرؓ کا حضرت علیؓ سے مشورہ

جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ منتخب ہو گئے تو عرب کے بعض قبیلوں نے مالِ زکوٰۃ بیت المال میں دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم مالِ زکوٰۃ کو اپنے رشتہ داروں میں اور اپنی خواہش کے موافق خرچ کریں گے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ کو جمع فرمایا اور اس معاملہ میں اُن سے مشورہ طلب کیا۔ بعض کی رائے تھی کہ ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے تاکہ اسلام سے واقف ہو جائیں اور اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو جائے۔ بعض نے کہا انکو اپنی حسبِ منشا خرچ کرنے دیجئے بعد میں اس مال کو واپس لے لیں۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ابوالحسن! تمہاری کیا رائے ہے؟

حضرت علیؓ نے فرمایا جو کچھ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اگر آپ نے اس میں سے کچھ بھی چھوڑ دیا تو یہ طریقۂ نبوی کے خلاف شمار ہوگا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا جب یہ بات ہے تو اگر انہوں نے مالِ زکوٰۃ کی ایک رسّی دینے سے انکار کیا تو میں ان سے ضرور قتال کروں گا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں والد ماجد اپنی سواری پر سوار ہو کر تلوار سونتے ہوئے ذوالقصہؑ کی جانب روانہ ہو گئے۔ حضرت علیؓ کو جب خبر ہوئی

ؑ ایک مقام کا نام ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے پہنچ کر سواری کی باگ پکڑلی اور کہا کہ خلیفہ رسول اللہ! کہاں کا قصد ہے؟ مَیں آپ سے اس وقت وہی بات عرض کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں آپ سے فرمائی تھی کہ اپنی تلوار کو نیام میں رکھو اور ہمیں اپنا دُکھ نہ پہنچاؤ۔ خدا کی قسم! اگر ہم پر آپکی مفارقت کا صدمہ پڑا تو پھر آپ کے بعد اسلام کا نظام ہرگز قائم نہ رہ سکے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائیگا۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ لوٹ آئے اور لشکر کو روانہ کر دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اطلاع دی کہ اطرافِ عرب میں ایک شخص عورتوں کی حرام کراتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مشورہ کے لئے صحابہ کرام کو جمع فرمایا جن میں حضرت علیؓ بھی تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا، قومِ لوطؑ کے سوا یہ گناہ کسی سے سرزد نہیں ہوا۔ پھر جو معاملہ حق تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ میرے خیال میں اس شخص کو آگ لگا دینی چاہیئے۔ اسی پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہوگیا۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حکم تحریر فرما دیا کہ اس شخص کو آگ میں جلا دیا جائے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے تاثرات

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال ہوگیا اور آپ کو چادر اُڑھا دی گئی تو سارا مدینہ منورہ آہ وزاری سے گونج اُٹھا اور وہ حالت ہوگئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ہوئی تھی۔ حضرت علیؓ آبدیدہ رنجیدہ اِنَّا لِلّٰہ پڑھتے ہوئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے اور فرمایا آج خلافتِ نبوّت ختم ہوگئی ۔ پھر آپ اس حجرہ پر پہنچے جہاں حضرت ابوبکرؓ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور دروازہ پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے ، ابوبکرؓ! خُدا تم پر رحمت نازل فرمائے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور ساتھی تھے اور آپ کے مونس و غمخوار اور معتمد علیہ تھے ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی رازدار اور مشیرِ خاص تھے ، تم سب سے پہلے اسلام لائے اور خلوصِ ایمان اور شدّتِ یقین اور خشیتِ خداوندی میں سب سے بڑھے ہوئے تھے ۔ تم نے دین کی حمایت کی خاطر بہت تکالیف برداشت کیں ، تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور اسلام کے شیدائی تھے اور اپنے دوستوں کے لئے سراسر خیر و برکت تھے اور بہترین ساتھی تھے ۔ تم بڑے عالی مناقب ، صاحبِ خیر ، بلند مرتبہ ، عالی حوصلہ اور رشد و ہدایت اور رحمت و فضیلت میں سب سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے ۔ دربارِ رسالت میں تمہاری قدر و منزلت سب سے زیادہ تھی ۔ اور تم سب سے زیادہ قابلِ اکرام اور قابلِ اعتماد سمجھے جاتے تھے ۔ حق تعالیٰ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بمنزلہ کان اور آنکھ کے تھے ۔ اور آپ نے ایسے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی جب لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے تھے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپکا لقب " صدیق " رکھ دیا ۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے وقت میں مال خرچ کیا اور غمخواری کی جب لوگ پہلو تہی کر رہے تھے اور آپ مصائب میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ بیٹھے تھے آپ نے مشکلات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوب ساتھ دیا۔ ثانی اثنین اور رفیق غار تھے آپ ہی پر سکون وطمانیت نازل کی گئی اور آپ ہی ہجرت کے ہمراہی بنائے گئے آپ دینِ الٰہی اور امّتِ محمدی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور نائب منتخب ہوئے۔ جب لوگ مُرتد ہونے لگے آپ نے بہترین طریقہ پر فرائضِ خلافت انجام دیے اور وہ کارنامے کیے۔ جن کو کسی نبی کے خلیفہ نے نہیں کیا۔ جب لوگ سُست ہو گئے تو آپ مُستعد رہے اور جب لوگ پست ہمّت ہونے لگے تو آپ خود قتال کے لیے تیار ہو گئے اور جب لوگ ضعیف ہو گئے تو آپ قوی رہے۔ آپ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر کاربند رہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ برحق تھے اور منافقوں کی کاوش اور کافروں کی ناگواری، حاسدوں کی ناراضگی فاسقوں کی ریشہ دوانی اور باغیوں کی مساعی کے باوجود نہ آپ کی خلافت میں کوئی جھگڑا ہوا اور نہ آپ خلافت سے باز رکھے گئے۔

جس وقت لوگ سُست پڑ گئے تو آپ چُست رہے اور اہم امور انجام دیے اور جب وہ بول نہ سکتے تھے آپ گویا رہے۔ وہ بھٹک کر ٹھہر گئے تو آپ روشنی میں چلے انہوں نے آپ کی پیروی کی اور راہ یاب ہوئے۔

آپ پست آواز تھے مگر تلاوتِ قرآن اور گفتگو خوب صاف کرتے تھے آپ کم گو اور راست گو تھے اور بیشتر خاموش رہتے تھے آپ قدرتِ کلام اصابتِ رائے، شجاعت، تجربہ میں سب سے ممتاز تھے۔ خدا کی قسم!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ اس وقت بھی اسلام کے رئیس اور امیر تھے ، جب لوگ اسلام سے پہلو تہی کر رہے تھے اور اس وقت بھی رئیس تھے جب لوگ جوق در جوق اسلام کی جانب مائل تھے ۔ آپ مومنوں کے رحیم باپ تھے جب وہ آپ کے عیال بن گئے تو آپ نے ان کا وہ بوجھ سنبھال لیا جس سے وہ عاجز ہو گئے تھے اور جو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اس کی حفاظت فرمائی اور جو ضائع کر دیا تھا اس کی تلافی فرمائی ۔ انکی ذلت اور گھبراہٹ کے وقت آپ نے اہتمام کیا اور عالی ہمتی سے کام لیا اور ان کے جزع و فزع کے وقت صبر و تحمل کیا اور ان کی جنایات کا بدلہ لے لیا ۔ وہ اپنی ہدایت یابی کے لئے آپکی طرف بڑھے اور کامیاب ہوئے اور آپ کے باعث وہ حاصل کر لیا جس کا اُن کو وہم و گمان بھی نہ تھا آپ معاندین اسلام کے لئے سراپا قہر و غضب تھے اور مومنوں کے حق میں سراسر رحمت و نعمت تھے ۔ واللہ ! تمام امور میں آپکی پرواز بہت بلند رہی اور آپ نے اہم امور میں ہمیشہ کامیابی حاصل کی اور اعلیٰ فضائل و مناقب کو حاصل کیا ۔ نہ آپکی دلیل کبھی منقطع ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت کمزور ہوئی اور آپ پر نہ کبھی بزدلی ظاہر ہوئی ۔ نہ کسی قسم کا خوف و ہراس ہوا ، بلکہ آپ ہمیشہ استقلال سے پہاڑ کی طرح جمے رہے جس کو نہ آندھیاں حرکت دے سکیں اور نہ اپنی جگہ سے ہٹا سکیں ۔ آپ ویسے ہی تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنا مال و متاع خرچ کرنے والے تھے اور آپ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ اپنے معاملہ میں ضعیف اور حق تعالیٰ کے معاملہ میں قوی اور اپنی نگاہوں میں حقیر اور بارگاہِ خداوندی میں مقرّب اور لوگوں کی نگاہوں میں صاحبِ حشمت و شوکت آپ امتِ محمدیہ کی بزرگ ترین ہستی تھے۔ نہ کسی کو آپ کی شان میں طعنہ کی گنجائش اور نہ بدزبانی کا موقع اور نہ آپکی نسبت لالچ کا گمان اور نہ کسی کی طرفداری کا وہم ایک ضعیف اور ذلیل شخص آپ کے نزدیک قوی تھا، جب تک آپ اسکا حق اسکو نہ دلا دیتے۔ اور ایک قوی باعزت شخص آپ کے نزدیک ضعیف اور ذلیل تھا جب تک کہ آپ اس سے دوسرے کا حق نہ دلا دیتے۔ دُور و نزدیک اس میں آپ کے نزدیک سب برابر تھے۔ آپ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ تقرّب اور عزت اس شخص کو حاصل تھی جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار اور متقی پرہیزگار تھا۔ آپکی شان حق گوئی اور راست بازی اور نرم خوئی تھی۔ آپکا فرمان حکم محکم اور حتمی فیصلہ ہوتا تھا اور آپکا فرمان بُردباری اور استواری پر اور آپکی رائے دانائی اور پختگی پر مبنی ہوتی تھی۔ آپ جس طرف بھی چلے راستے کھُل گئے اور دُشوار آسان ہوگیا آپکی بدولت باطل کی آگ بجھ گئی اور دین اعتدال پر آگیا۔ ایمان پھر سے قوی اور مضبوط ہوگیا اور اسلام اور مسلمان از سرِ نو جم گئے اور حُکمِ الٰہی غالب ہوکر رہا اور معاندین سرنگوں ہوئے۔ آپ مسلمانوں کو چھوڑ کر چل دیے جس سے وہ حیران رہ گئے۔ آپ نے بہت جلدی کی اور اپنے پسماندگان کو سخت مشکل میں پھنسا دیا آپ تو پورے طور پر فائز اور کامیاب ہوگئے۔ آپکو کسی کی آہ و زاری کی کیا حاجت آپکا تو آسمانوں میں پُرتپاک خیر مقدم ہے لیکن آپکی مصیبت نے مسلمانوں کو ناکارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سُست کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۰

ہم حق تعالیٰ سے اس کے حکم پر راضی ہیں اور اس کا معاملہ اسی کے حوالے کرتے ہیں
خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں پر آپ جیسی کوئی مصیبت
نازل نہ ہوگی اس لئے کہ آپ دین کے نگہبان اور دین کی عزت اور دین کے ملجا اور
ماویٰ تھے۔ آپ مومنوں کے حق میں سایۂ عاطفت اور قلعہ مستحکم اور باران رحمت تھے
اور منافقوں کے حق میں سخت اور غیظ و غضب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو تو اپنے نبی سے
ملا دیا اب ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ رکھے اور آپکے بعد ہمیں گمراہ نہ کرے!
حضرت علیؓ کی بات ختم ہونے تک سب لوگ خاموش رہے پھر اس قدر روئے
کہ چیخیں نکلنے لگیں اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد! تم نے جو کچھ فرمایا
بالکل سچ اور حق فرمایا۔

وہ احادیث جنکو حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے روایت کیا

اسماء بن حاکم فزاریؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب مَیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سے کوئی حدیث سنتا تو حق تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچاتے اور جب کوئی دوسرا شخص مجھ سے
حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا تو مَیں اوّل اس سے قسم لیتا۔ جب وہ قسم کھا لیتا
تب مَیں اسکو سچ سمجھتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ
سچے تھے (لہٰذا ان سے قسم لینے کی ضرورت نہ تھی) حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور توبہ و استغفار کرے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپکے دفن کرنے میں صحابہ کرامؓ کی رائے مختلف تھی بعض نے بقیع کی رائے دی بعض نے موضع جنائز پسند کیا اور بعض نے صحابہؓ کے قبرستان کا مشورہ دیا۔ اسی دوران میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور فرمایا ہٹ جاؤ نبی کے روبرو موت وحیات دونوں حالت میں بلند آواز سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے حضرت علیؓ نے فرمایا، حضرت ابوبکرؓ اپنے معمولات میں قابل اعتماد ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی جس جگہ نبی کا وصال ہوتا ہے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے۔

(ف) چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خلیفہ ہونا تقدیر الٰہی میں لکھا جا چکا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے مناسب احکام خاص طور پر ان کو بتلا دیے تھے۔ نبی کا کسی مقام پر وصال ہونا یہ گویا حق تعالیٰ کی جانب سے اس مقام کا نبی کی آرامگاہ کے لئے انتخاب ہے پس جس جگہ نبی کا وصال ہو وہی اسکا مدفن اور آرامگاہ بنے گی۔ اس قاعدہ کلیہ سے حضرت یوسفؑ مستثنیٰ ہیں انکا وصال مصر میں ہوا۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے انکی وصیت کے مطابق ان کے تابوت کو فلسطین لیجا کر دفن فرمایا۔ اور اس استثناء کی وجہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ تمنا اور التجا تھی کہ انکی آخری آرامگاہ ان کے وطن میں ہو جہاں دیگر انبیاءؑ بنی اسرائیل آرام فرما ہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے مجھ سے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ! جب لوگوں کو دنیا کی طرف جھپٹتے ہوئے دیکھو تو تم آخرت کو مقدم رکھنا، اور آبادی اور ویرانہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو۔ جب تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں نہ بھولیں گے۔ اور کسی مسلمان کو ہرگز حقیر مت سمجھنا کیونکہ ادنیٰ مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعظمت و حرمت ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کے حق میں ایسا ہے جیسا آگ کے حق میں پانی (یعنی جیسا پانی ڈالنے کے بعد آگ کے تمام اثرات ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح درود شریف پڑھنے کے بعد گناہوں کے سارے اثرات زائل ہوجاتے ہیں) اور بارگاہِ نبوی میں سلام بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام نفوس سے افضل ہے۔

حضرت فاطمہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا تذکرہ

حضرت فاطمۃ الزہراؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں آئیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ فدک مجھے ہبہ فرما دیا تھا لہٰذا وہ مجھے دیجئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا صاحبزادی! تم سچ کہتی ہو مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس باغ کی آمدنی سے تمہارا روزینہ دے کر باقی کو فقیروں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ فرماتے تھے تم اسے لیکر کیا کرو گی؟ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا جس طرح میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، اسی طرح میں بھی کروں گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اس کی آمدنی اسی طرح خرچ کروں گا جس طرح تمہارے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا قسم کھاؤ کہ ایسا ہی کرو گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم! ایسا ہی کرونگا۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا "اے اللہ! تو گواہ رہ!" پھر ہمیشہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس باغ کی آمدنی سے اہل بیت کرامؓ کے اخراجات دے کر باقی فقیروں، مسکینوں اور مسافروں پر تقسیم کر دیتے تھے، ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے، پھر حضرت علیؓ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں ایسا ہی کیا۔ حضرت علیؓ سے کسی نے اس بارہ میں گفتگو کی تو آپ نے فرمایا جس کام کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کرتے تھے اس کے خلاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔

حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں تشریف لے گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میرے ماں باپ تم پر اور تمہارے والد پر قربان ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم انبیاءؑ کی جماعت کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ مال و سامان ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

(ف) حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا و علیہم السلام کی وراثت نہ ہونے میں چند منافع ہیں، اوّل یہ کہ نبی کی ذاتِ گرامی پر کسی کو دنیا طلبی اور جمع مال کا شک و شبہ ہو جو اس کی گمراہی اور تباہی کا باعث بنے۔ دوسرے یہ کہ نبی کے رشتہ داروں کے دل میں کبھی یہ وسوسہ نہ آئے کہ نبی کے بعد یہ مال و متاع ہمارا ہوگا۔ یہ خیال گویا نبی کی وفات کی خواہش ہے جو موجب ہلاکت و بربادی ہے۔ تیسرے یہ کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی اپنی ساری اُمّت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے اور امّت نبی کی اولاد ہوتی ہے اور یہ روحانی تعلق تمام مادی تعلقات پر غالب ہوتا ہے اسی لئے نبی کے ورثہ کی حق دار ساری امّت ہوتی ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی حضرت ابوبکر صدیق رضی کی خدمت میں تشریف لائیں اور فرمایا خلیفہ رسول اللہ! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی نے فرمایا مَیں وارث نہیں بلکہ اہلِ بیت وارث ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی نے فرمایا پھر خُمس کا کیا معاملہ ہے؟

حضرت ابوبکر رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کسی نبی کو کچھ مال دیتے ہیں تو نبی کے وصال کے بعد وہ مال بعد والوں کا ہوتا ہے اب جب مَیں خلیفہ ہوا تو خیال ہوا کہ مسلمانوں میں اسکو تقسیم کر دوں۔ حضرت فاطمہ رضی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم زیادہ واقف حال ہو اور واپس تشریف لے گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ رضی کا حضرت علی رضی کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تو فرمایا میری لاڈلی بیٹی میری آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہ رضی کا اچھی طرح بناؤ سنگار کرو اور خوشبو خوب لگاؤ اور مہندی لگانا نہ بھول جانا۔ حضرت فاطمہ رضی فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی سے ارشاد فرمایا میرے بعد ایک جماعت ظاہر ہو گی جنکو رافض کہیں گے جس جگہ تم انکو پاؤ قتل کر دینا، یہ لوگ مشرک ہیں اور انکی علامت یہ ہے کہ وہ ابوبکر رضی و عمر رضی کو گالیاں دیں گے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی جب بیمار ہوئیں اور مرض بڑھ گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ دروازہ پر کھڑے ہیں اگر تم چاہو تو انکو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کیا یہ بات تمہیں پسند ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا "ہاں" پس حضرت ابو بکر صدیقؓ گھر میں تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے گفتگو کی اور معذرت چاہی پھر حضرت فاطمہؓ ان سے راضی ہو گئیں۔

حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ

حضرت فاطمہؓ نے مغرب و عشاء کے درمیان انتقال فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہم حضرات جنازہ پر حاضر ہوئے۔ جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا، ابو بکرؓ! آگے بڑھیئے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کیا تمہاری موجودگی میں میں آگے بڑھوں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور نماز نہ پڑھائیگا۔ پس حضرت ابو بکر صدیقؓ آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو رات ہی میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کے جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں کہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے مناقب

حضرت ابوبکرؓ کی زبانی

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسنؓ و حسینؓ کے متعلق ارشاد فرمایا یہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(ف) بعض روایات میں ہے کہ اہلِ جنت سب کے سب نوجوان اور ہم عمر ہوں گے۔ پس ارشادِ نبوی کے یہ معنیٰ ہوئے کہ انبیاء و مرسلین علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدینؓ کے علاوہ جنکی فضیلت یقینی اور واضح ہے یہ دونوں حضرات باقی تمام اہلِ جنت کے سردار اور سرتاج ہونگے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور سجدہ میں تھے کہ حضرت حسنؓ یا حسینؓ آئے اور کود کر آپکی پشت پہ بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پکڑا اور آہستہ سے اُتار کر سامنے بٹھا دیا۔ میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا ہے اور میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کرتے تھے اور انکو اپنے کندھے پر بٹھایا کرتے تھے۔

حضرت عقبہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ مسجد سے واپس ہو رہے تھے اور آپ میرے اور حضرت علیؓ کے درمیان تھے کہ راستے میں کچھ بچے کھیل رہے تھے جن میں حسن بن علیؓ بھی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انکو پکڑا اور گود میں اُٹھا لیا اور فرمانے لگے میرے باپ تم پر قربان ہوں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے مشابہ ہو، علیؓ کے مشابہ نہیں ہو۔ حضرت علیؓ یہ سُن کر ہنسنے لگے۔ ایک دفعہ حضرۃ ابوبکرۃ صدیقؓ منبرِ نبوی پر تشریف فرما تھے کہ حضرت حسنؓ آئے اور کہا میرے والد کی جگہ سے اُترو! حضرۃ ابوبکرؓ نے فرمایا بیشک خدا کی قسم! یہ تمہارے والد ماجد کی جگہ ہے میرے باپ کی جگہ نہیں۔ یہ کہہ کر انکو گود میں اٹھالیا اور رونے لگے۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم یہ میرے اشارہ سے نہیں ہوُا۔ حضرۃ ابوبکرؓ نے فرمایا واللہ! مَیں آپکو متہم نہیں کرتا۔

حضرۃ ابوبکرؓ کا وصال اور حضرۃ عمرؓ کی خلافت

معیقیب بن ابی فاطمہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت ابوبکرؓ کے نفقات پر ملازم تھا آپ جب مرضِ موت میں مبتلا ہوئے تو مَیں حاضرِ خدمت ہوُا وہاں ایک صحابیؓ کو آپکے پاس تنہائی میں بیٹھے ہوئے پایا جو حضرت عمرؓ کی خلافت کے متعلق اختلاف کر رہا تھا۔ مَیں نے اس وقت لوٹنا چاہا لیکن جب آپ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا تو مَیں بیٹھ گیا اتنے میں انکی باہمی گفتگو زور سے ہونے لگی اور حضرت ابوبکرؓ نے غصہ سے فرمایا خدا کی قسم! یہ کام بغیر سوچے سمجھے نہیں کیا گیا بلکہ عمرؓ تمہارے لئے تم سے بہتر ہیں اور تم اپنے لئے سراسر شر و فسا ہو۔ واللہ! اگر مَیں تجھے حاکم بنا دوں تو تو اپنی ناک کو گدی کے پیچھے لگالے (یعنی حق سے اعراض کرکے باطل کی طرف متوجہ ہوجائے اور اپنی حیثیت سے زیادہ اپنے کو اونچا سمجھنے لگے) تو میرے پاس آنکھیں مَلتا ہوُا اسلئے آیا ہے کہ مجھے میری رائے سے باز رکھے اور میرے دین میں رخنہ ڈالے۔ خدا تجھے کھڑا ہونے کی بھی توفیق نہ دے۔ واللہ! اگر مجھے معلوم ہوُا کہ تو نے عمر کی تحقیر یا بدگوئی کی تو تجھے شہر بدر کرکے تلخ چراگاہوں میں بھیج دونگا جہاں چرو گے اور سیر نہ ہوگے پانی پیوگے اور سیراب نہ ہوگے

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی پردہ شخص اُٹھ کر چلا گیا پھر مَیں نے آپکے قریب ہو کر سلام کیا اور کیفیتِ مزاج دریافت کی آپ نے سلام کا جواب دیا اور مزاج کی کیفیت بیان فرمائی۔ اتنے میں اطلاع دی گئی کہ دروازہ پر حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرۃ علی رضی اللہ عنہ حاضر ہیں۔ میرا خیال تھا کہ آپ انکو اندر آنے کی اجازت نہ دیں گے مگر آپ نے اجازت دیدی۔ وہ اندر آئے سلام کیا اور مزاج پُرسی فرمائی آپ نے سلام کا جواب دیا، اور کیفیتِ مزاج بیان فرمائی۔ پھر فرمایا شاید تم بھی عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق وہی کہو گے جو فلاں شخص ابھی کہہ گیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا خلیفہ رسول اللہ! وہ شخص کیا کہہ گیا ہے؟ حضرۃ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خیال میں عمر رضی اللہ عنہ ادنیٰ گھرانے کا آدمی ہے اور بعد میں اسلام لایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت کم فائدہ پہنچا ہے۔ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا خُدا کی قسم! اس نے بہت نازیبا کہا۔ اے خلیفہ رسول اللہ! عمر رضی اللہ عنہ ویسے ہی ہیں جیسا آپ چاہتے ہیں اور آپکی منشاء کے مطابق ہیں علاوہ ازیں وہ نہایت جری اور قوی ہیں اور مومنینِ سابقین سے ہیں۔

حضرۃ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے جھوٹ بولا اور بہت سخت کیا۔ اگر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا تو وہ آپکے خیال اور منشاء کے مطابق نکلیں گے پھر وہ آپکے ساتھ کام بھی کر چکے۔ آپ انکی رائے پر چلتے تھے اور اسکو قبول کرتے تھے آپکا جو ارادہ ہو کر گزریئے اور لوگوں کے کہنے سننے کی پرواہ نہ کیجیئے۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ آپکے گمان کے مطابق نکلے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا تو آپکا مقصد پُورا ہوگیا اور اگر خدا نخواستہ آپکے گمان کے برعکس نکلے تو مقصد خیر ہی تھا پھر وہ دونوں حضرات تشریف لے گئے اور آپ نے مجھ سے فرمایا معیقیب! قریب ہو جاؤ اور بتلاؤ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

مَیں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ! کچھ لوگ انکو پسند کرتے ہیں اور کچھ ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ زائد کون ہیں؟ مَیں نے عرض کیا ناپسند کرنے والے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ سُن کر فرطِ غم سے خاموش ہو گئے۔ مَیں اپنی اس زیادتی پر بہت پشیمان ہُوا اور سوچ میں رہا کہ اسکی تلافی کس طرح کروں اس لئے کہ حضرۃ عمرؓ میرے خصوصی دوستوں میں سے تھے کہ اتنے میں حضرۃ عمرؓ کے دروازہ پر حاضر ہونے کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے انکو اندر بلا لیا حضرۃ عمرؓ نے آکر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر حضرۃ عمرؓ نے مزاج پُرسی کی۔ آپ نے مزاج کی کیفیت بیان فرمائی اور فرمایا عمرؓ بعض لوگ تمہیں پسند کرتے ہیں اور بعض ناپسند اور اکثر شر ہی لوگوں کو پسندیدہ ہوتی ہے اور خیر ناگوار گزرتی ہے۔ حضرۃ عمرؓ نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ! اس منصب خلافت کو مجھ سے علیحدہ کیجئے مجھے اسکی حاجت نہیں۔ حضرۃ ابو بکرؓ نے فرمایا لیکن خلافت کو تمہاری ضرورت ہے۔ اگر تمہارے سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو اسوقت تک اپنے ہاتھ کو اپنے منہ سے جُدا رکھنا (یعنی کھانا نہ کھانا) جب تک کہ حق دار کا پیٹ نہ بھر جائے اور اس تک اسکا حق نہ پہنچ جائے۔ اگر ذاتی ضروریات تمہیں لوگوں کے مال میں شریک ہونے پر مجبور کر دیں تو اپنا روزینہ مقرر کر لینا لیکن اپنے کو ترجیح نہ دینا اور کبھی مال جمع نہ کرنا مال آنکھوں کو بھلا لگتا ہے اور دل اس طرف مائل ہوتا ہے۔ امیر کا مال جمع کرنا اس کے خون کو بہا دیتا ہے اور اسکو ہلاک کر دیتا ہے اور اسکے دین کو ضائع اور برباد کر دیتا ہے

حضرۃ عمرؓ نے فرمایا آپکے لئے گھبرانے اور مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں۔ آپکے لئے بہترین دن وہ ہوگا جب اللہ رب العزت سے ملاقات ہوگی۔

حضرۃ ابو بکرؓ نے فرمایا میری بھی یہی تمنّا ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ اسی مرض میں پوری ہوگی، اس لئے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خواب دیکھا تھا کہ مجھ پر تین دفعہ غشی طاری ہوئی اور تیسری دفعہ قے ہو کر سب کھانا نکل گیا اسکے بعد مَیں دو مرتبہ بیمار رہ چکا اور یہ تیسری مرتبہ ہے بس اب مَیں جلد ہی جانے والا ہوں انشاءاللہ تعالےٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرۃ ابوبکرؓ نے مجھ سے فرمایا معیقیبؓ! ہمارا اور تمہارا کیا حساب ہے؟ میں نے عرض کیا میرے آپ کے ذمہ پچیس ۲۵ درہم نکلتے ہیں اور آپ ان سے سبکدوش ہیں۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو جلدی نہ کرو! کیوں دنیا کو ہمارے ساتھ کرتے ہو۔ پھر فرمایا میرے خیال میں یہ ہمارا اور تمہارا آخری معاملہ ہے۔ سُن کر میں رونے لگا۔ آپ نے فرمایا رو مت! مجھے امید ہے کہ میں خیر کی طرف جاؤنگا اور ہمیشہ خیر ہی میں رہونگا۔ پھر حضرۃ بریرہؓ سے فرمایا کہ عائشہؓ سے پچیس ۲۵ درہم لے آؤ۔ وہ دراہم لے آئی اور میں نے انکو لے لیا۔ اسکو تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ آپکا وصال ہوگیا۔ بیشک آپ خیر کی طرف چلے گئے اور ہمیشہ خیر میں ہیں گے

حضرۃ ابوبکر صدیقؓ جب بیمار ہوئے تو آپ گھر کی ایک کھڑکی میں سے لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارے سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں کیا تم اس پر راضی ہو؟ لوگوں نے عرض کیا "خلیفہ رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ پھر حضرتؓ نے کھڑے ہوکر فرمایا ہم عمرؓ بن الخطاب کے علاوہ کسی دوسرے سے راضی نہیں۔ جب حضرۃ ابوبکر صدیقؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے (حق تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور اُمتِ محمدیہ علیہ التحیۃ کی طرف سے انکو جزائے خیر عطا فرمائے) اس وقت آپ نے صحابہؓ کے پاس قاصد بھیجا اور بیس منتخب چیدہ صحابہؓ کو بلایا دس مہاجرین اولین میں سے جن میں حضرۃ عمر بن الخطابؓ اور حضرۃ عثمان غنیؓ اور حضرۃ علی مرتضیٰؓ اور حضرۃ طلحہؓ اور حضرۃ زبیر وغیرہ وغیرہ عمائدین قریش تھے اور انصار میں سے حضرۃ سعد بن مالکؓ اور حضرۃ خزیمہ بن ثابتؓ اور حضرۃ ابوطلحہؓ اور ابوایوب انصاریؓ اور حضرۃ سعد بن عبادہؓ وغیرہ وغیرہ سرداران انصار تھے۔ یہ سب حضرات صحابہ کرامؓ جمع ہوکر حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت آپکو ایک چادر اُڑھا رکھی تھی اور ایک چادر آپکے نیچے بچھا رکھی تھی اور آپ کے سرہانے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں گیہوں تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا کھجور اور جَو کے ٹکڑے۔ جب سب حضراتؓ بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا مجھے سہارا لگا کر بٹھا دو۔ لوگوں نے سہارا لگا کر آپکو بٹھایا جسم پر گوشت کا نام نہ تھا ہڈیوں اور کھال کے سوا کچھ نہ تھا۔ سر اور جسم کے بال بڑھ گئے تھے صرف ایک نحیف اور ناتواں جُثہ تھا آپکا یہ حال دیکھ کر سب رونے لگے۔ آپ نے فرمایا خُدا تم سب پر رحمت نازل فرمائے کیوں روتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا آپکی اس ظاہری حالت پر، سارا جسم دُبلا ہو گیا اور بال بڑھ گئے اور ساری رعنائی اور خوبصورتی جاتی رہی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا جس شخص کو جہنم کی آگ میں جھونکے جانے کا خطرہ ہو جس کا عذاب دائمی ہے جس کی رسوائی بڑی رسوائی ہے جس میں رہنے والوں کا کام ہر وقت دکھ درد سے چلاّنا اور واویلا کرنا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ حالت تو کچھ بھی نہیں اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی مدد، رحمت، مغفرت اور عفو و درگذر سے امیدِ واثق ہو کہ جنت تک پہنچ جائیگا اور جو اُس میں پہنچ گیا وہ تمام نعمتوں سے سرفراز ہو گیا اور تمام آفتوں سے محفوظ ہو گیا اور ہر قسم کی تکالیف سے مامون ہو گیا اور جس کو حق تعالیٰ خوش کر دیں اور وہاں کی راحت و فرحت سے نواز دیں تو جو حالت تم دیکھ رہے ہو ذرا بھی قابل التفات نہیں۔ پھر آپکو غش آگیا اور قریب تھا کہ آپ گِر جائیں حضرت علی مرتضیٰؓ نے فوراً کُود کر آپکو تھاما اور اپنے سینے سے لگا کر بٹھا دیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا "ابوالحسن! جو کچھ تم نے کیا حق تعالیٰ تمہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگر تم مجھے سہارے سے بٹھانا چاہتے ہو تو گھر کی دیوار سے سہارا لگا دو"۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے آپکو دیوار کے سہارے سے بٹھا دیا اور آپکے پیچھے چادر رکھ دی۔ آپ نے بیٹھ کر حاضرین کی طرف دیکھا اور نگاہ جما کر دیکھا اور دیر تک دیکھتے رہے پھر آپ پر گریہ طاری ہو گیا آپکو روتا دیکھ کر سب پر اسقدر گریہ طاری ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر بے ساختہ چیخیں نکلنے لگیں۔ عورتیں بھی پس پردہ بے اختیار رو رہی تھیں اور آواز باہر آ رہی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی نے ضبط کر کے اپنے کو سنبھالا اور اشارہ سے عورتوں کو منع فرمایا وہ خاموش ہو گئیں اور مرد بھی کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا گروہ مہاجرین و انصار! پردہ ہٹ گیا اور دھوکہ کھل گیا اور وہ وقت آ گیا جس کا کوئی دفعیہ نہیں جاءت سکرۃ الموت بالحق فانا للہ وانا الیہ راجعون! کوئی شخص موت سے بچ نہیں سکتا۔ موت کے سوا کوئی ٹھکانا اور چارہ کار نہیں جس یقینی امر سے ڈرایا گیا تھا وہ قریب آ گیا۔

قیامت میں زیادہ قابل حسرت، بدنصیب و بدحال جس کی نیکیوں کا پلڑا بالکل ہلکا ہو گا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیوی منفعت کے عوض فروخت کر ڈالے اور موت کے وقت جبکہ اپنے پروردگار کے سامنے جا رہا ہو پروردگار عالم کو دھوکہ دینا چاہے۔ میں اس وقت حق تعالیٰ سے اپنے لئے بہترین ٹھکانا کا طلبگار اور امیدوار ہوں اور اخروی زندگی کے قریب ہوں۔ تمہیں خدا کے حوالے کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ تمہیں بہترین خلیفہ عطا فرمائے! پھر فرمایا میں نے اس رات دس ہزار مرتبہ استخارہ کیا اور جناب باری تعالیٰ سے التجا کی کہ مجھے ایسے شخص کی جانب رہنمائی فرما جس سے تو راضی ہو تاکہ میں اپنے بعد یہ کام اس کے حوالہ کر دوں۔ پھر آخر شب میں کچھ دیر کے لئے آنکھ لگ گئی۔ اب میں تمہیں بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں اور اپنی بات میں بالکل سچا ہوں اگر ذرا بھی جھوٹ ہو تو یہی جھوٹ میری تباہی کے لئے کافی ہو جائے۔ جھوٹ بولنے یا اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں

حاضرین نے عرض کیا "خلیفہ رسول اللہ! بیشک آپ بالکل سچے ہیں"۔ آپ نے فرمایا میں نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ دو سفید کپڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنے ہوئے تھے جن کی آستین چڑھی ہوئی تھی ایک نور چمک رہا تھا جو آنکھوں کو چکا چوند کر رہا تھا۔ آپکے ہمراہ دو شخص اور تھے ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب اور آپ وسط میں تھے۔ یہ دونوں بھی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے جس سے نور پھیل رہا تھا۔ مَیں نے ان جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا کوئی بلند مرتبہ معلوم ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کیا اور مجھ سے مصافحہ کیا پھر میرے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھا جس سے وہ کرب و بے چینی جو میں محسوس کر رہا تھا جاتی رہی۔ مَیں اب تک آپکے دست مبارک کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ! تمہاری ملاقات کا شوق بڑھ گیا۔ کیا تم بھی ہمارے مشتاق ہو؟

مَیں خواب میں خوب رویا جس کی بعد میں گھر والوں نے بھی خبر دی اور عرض کیا

وا شوقاہ الیك یا رسول اللہ (آہ یا رسول اللہ! آپکی ملاقات کا شوق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑی دیر بعد ہماری ملاقات ہوگی۔ ابوبکرؓ! حق تعالیٰ نے تمہارے معاملہ میں تمہیں خیر کی جانب رہنمائی فرما دی۔ اب جو کچھ تمہارے دل میں آئے کر گذرو! وہی اللہ کی جانب سے ہے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مَیں مرنے کے قریب ہوں اب آپکی اُمّت کے لئے کس کو خلیفہ مقرر کروں؟ اور کس کو عوام کا حکمران بناؤں؟ اور یہ ہار کس کے گلے میں ڈالوں؟ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مَیں نے آج استخارہ کیا ہے اور مجھے انشاء اللہ بہتری کی امید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عادلِ صادقؔ، صاحبِ قوت و شوکت جن سے زمین و آسمان والے سب خوش ہیں راہِ راست پر چلنے والے متقی و پرہیزگار جنکا تقویٰ مقبول و مبرور ہے عمر بن الخطابؓ تمام صحابہ کرامؓ سے افضل اور خلافت کے مستحق ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہمراہیوں نے کہا اس کے بعد خدا کا فیصلہ نافذ ہو کر رہے گا۔ یہ دونوں (یعنی حضرۃ ابوبکر صدیقؓ اور حضرۃ عمر فاروقؓ) دنیا میں آپ کے وزیر رہے اور آپ ہی کے پاس مدفون ہوں گے اور جنت میں آپ کے قریب تر ہونگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور ان دونوں نے بھی سلام کیا اور مجھ سے کہا تم مکروہات سے محفوظ ہو گئے اور بالکل پاک و صاف ہو گئے، اب زمین و آسمان اور انسانوں اور فرشتوں میں تم "صدیق" ہو۔

مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کون ہیں؟ ان جیسا آدمی مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں، آپکا اشارہ حضرت جبرائیلؑ اور حضرۃ میکائیلؑ کی طرف تھا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے جب مَیں بیدار ہوا تو آنسو میرے چہرے اور داڑھی پر بہہ رہے تھے اور گھر والے میرے گرد اور سرہانے کھڑے ہوئے مجھ پر ترس کھا رہے تھے۔ انہیں کیا معلوم کہ مَیں نے کیا دیکھا اور کیوں رو رہا ہوں؟ مَیں پھربن دیکھے اور بے سمجھے خبر دینے سے پناہ مانگتا ہوں اور آج تم سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں کیا تمہیں یہ پسند ہے؟ سب خاموش رہے اور حضرۃ علی مرتضیٰؓ نے فرمایا ہم عمرؓ بن الخطاب کے علاوہ کسی کو پسند نہ کرتے اب آپکی پسندیدگی نے ہماری پسند کو اور تقویت پہنچا دی۔ حضرۃ ابوبکر صدیقؓ نے حضرۃ علی مرتضیٰؓ کے متعلق چند کلمات خیر فرمائے پھر حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا مَیں تمہارے پر عمرؓ بن الخطاب کو حاکم بناتا ہوں تم انکی بات کو سنو اور انکی اطاعت کرو اور یاد رکھو کہ انکی رہنمائی میں ہرگز ضائع اور برباد نہ ہوگے۔ حضرۃ ابوطلحہؓ کے قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے سب کا خیال تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت ابوبکرؓ ان کو خلیفہ بنائیں گے جب آپ نے خلاف توقع حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے عرض کیا خلیفہ رسول اللہ! قیامت کے دن اسکا بھی آپ سے سوال ہوگا لہٰذا امت کیلئے اچھی طرح غور کر لیجئے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا طلحہؓ! ہم عمرؓ بن الخطاب کے علاوہ نہ کسی کی بات سن سکیں گے اور نہ کسی کی اطاعت کر سکیں گے۔ پھر فرمایا واللہ! عمرؓ کے سوا کوئی اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا بلکہ عمرؓ جیسا بھی اسکا تحمل نہیں کر سکتا اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کے سوا کوئی بھی خلافت کے لئے موزوں نہیں۔ حق گوئی، راست بازی، پاکدامنی، پرہیزگاری، امانتداری، منافقوں پر درشتی، مسلمانوں پر نرمی وغیرہ اوصاف میں عمرؓ سب سے ممتاز ہیں۔

واللہ! عمرؓ وہ شخص ہیں جو اسلام لاکر کبھی مذبذب نہ ہوئے۔ قتال کیا اور کبھی سست نہ ہوئے، مشقتوں کو برداشت کیا اور کبھی پشت نہ پھیری۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور کبھی بخل نہ کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا خلیفہ رسول اللہ! جس سے آپ خوش، اُس سے ہم بھی خوش ہیں اور جو آپکی خواہش ہے وہی ہماری بھی خواہش ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے امتِ محمدی علیہ التحیہ سے کسی خیر بھلائی اور نصیحت و خیر خواہی کی بات کو کبھی پوشیدہ نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپکو امتِ محمدیہ علیہ التحیہ کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور آپکو آپکی آرزو اور آپکی تمنا اور آپ کے وہم و گمان سے بہت زیادہ الطاف و انعامات سے سرفراز فرمائے۔

پھر سب لوگ آپ سے رخصت ہو کر چلے گئے اور مجمع منتشر ہوگیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں جب سب لوگ چلے گئے تو میں اور سوتیلی مائیں آپکے پاس حاضر ہوگئے ایک چادر آپکے لئے بچھا رکھی تھی اس پر آپکو لٹا دیا اور دوسری چادر اُڑھا دی۔ آپ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اس وقت مرض میں کمی محسوس کرتا ہوں جی چاہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤں پھر آپ سو گئے۔ ہم سمجھے کہ شاید پھر غشی طاری ہو گئی اور آپکو اسی حال میں چھوڑ کر چلے گئے ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ باہر سے ایک بلند آواز سنائی دی جس سے آپ گھبرا کر بیدار ہو گئے اور صاحبزادہ سے فرمایا "بیٹا! دیکھو دروازہ پر کون ہے؟" وہ باہر گئے اور واپس آکر کہا بعض مسلمان ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا "انکو اندر بلا لو" صاحبزادہ نے انکو اندر بلا لیا، وہ ہنستے کھل کھلاتے اندر داخل ہوئے سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ آپ نے انکے سلام کا جواب دیا پھر دیر تک حق سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا پھر فرمایا تم لوگ جمع ہو کر ہنستے کھل کھلاتے کیوں آئے ہو اور کیا سرگوشیاں کر رہے ہو؟ جو تمہارے دل میں ہے صاف صاف زور سے کہو چھپاؤ نہیں۔ وہ واضح اور کھلی بات ہے جو تم دل میں لئے ہوئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا خلیفۂ رسول اللہ! آپ نے عمرؓ جیسے سخت مزاج کو خلیفہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے روبرو جب آپ پیش ہونگے اور آپ سے اس کے متعلق سوال ہوگا تو آپ کیا جواب دیں گے اور کیا دلیل پیش کریں گے؟

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر بہت غصے ہوئے۔ میں نے انکو اس قدر غضبناک کبھی نہیں دیکھا تھا چنانچہ انکا یہ غصہ اچنبھا معلوم ہوا۔

عہ حضرۃ عمرؓ کی امور حق میں سختی اور اپنے عزم میں پختگی کے باعث بعض صحابہ کرامؓ ان سے ڈرتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی نرم خو سہولت پسند خلیفہ مقرر ہو حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ چونکہ سمجھتے تھے کہ بغیر اس کے کارِ خلافت سرانجام نہیں ہو سکتا اس لئے وہ اپنی رائے پر استقلال کے ساتھ جمے ہوئے تھے۔ ۱۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا، پھر کیا تم مجھے میرے پروردگار کی دھمکی دیتے ہو؟ اگر اس ذوالجلال والکبریائی نے مجھ سے اس کے متعلق سوال کیا تو عرض کروں گا میں نے ایسے شخص کو حاکم بنایا جو سب سے بہتر اور اعلیٰ تھا اور تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار تھا اور اہل زمین میں سب سے زیادہ تیری مرضیات کا شناسا تھا۔ خدا کی قسم! جو کچھ ہونا تھا وہ آج مجھ سے صادر ہو چکا اور توحید اور ادائے فرائض کے بعد مجھے اپنے کسی عمل پر اتنا وثوق اور اطمینان نہیں جتنا عمرؓ کو خلیفہ بنانے پر ہے۔ پھر تم عمرؓ کو کسی عیب کی وجہ سے ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس لئے ناپسند کرتے ہو کہ وہ انصاف پسند اور صلح جو ہے، دھوکہ باز اور زمانہ ساز نہیں انکا باطن نفاق سے پاک وصاف ہے اور انکا ظاہر قوت کے ساتھ حق سے وابستہ ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یہ ارشادات سُن کر ان سب نے بھی حضرت عمرؓ کی تعریف کی گویا وقتی تاثر کے باعث مشتعل چنگاریاں تھیں جن پر پانی ڈال دیا گیا۔ پھر وہ لوگ آپکے پاس سے چلے گئے اور تمام میں مشہور ہو گیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا جب یہ لوگ آپ سے رخصت ہو کر چلے گئے تو آپ نے آدمی بھیج کر حضرت عمرؓ کو بلوایا اور تنہائی میں ان سے فرمایا عمرؓ! تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اور ایسی بات بتاتا ہوں کہ اگر تم نے اسکو محفوظ رکھا تو مجھے امید ہے کہ تم اس بار (خلافت) کی ذمہ داریوں سے محفوظ رہو گے اور اس بوجھ سے سبکدوش رہو گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، خلیفہ رسول اللہ! ضرور فرمایئے میں اسکو غور سے سنوں گا جو کچھ آپ مجھ سے مطالبہ کریں گے اسکو پورا کرونگا اور جو آپ حکم دینگے انشاء اللہ اسکی پابندی کرونگا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنی منشا کے موافق بنایا وہ ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اللہ تعالیٰ کا جو حکم رات کے متعلق ہوتا ہے وہ دن کو مقبول نہیں ہوتا ہے اور جو حکم دن کے متعلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے وہ رات کو مقبول نہیں ہوتا۔ اور جب تک فرائضِ خداوندی ادا نہ ہوں نفلی کام قبول نہیں ہوتے۔ قیامت میں ان لوگوں کی ترازو بھاری اور وزنی ہوگی جن کا شیوہ حق کی پیروی اور پابندی ہو اور حق ان کے لئے سہل اور آسان ہو، جس ترازو میں حق کے سوا کچھ نہ ہو اسکا وزنی ہونا برحق اور بدیہی ہے اور ان لوگوں کی ترازو ہلکی ہوگی جو باطل کی پیروی کرتے ہیں اور باطل ان کے لئے آسان ہے جس ترازو میں باطل کے سوا کچھ نہ ہو اسکا ہلکا پھلکا ہونا کھلی بات ہے، اسکو ہلکا ہی ہونا چاہیئے۔ حق تعالیٰ نے اہلِ جنت کا اچھے اعمال کے ساتھ ایسی طرح تذکرہ فرمایا کہ ہر شخص یہ سمجھ جائے کہ انکے علاوہ اور کوئی بھی حق تعالیٰ کی بارگاہ میں مرغوب اور پسندیدہ نہیں اور اس رتبہ کو بغیر رحمتِ خداوندی اور عنایت، تقویٰ و پرہیزگاری اور امرِ خداوندی کی پابندی اور منہیات سے رستگاری کے بغیر کوئی شخص بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر حق تعالیٰ نے دوزخیوں کے بُرے اعمال کا تذکرہ فرمایا اور ان کے اچھے اعمال کو اس لئے رد فرمادیا کہ وہ خلوص سے خالی تھے اور انکو کرنے والے منہیات سے نہ بچتے تھے تاکہ ہر ایک ان سے بہتر بننے کی خواہش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صادق مصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آیتِ رحمت اور آیتِ عذاب دونوں نازل فرمائیں چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ۔	بلاشک تمہارا پروردگار لوگوں کی بخشش کرنے والا ہے انکے ظلم پر

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

اِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ۔	بیشک تمہارا پروردگار سخت گرفت کرنے والا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاکہ ہر مومن ہر وقت رحمتِ خداوندی کا امیدوار بھی رہے اور عذابِ الٰہی سے خوف زدہ بھی رہے اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑے اور اللہ تعالیٰ سے ناحق بات کی امید اور تمنا نہ رکھے۔ عمرؓ! اگر تم نے میری وصیت کو محفوظ رکھا تو معبوب چیزوں میں موت سے زیادہ کوئی شے تمہیں محبوب نہ ہوگی اور موت کے بغیر چارہ بھی نہیں۔ اور اگر تم نے میری وصیت کو ضائع کر دیا تو کوئی عیب دار چیز تمہیں مبغوض نہ ہوگی اور تم موت سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔

حضرۃ عمرؓ نے فرمایا خلیفہ رسول اللہ! میں نے آپکی وصیت کو قبول کیا اور میں انشاء اللہ آپ کے فرمان کو مضبوط پکڑے رہوں گا۔ پھر حضرۃ عمرؓ روتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے اور کہتے جاتے کم بخت عمرؓ! جس کام کو تو نے قبول کر لیا اس سے تیری خلاصی کس طرح ہوگی اور اس بارِگراں کا تحمل کیوں کر ہوگا۔ پھر خود ہی فرمایا خلاصی پرہیزگاری میں ہے اور نجات دنیا سے بے رغبتی میں ہے۔ اے نفس! خشوع و خضوع کی کوشش کر اور بھوک پیاس پر صبر اختیار کر۔

حضرۃ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ابوبکرؓ کی جان آفریں کی قسم! ابوبکرؓ کا آخر وقت بھی رسول اللہ علیہ وسلم کے آخر وقت کے مشابہ گزرا۔ آپ درمیانی رات میں اٹھے اور فرمایا: عائشہؓ! وہ کپڑا کہاں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ڈھکا گیا تھا آپؓ نے اس کو لیا اور اپنے چہرہ پر رکھا، اسکی خوشبو سونگھی اور فرمایا اگر تم جھٹلاؤ نہیں تو مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آرہی ہے۔ پھر اپنا چہرہ قبلہ رُخ کیا اور کہا

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَشِدَّۃِ الْمَوْتِ وَغَمِّ الْمَوْتِ ٥

پھر آپ کو خوب پسینہ آیا اور اس محراب پر گر گئے جس میں آپ نماز پڑھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے اور چند بار فرمایا۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ — اور موت کی سختی (قریب آپہنچی) یہ (موت)

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ — وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا۔

پھر کچھ افاقہ ہوا اور پتلی اپنی جگہ پر آگئی اور دیر تک کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھتے رہے پھر صلی اللہ علیك صلوۃ طیبۃ مبارکۃ پڑھا۔ اس کے بعد نگاہ قبلہ کی طرف پھر گئی اور بلند آواز سے کہا اللہ کے فرشتو اور میرے پروردگار کے قاصدو! السلام علیکم پھر آہستہ سے چند بار کہا لبیك لبیك من داع وسعدیك (اے بُلانے والے! مَیں حاضر ہوں) پھر منہ کھولا اور بند کر لیا اور داصل بحق ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ آپ کے دفن کے متعلق صحابہؓ کرام میں اختلاف رائے ہوا۔ بعض نے بقیع غرقد کی رائے دی اور بعض نے مدفن شہداء کو پسند کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا نہیں، مَیں اپنے گھر اپنے حجرہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرونگی اور دونوں حضرات کی قبور کی زیارت سے ان کی یاد تازہ رکھوں گی۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دم سب پر نیند کا غلبہ ہوا اور اُونگھ طاری ہو گئی۔ اسی حال میں ایک غیبی آواز سُنی ضمّوا الحبیب الی الحبیب "دوست کو دوست سے ملا دو"۔ ہم نے سر اٹھایا تو کوئی نظر نہ آیا البتہ آواز سب نے سُنی حتیٰ کہ جو لوگ مسجد میں تھے انہوں نے بھی سنی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا طے ہو گیا تو جو شخص بقعۂ انور پر نظر ڈالتا نگاہیں خیرہ ہو جاتیں اور قبر کا کھودنا مشکل ہو گیا۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا رات تک ٹھہر جاؤ۔ جب رات ہو گئی تو حضرت علیؓ نے گورکن کے چہرے پر کپڑا ڈال کر اسکو حجرہ منورہ میں داخل کیا۔ اس نے اپنے چہرے پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نقاب ڈالے ہوئے قبرِ اطہر و انور کی جانب پُشت کر کے قبر کھودنی شروع کی۔ حضرۃ علیؓ نے گورکن کو حکم فرمایا کہ جلدی کرو زیادہ دیر نہ لگے۔ باقی لوگ باہر کھڑے رہے جب لحد تیار ہو گئی تو آپ کے صاحبزادوں اور گھر والوں نے آپکو قبر میں اُتارا، اور مٹی ڈال دی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تجہیز و تدفین سے فارغ ہو کر سب حضرۃ عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ پہلے جمعہ کو صوف کا موٹا کُرتہ پہنے ہوئے جس میں ران پر اور مونڈھوں کے درمیان چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے اور ایک چادر کندھوں پر ڈالے ہوئے مسجدِ نبوی میں حاضر ہوئے اور منبر نبوی پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اوّل حق تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرۃ ابوبکرؓ کا تذکرہ کیا اور حضرۃ ابوبکرؓ کے لئے رحمت کی دُعا مانگی اور بے اختیار رونے لگے۔ حاضرین پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ حضرۃ عمرؓ روتے روتے غش کھا کر منبر پر گر پڑے اور چہرے پر خراش آئی۔ لوگ غشی کی حالت میں آپکو اُٹھا کر آپکے گھر لے گئے۔ چند روز آپ باہر نہ نکل سکے جب کچھ افاقہ ہوا تو گھر سے باہر جلوہ افروز ہوئے حضرۃ عمر فاروقؓ دُرّہ کندھے پر رکھے ہوئے لوگوں کی خبر گیری کے لئے بازاروں اور گلیوں اور راستوں میں پھرا کرتے تھے۔ خُدا کی قسم! انکا دُرّہ تمہارے ان کوڑوں سے ہیبت ناک اور خوفناک تھا۔

حضرت عمرؓ یتیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کی خبر رکھتے تھے، انکے پاس بیٹھتے اور انکے ساتھ چلتے اور بوڑھوں اور بچوں پر کھڑے ہو کر پرسشِ احوال کرتے تھے۔ اور غلام کا حق آزاد سے، کمزور کا حق زور دار سے، مسکین کا حق زبردست سے چھوٹے گروہ کا حق بڑے گروہ سے دلواتے اور جو کچھ کرتے اجر و ثواب کی خاطر،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا کے لئے کرتے تھے ۔ اور دینی معاملہ میں کسی کی ملامت کی ذرا پرواہ نہ کرتے تھے ۔

زُہد و تقویٰ کے باعث اپنے لئے جَو کی تین روٹیاں روزانہ مقرر کر رکھی تھیں جن کو کچی چربی سے تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی صرف نمک کی ڈلی سے کھاتے تھے جب اس تنگی کا ضرر اور خشکی کا اثر بڑھ گیا تو زیتون اور کھجور کا استعمال بھی شروع کر دیا چند مرتبہ تھوڑا سا گھی بھی کھایا اور دودھ بھی نوش فرمایا ۔ کھیس آپکو بہت پسند تھا اور اونٹے کی گردن کا گوشت کھایا کرتے تھے ۔

حضرۃ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں جب حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات دیں اور مالِ غنیمت کی فراوانی ہوئی تو حضرۃ عمرؓ ہر جمعہ کو کچھ اونٹ ذبح کراتے اور اچھا اچھا تمام گوشت مساکین و مہاجرین اور ضُعفاء انصار میں تقسیم فرما دیتے اور اپنے گھر والوں کے لئے گردن کا گوشت رکھتے تھے ۔

حضرۃ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرۃ عمرؓ اپنے سے کہا کرتے تھے کہ بھوکا رہنا اس جہنم کی آگ میں جانے سے بہتر ہے جہاں ہمیشہ رہنا پڑے گا ، نہ وہاں موت ہے اور نہ وہاں سے چھٹکارا ۔ اس میں راحت و خوشی کا نام نہیں اور وہاں سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہیں ، اور دوزخیوں کے لئے فرحت و خوشی کا کوئی موقع نہیں ۔

جب حضرۃ عمرؓ خلیفہ ہوئے تو حقانیت چمک اٹھی اور صداقت سربلند ہو گئی نفاق کی آگ بجھ گئی اور کفر کی مشتعل چنگاریاں دھیمی پڑ گئیں ، باطل مغلوب ہو گیا اور حق غالب آ گیا ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کا طریقہ عام طور پر پسندیدگی اور شوق و رغبت کے ساتھ رواج پکڑ گیا اور شیطان ناکام و نامراد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت حسّان رضؓ فرماتے ہیں ؎

یا کارھا عمر الفاروق مت کمداً

قد قام خیر عباد اللہ فی العرب

حضرۃ عمر فاروق رضؓ کے ابتداءِ خلافت میں قحط پڑا اور ہر شئے گراں ہو گئی جس کے باعث لوگ پریشان حال ہو گئے اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے مویشی مرنے لگے اسوقت حضرت عمر رضؓ کو جو بھی غلّہ میسّر آتا تھا سب میں حصّہ رسد برابر تقسیم کر دیتے تھے نہ اپنے حصّہ میں کبھی زیادتی کرتے اور نہ کبھی اپنے کو ترجیح دیتے۔ جو فاقہ زدگی اور تنگ حالی عام مسلمانوں کو لاحق تھی اسی میں اپنے آپ کو بھی مبتلا رکھتے تھے۔

حضرۃ عمر رضؓ ایک روز اپنا دُرّہ کندھے پر رکھے ہوئے مدینہ منورہ کے راستوں میں گھوم رہے تھے۔ کسی کا کوئی کام ہوتا تو اسکو خود انجام دیتے تھے، کسی دوسرے کے حوالے نہ کرتے تھے۔ اسی دوران میں ایک انصاری بچّہ پر گذر ہوا جو رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا "الٰہی! عمر رضؓ کے مقابلہ میں میری مدد فرما، تو بھی اُس پر ظلم کر!" حضرۃ عمر رضؓ یہ سُن کر غضبناک ہو گئے اور دُرّہ لے کر اسکی طرف بڑھے۔ وہ خوف زدہ ہو گیا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ حضرت عمر رضؓ نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور اسکے پاس کھڑے ہو کر اسکی تکلیف کے باعث رونے لگے اور فرمایا کم بخت عمر رضؓ!

قَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ	تو نے ایک پاکیزہ جان کو بلا قصاص کے
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً ۝	ہلاک کیا، بیشک تجھ بخت بُرا کام سرزد ہو گیا

کل کو بارگاہِ خداوندی میں کیا عذر پیش کریگا۔

پھر بچّہ کے سر کو زمین سے اٹھا کر اپنی ران پر رکھ لیا اور روتے رہے آنکھوں سے آنسو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹپک ٹپک کر بچہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔ اتنے میں اور لوگ جمع ہو گئے اور حضرت عمرؓ کو اس حال میں حواس باختہ پریشان دیکھ کر رونے لگے۔ پھر دریافت کیا امیر المومنین! کیا بات ہے؟ کیا ماجرا ہے؟ اور یہ کیا حادثہ پیش آیا؟ حضرت عمرؓ نے بچہ کا سارا قصہ بیان کیا اور اسکو مسجد میں لے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر جب وہ بچہ ٹھیک ہو گیا تو آپ نے اس سے فرمایا میرے پیارے بچے! کیا بات ہے جو تو عمرؓ کے مقابلہ میں خدا سے مدد مانگ رہا ہے؟ کیا عمرؓ نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ یا تیرا مال غصب کیا ہے؟ یا تجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یا تجھے کسی خیر سے محروم رکھا ہے؟

بچہ نے جواب دیا خدا کی قسم! اِن میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ بات یہ ہے کہ میں ایک انصاری بچہ ہوں میرے باپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شہید ہوئے اور میرے چچا یوم حدیبیہ میں شہید ہوئے اور یہ جانباز جو معرکۂ جنگ میں شہید ہوئے، بھاگتے ہوئے نہیں مارے گئے۔ اب آپ کی خلافت میں میں اور میری والدہ اور نو بہنوں نے آج تین شب و روز سے کچھ نہیں کھایا بھوک اور بے چینی انتہا کو پہنچ گئی۔ امیر المومنین! جو کچھ میری زبان سے نکلا، اسکا باعث یہ تنگی اور سختی ہے جس کو میں نے بیان کیا۔ یہ حال سُن کر حضرت عمرؓ رونے لگے، حاضرین بھی رونے لگے۔ حتیٰ کہ عورتیں بھی گھروں میں رونے لگیں پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور حاضرین کو خطاب فرمایا۔ حمد وثنا کے بعد فرمایا لوگو! یہ دنیا دنیا والوں کا نہ اصلی گھر ہے نہ حقیقی قیام گاہ ہے اور آخرت اصلی ٹھکانا ہے اور محل جزاء و سزا ہے۔ جن صحابہؓ کا حافظہ قوی ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تو آپ کے پاس نہ کوئی تہ شدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کپڑا تھا اور نہ کوئی غیر مستعمل برتن تھا اور نہ کوئی دروازہ پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدے اور گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور آخیر تک کبھی آپ کے دستر خوان پر دو سالن نہیں کھائے گئے باوجودیکہ آپ کو حق تعالیٰ نے تمام مخفی خزانوں کی کنجیاں عطا فرما رکھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ نہ کبھی نیا کپڑا پہنا اور نہ کبھی عمدہ نفیس کپڑا استعمال فرمایا اور نہ مال و دولت ہی جمع کیا جس سے اہل و عیال گزر بسر کرتے اور نہ کبھی خادم و غلام رکھا اور دنیا سے اپنا دامن بچا کر صحیح و سالم تشریف لے گئے۔

مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور خود آپ سے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب فقر و تنگی کو آتے دیکھو تو کہو صالحین کی مرغوب پسندیدہ خصلت آرہی ہے، اور جب تونگری اور فراخی کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کوئی خطا سرزد ہوئی جس کی پاداش میں جلدی کی گئی ہے۔ غور سے سُن لو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص میں اخوتِ اسلامی نہیں جو خود پیٹ بھر کر رات بسر کرے اور اسکا پڑوسی بھوکا رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی مِلک میں چالیس درہم سال بھر تک رکھے رہیں، نہ کبھی ان کو راہِ مولیٰ میں خرچ کرے اور نہ کسی کارِ خیر میں صرف کرے اور کسی ضرورتمند محتاج سے بھی واقف ہو تو حق تعالیٰ قیامت کے دِن اسکو جبارین کی صف میں کھڑا کریں گے اور ان دراہم سے اسکو داغا جائیگا۔ لوگو! خبردار ہو جاؤ! تمہارا یہ مال و متاع قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ننگ و عار ہوگا اور تمہیں دوزخ میں لے جائیگا۔ خوب سمجھ لو! جو شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات کے لئے مال جمع کرتا ہے اسکے اس مال ہی سے اسکی پیشانی اور پُشت داغی جائیگی، مال تھوڑا ہو یا زیادہ۔ البتہ جو شخص اپنے مال سے حقوقِ خداوندی ادا کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچ اور حق سمجھ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے اور خدا کے خوف سے ڈرتا رہے اور اسی پر بھروسہ رکھے تو مجھے امید ہے کہ نارِ جہنم سے بچ نکلے گا اور آگ اُس کے حق میں مشتعل نہ ہوگی اور میں پُورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب بھی اسکی نجات محض فضلِ رحمانی اور کرمِ ربانی سے ہوگی۔ تمھیں چاہیے کہ خیر کی طرف سبقت کرو۔ اُمورِ خیر میں سبقت ہی باعثِ رشک سمجھو ہمیں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے وہ غلط نہیں ہو سکتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" قریب ہی قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے ہاتھ آئیں گے، انکی اولاد تمہاری غلام ہوگی اور انکی زمینوں اور گھروں اور شہروں اور مال و دولت کے تم وارث ہوگے اسوقت تم اپنے اعمال اور کردار پر قائم رہنا، مجھے امید ہے کہ یہ زمانہ قریب ہی آنے والا ہے انشاءاللہ! پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا۔۔

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ الرَّجَاءُ الٰہی! تجھی سے امیدیں وابستہ ہیں۔

حضرۃ عثمان غنی رضؓ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا، امیر المومنین! آپ نے جو کچھ بیان کیا، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا"ہاں" حضرت عثمان رضؓ یہ سُن کر روتے ہوئے مسجد سے باہر آئے اور کہتے جاتے ابنِ عفانؓ! قیامت کے روز تجھے تیرے مال سے داغا جائیگا۔

پھر تھوڑی دیر بعد اونٹ، بکری، سونا چاندی، غلہ کھجور لے کر پہنچے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا، اللہ کی راہ میں یہ میرا ایک تہائی مال حاضر ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح اپنا تہائی مال لائے پھر اور صحابہؓ نے مال لانا شروع کیا حتیٰ کہ تمام مسجد اور اس کے ارد گرد کی جگہ بھر گئی۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مال کو لوگوں میں تقسیم کرادیا اور اس بچہ کو بہت سا مال عطا فرمایا، اور فرمایا عمرؓ کے گھر والوں کو بھی حصہ رسد دوسروں کے برابر دینا چنانچہ اس میں سے اونٹ کی گردن کا گوشت، چند مٹھی کھجور اور تھوڑا سا آٹا امیر المومنینؓ کے حصہ میں آیا اور آپ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ اسکو جلد تیار کر کے خبر دیں۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر والوں کے بلانے کے منتظر تھے کہ اتنے میں ایک بدوی آیا، امیر المومنینؓ کو سلام کیا اور سخت سست کہنا شروع کر دیا۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ارشاد فرمایا کہ بدویوں میں غلظت اور فساد ہوتی ہے اس لئے کہ وہ نہ کتاب اللہ کو سیکھتے ہیں اور نہ انکو دین کی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ بدوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سچ اور برحق ہے آپ صادق ومصدوق ہیں لیکن میں بدوی کیونکر ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کی اور آپ کے سامنے جہاد کیا اور اکثر قرآن کا حافظ ہوں اور دینی امور میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری خطاؤں سے درگذر فرمائے مجھے اسکا علم نہ تھا۔ پھر اس بدوی اور دیگر حاضرین کو ساتھ لے کر گھر تشریف لے گئے ایک چھوٹا سا گھر تھا، لکڑی کے ستونوں پر چھت پڑی ہوئی تھی اور دسترخوان کی جگہ کھجور کے پتے بچھے ہوئے تھے، سب بیٹھ گئے اور کھانا لایا گیا سب نے داہنے ہاتھ سے کھایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور بدوی نے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا، یہ دیکھ کر امیر المومنینؓ طیش میں آگئے اور فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت یافتہ ہونیکا دعوٰی کرتے ہو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا ہے؟ تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے شیطان اس کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

بدوی نے کہا آپ نے سچ فرمایا، بات وہی ہے جو آپ نے فرمائی لیکن اگر کسی شخص کے داہنا ہاتھ نہ ہو تو پھر وہ کس ہاتھ سے کھائے؟ اور اپنا داہنا ہاتھ نکال کر دکھایا جو کٹا ہوا تھا۔ امیر المومنینؓ نے شرمندہ ہو کر دریافت فرمایا یہ ہاتھ کو کیا ہوا؟ بدوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں کٹ گیا۔ پھر بدوی نے اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میں اپنے اونٹوں میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر گذر ہوا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پاس اُترنے کی درخواست کی آپ نے میری درخواست کو قبول فرمایا اور میرے یہاں اُتر گئے۔ میں نے کھانا حاضر خدمت کیا۔ آپ نے کھانا تناول فرمانے سے انکار فرمایا۔ میں نے انکار کی وجہ دریافت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چونکہ تم مشرک ہو اسلئے میں تمہارے یہاں کا کھانا نہیں کھا سکتا۔ میں نے عرض کیا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اسکے بعد میں چند بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ میں نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ع

الا ان کفی فی رضا اللّٰہ نالہا
ضراب العدیٰ فی اللّٰہ مزدو زاحمد

وحامیت عن دین النبی الذی لہ
علیّ دلیل طارفی کل مشہد

فما قطعت حتی رایت مکانہا
وفلّقت ہامات العدیٰ بالمہند

فان قطعت کفی فیا رب مشہد
شہدت بہا والسیف یقطر فی یدی

حضرت عمرؓ یہ سن کر رونے لگے پھر دریافت فرمایا تمہاری معاش کا کیا ذریعہ ہے؟ بدوی نے کہا میرے پاس ایک لادو اونٹ ہے۔ اس پر لکڑیاں لاد کر مدینہ لاتا ہوں اور انکو فروخت کرکے اپنے کثیر اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں۔

ع مطلب یہ کہ میرے ہاتھ کو جو کچھ دشمن کی طرف سے پہنچا اللہ کی رضا کے لئے اللہ کی راہ میں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں پہنچا۔ میں نے نبی برحق کی حمایت کی جنکی حقانیت ہر ہر جگہ مجھ پر واضح ہوگئی۔ میرا ہاتھ اس وقت کٹا جب میں نے اسکا مقام عالی دیکھ لیا اور دشمنوں کی کھوپڑیوں کو ہندی تلوار سے اُڑا دیا۔ اگر میرا ہاتھ جاتا رہا تو کوئی حرج نہیں۔ میں بہت معرکوں میں شریک ہوچکا جن میں میری تلوار میرے ہاتھ میں تھی اور اس سے خون کے قطرے گر رہے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین رضؓ نے دریافت فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ تو ہے نہیں پھر لکڑیاں کس طرح اٹھاتے ہو؟ بدو نے کہا کسی مسلمان سے مدد لے لیتا ہوں داہنا ہاتھ وہ لگا دیتا ہے اور بایاں ہاتھ میرا اپنا ہوتا ہے۔ امیر المومنینؓ! خدا کی قسم! پہلے میں بہت قوی تھا لیکن اب بہت کمزور ہوگیا۔ میری ہڈیاں نرم پڑگئیں اور جسم کا گوشت سوکھ گیا۔ امیر المومنین رضؓ نے اسکی امداد فرمائی اور اسکو ایک لادو اونٹ پر سوار کرایا اور کھانے اور کھجور کا توشہ ساتھ کیا

پھر ایک روز امیر المومنین رضؓ نے منبرِ نبوی پر کھڑے ہوکر بارش کی دعا کی اور جس تنگی میں مسلمان مبتلا تھے اس سے خلاصی کی التجا کی۔ دعا قبول ہوئی اور صبح ہونے سے پیشتر حق تعالیٰ نے بادل بھیجے کئی دن بارش کا سلسلہ جاری رہا اور تمام سرزمین سرسبز شاداب ہوگئی۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ نے جنگِ فارس کی اجازت طلب کی۔ امیر المومنین رضؓ نے اسکے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا اور حق تعالیٰ نے قادسیہ کو فتح کرادیا۔ پھر متواتر فتوحات کا سلسلہ شروع ہوگیا اور مال و دولت کی انتہائی فراوانی ہوگئی اور مسلمان خوشحال فارغ البال ہوگئے۔ رجسٹر مرتب کئے گئے اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے۔ پھر جب حق تعالیٰ شانہٗ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضؓ کے دورِ خلافت میں صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں ملکِ شام، ملکِ عراق، ملکِ مصر فتح کرادیا تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے منتخب اور چیدہ صحابہ عظام کو امراء متعین فرماکر اطرافِ ممالک میں انتظام کے لئے روانہ فرمایا۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وصال کا وقت قریب آگیا تو آپ نے مجھے بلایا اور اپنے سر کے قریب بٹھا کر فرمایا جب میں مرجاؤں تو تم مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا۔ پھر کفن پہنا کر حجرۂ اطہر و انور پر لے جانا، اگر دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں دفن کر دینا ورنہ وہاں سے لوٹا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا پھر جو بھی حق تعالیٰ فیصلہ فرمادیں۔

وہ احادیث جن میں

حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ دونوں کا تذکرہ ہے

حضرۃ علیؓ فرماتے ہیں میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ سامنے سے آتے نظر آئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علیؓ! یہ دونوں انبیاء و مرسلین علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے بعد تمام اگلے پچھلے اُدھیڑ عمر اہلِ جنت کے سردار ہیں لیکن علیؓ! تم انکو اس کی اطلاع نہ کرنا۔

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت وجبریل وصالح المومنین الخ میں صالح مومنین علیؓ بن ابی طالب اور ابو بکرؓ اور عمرؓ مراد ہیں۔ حضرت ابو عطاردیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرۃ زبیرؓ دونوں نے بیان کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا میرے بعد میری اُمت میں سب سے افضل ابُو بکرؓ ہیں ان کے بعد پھر عمرؓ سب سے افضل ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرۃ علیؓ پر سہارا دیئے ہوئے تشریف لیے جا رہے تھے راستہ میں حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علیؓ! ان سے محبت رکھنے والا جنت میں جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہم پر کسی کو بھیجنا چاہتے تھے اس وقت آپ کے دائیں اور بائیں حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرۃ علیؓ نے عرض کیا کہ ان میں سے ایک کو بھیج دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں انکو کس طرح بھیج سکتا ہوں، یہ دونوں تو دین کے لئے بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں"۔ یعنی ان دونوں حضرات کا وجود دین کے لئے خاص اہمیت اور شان رکھتا ہے۔ جس کے فقدان سے دین میں نمایاں کمی اور خرابی محسوس ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے کچھ خصوصی معاون و مددگار رفیق کار ہوتے ہیں اور مجھے حق تعالیٰ نے چودہ معاون و مددگار رفقاء کار عطا فرمائے جن میں سات قریشی ہیں۔ علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، حمزہؓ، جعفرؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ۔ اور سات انصاری ہیں... عبداللہ بن مسعودؓ، سلمان، ابوذر، مقداد، حذیفہ، عمار، بلال رضی اللہ عنہم

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم ابو بکرؓ کو خلیفہ مقرر کرو گے تو انکو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا مشتاق پاؤ گے اور اگر عمرؓ کو خلیفہ مقرر کرو گے تو انکو زور دار امانتدار پاؤ گے اور اگر علیؓ کو خلیفہ مقرر کرو گے تو وہ تمہیں سیدھی راہ پر قائم رکھے گا اور حق پر چلائے گا۔

ف: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلفائے راشدینؓ کی ترتیبِ خلافت اور ذاتی خصوصیات اور انکی اہم دینی خدمات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ اول حضرۃ ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہونگے ان کے دورِ خلافت میں صحابہؓ ہی صحابہؓ کا ہر سُو جلوہ ہوگا اور یہ نجوم شریعت ہر طرف رونق افروز ہونگے، اس وقت ان کی رہنمائی اور رہبری کے لئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ضرورت ہوگی جو زہد و تقویٰ کا مجسمہ ہونگے اور آخرت کے سراپا مشتاق،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منتظر اور بے قرار، تاکہ انکو دیکھ کر صحابہ کرام کا اصلی رنگ قائم رہے۔ پھر حضرۃ عمرؓ خلیفہ ہونگے اسلام اور مسلمین کو عروج اور فروغ ہوگا۔ فتوحاتِ اسلامی میں افزونی اور مال و دولت کی فراوانی ہوگی اس وقت انکو قابو اور اعتدال میں رکھنے کے لیے حضرۃ عمرؓ کی ضرورت ہوگی جو اپنی سخت گیری اور امانتداری سے خود بھی متاعِ دنیوی سے محفوظ اور مامون رہیں گے اور دوسروں کو بھی محفوظ اور مامون رکھیں گے اور دنیا کی بہتات کے باوجود دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق قائم رہے گا۔ پھر فتنوں کا آغاز ہوگا اکثریت غیر صحابہ کی ہوگی اور انہیں کو غلبہ اور قوت ہوگی جس پر قابو پانا اور حق پر قائم رہنا دشوار ہوگا۔ یہ خدمت حضرۃ علیؓ انجام دیں گے اور استقلال کے ساتھ خود بھی صراطِ مستقیم پر قائم رہیں گے اور دوسروں کو بھی قائم رکھیں گے۔ ارشادِ نبوی میں دورِ عثمانیؓ کا تذکرہ نہیں کیا گیا اسی لیے یہ کلماتِ طیبات ارشاد فرمائے کہ تم علیؓ کو عمرؓ کے بعد خلیفہ نہ بناؤ گے پھر جب خلیفہ بناؤ گے تو انکی یہ خصوصیات سامنے آئیں گی۔

حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے بارہ میں حضرۃ علیؓ کے اقوال

ایک قریشی حضرۃ علیؓ کے پاس آیا اور عرض کیا: امیر المومنین! آپ ابھی منبر پہ فرمارہے تھے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنِیْ بِمَا اَصْلَحْتَ بِہِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وہ خلفائے راشدینؓ کون ہیں؟ حضرۃ علیؓ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے اور فرمایا میرے حبیب اور چچا حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ دونوں امامِ ہدیٰ اور شیخ الاسلام اور قریشی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقتدا رہے جس نے انکی اقتداء کی محفوظ ہوگیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جس نے انکی اتباع کی صراطِ مستقیم تک پہنچ گیا اور جس نے ان کا پلہ پکڑ لیا وہ حق تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو گیا حزب اللّٰه هم المفلحون ۔ حضرۃ علیؓ سے حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا واللہ! تم ایک واقف کے پاس آئے ہو ۔ دونوں امام ہدیٰ تھے اور راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر چلانے والے، مُصلح قوم اور فائز المرام تھے، یہ دونوں حضرات فارغ البال، صحیح و سالم دنیا سے تشریف لے گئے ۔

عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ حضرۃ علیؓ نے فرمایا کہ قیامت تک جس قدر حکام و سلاطین آئیں گے ۔ حق تعالیٰ نے حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کو ان کے لئے راہبر اور حجت بنا کر بھیجا ہے ۔ یہ حضرات بہت پہلے تشریف لے گئے اور اپنے پسماندگان کو خوب تھکا دیا! انکا تذکرہ اُمت کیلئے موجب رنج و غم ہے اور سلاطین کے لئے باعث طعنہ ۔

حضرۃ علیؓ سے حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے متعلق پوچھا گیا ۔ آپ نے فرمایا ۔ یہ دونوں حضرات ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جن کی حضرۃ موسیٰؑ نے دعا کی تھی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے تھے ۔

عبد الرحمٰن بن ابزیؓ کے صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ تھے حضرۃ علیؓ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے جنازے کے پیچھے چل رہے تھے اور حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ جنازہ کے آگے تھے ۔ حضرۃ علیؓ فرمانے لگے یہ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت آگے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے جماعت نماز پڑھنے والے کی تنہا نماز پڑھنے والے پر لیکن انکے مزاج میں سہولت ہے لوگوں کیلئے سہولت پسند کرتے ہیں

حضرۃ علیؓ نے فرمایا حضرۃ ابو بکرؓ بہت آہ کرنے والے اور رقیق القلب تھے اور حضرۃ عمرؓ خالص اعتماد رکھتے تھے لہذا حق تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خلوص کا معاملہ کیا ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علیؓ نے منبر پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرۃ ابوبکرؓ تھے وہ بھی تشریف لے گئے تیسرے درجہ پر حضرۃ عمرؓ تھے وہ بھی رخصت ہوئے ان کے بعد اب فتنوں سے سابقہ پڑ گیا۔ خدا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

حضرۃ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرۃ علیؓ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص بتاؤں۔ حاضرین نے عرض کیا ہاں بتائیے آپ نے فرمایا حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ ہیں۔

عبد خیرؓ سے مروی ہے کہ حضرۃ علیؓ نے فرمایا سب انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام میں بہترین طریق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرۃ ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی اور آپکی سنت پر چلے اور باقی لوگوں میں سب سے اچھے طریق پر ان کی وفات ہوئی اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل تھے۔ انکے بعد حضرۃ عمرؓ خلیفہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرۃ ابوبکرؓ کی اتباع کی اور انکی سنت پر چلے، باقی لوگوں میں سب سے اچھے طریق پر وفات پائی اور حضرۃ عمرؓ اس امت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابوبکرؓ کے علاوہ سب سے افضل ہیں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا امت محمدیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ سب سے افضل ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں اور بعض روایات میں ہے کہ تیسرے درجہ میں حضرۃ عثمانؓ ہیں۔

حضرۃ علیؓ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہؓ نے پھر کہا اے باپ تیسرے درجہ میں آپ ہیں حضرۃ علیؓ نے جواب دیا اے بیٹے تمہارا باپ تو عام مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہے جو اجر ان کے لئے ہے وہی اس کے لئے ہے اور جو مؤاخذہ ان سے ہوگا وہی مؤاخذہ اس سے ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علیؓ کا ان لوگوں کی تردید کرنا جو حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کو بُرا کہتے ہیں

یا حضرۃ علیؓ کو اُن پر فوقیت دیتے ہیں۔

حضرۃ علقمہؓ نے کوفہ کے منبر پر ہاتھ مار کر کہا کہ حضرۃ علیؓ اس منبر پر وعظ فرما رہے تھے۔ اثنائے تقریر میں فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اشخاص حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ پر مجھے فوقیت دیتے ہیں اگر میں پہلے ممانعت کر دیتا تو ضرور اسکی سزا دیتا لیکن بغیر اعلان کے قبل سزا دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر کسی شخص نے آئندہ یہ خیالات ظاہر کئے اور میرے رُوبرو پیش کیا گیا تو چونکہ یہ شخص مُفتری ہے لہذا اسکو مُفتری کی سزا دی جائیگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر واللہ اعلم کون ہے۔ اسلئے ان کے بعد ہم نے نئی نئی باتیں کھڑی کر دیں جن میں حق تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرمائے۔

محبّت اور عداوت میں حد سے نہ بڑھنا چاہیئے ممکن ہے کہ دوست دشمن ہو جائے اور دشمن دوست ہو جائے (اور تمہیں اس کے باعث ندامت اور شرمندگی اٹھانی پڑے) حضرۃ علیؓ کو معلوم ہُوا کہ عبداللہ بن سبا اُنکو حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ پر فوقیت دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اسکے قتل کا ارادہ کر لیا ہے۔ جب آپ سے کہا گیا کہ ایسا شخص جو آپ سے محبّت رکھتا ہے اور آپکو افضل سمجھتا ہے آپ اسکو قتل کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا واللہ! جس شہر میں میں ہوں یہ وہاں نہیں رہ سکتا اور اسکو شہر بدر کر دیا۔

حضرۃ علیؓ کوفہ میں ایک دن فیصلہ کر رہے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے خیرالناس! میرے معاملہ میں غور کیجیئے واللہ! میں نے آپ سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا اس شخص کو سامنے پیش کرو۔ وہ سامنے حاضر ہُوا۔ حضرۃ علیؓ نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کیا تم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ اور اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ تو نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا ہے تو صرف تنبیہ و تہدید کرتا۔ لیکن جب ایسا نہیں تو جو چاہے کہتا پھر۔

سوید بن علقمہؓ سے مروی ہے کہ میں ایک مجمع پر سے گذرا جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تنقیص کر رہے تھے۔ میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ بعض شیعہ کے پاس سے گذر ہوا جو شیخینؓ کا ذکر کر رہے تھے اور انکی تنقیص کر رہے تھے۔ اگر وہ یہ نہ سمجھتے کہ آپ انکے ہم خیال ہیں اور اس خیال کو پوشیدہ رکھتے ہیں تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا خدا کی پناہ! میں اور انکی نسبت خوبی اور بھلائی کے سوا کچھ بھی دل میں رکھوں۔ اس شخص پر خدا کی لعنت جو انکے متعلق خوبی اور بھلائی کے علاوہ کوئی خیال پوشیدہ رکھے۔ یہ دونوں حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور وزیر تھے۔ پھر آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے نکلے اور منبر پر چڑھ گئے، آپکے آنسو ڈھلک رہے تھے اور داڑھی ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی اور اسکو دیکھ رہے تھے (اور داڑھی سفید ہو گئی تھی) جب لوگ جمع ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ مختصر خطبہ پڑھا اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو سرداران قریش کو جو مسلمانوں کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے ایسے الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے میں بری ہوں، جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اور انکے اس قول کی سزا دینے والا ہوں۔ اس ذات پاک کی قسم! جس نے دانہ کو شق کیا اور ہر ذی روح کو پیدا کیا۔ مومن پرہیزگار ہی ان سے محبت کرتا ہے اور فاجر ردی ہی ان سے کینہ رکھتا ہے۔ ان دونوں حضرات نے صدق و وفا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ساتھ دیا۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور سزائیں دیتے تھے اور جو کچھ کرتے تھے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سے ہرگز تجاوز نہ ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات کی رائے کے برابر کسی کی رائے نہ سمجھتے تھے اور ان جیسی محبت بھی کسی سے نہ فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش تشریف لے گئے اور مسلمان بھی ان سے خوش رہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لئے حضرۃ ابو بکرؓ کو اپنا نائب بنایا۔ جب حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو بلالیا تو مسلمانوں نے حضرۃ ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا اور زکوٰۃ ان کے حوالہ کی اسلئے کہ زکوٰۃ اور نماز کا اسلام میں ایک درجہ ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لئے اپنا قائم مقام بنایا تو زکوٰۃ لینے میں بھی آپ کے قائم مقام ہونگے)

بنو عبد المطلب میں میں پہلا شخص تھا جس نے ان کے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں۔ بعض لوگ اسکو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بعض کا زکوٰۃ دینا بھی کافی ہے خدا کی قسم! آپ باقی لوگوں میں سب سے افضل اور نرم دل، رحیم اور متقی اور متقدم الاسلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو نرمی اور رحم دلی میں حضرۃ میکائیلؑ کے ساتھ تشبیہ دی اور عفو و وقار میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام سے۔ حضرۃ ابو بکرؓ آخر وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت پر چلتے رہے اور اپنے بعد حضرۃ عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔ اس معاملہ میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ کچھ لوگ حضرت عمرؓ کی خلافت سے ناخوش تھے اور میں ان لوگوں میں تھا جو خوش تھے۔ واللہ! حضرۃ عمرؓ اسوقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ ناپسند کرنے والے بھی انکو پسند نہ کرنے لگے۔ حضرۃ عمرؓ نے ہر کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابو بکرؓ کی اتباع کی اور انکے آثار پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طرح چلے جیسے بچہ اپنی ماں کے نشانات قدم پر چلتا ہے ۔ واللہ! حضرت عمرؓ باقی لوگوں میں سب سے بہتر اور نرم دل اور رحیم اور ظالم کے مقابلہ میں مظلوم کی مدد کرنے والے تھے حق تعالیٰ نے انکی زبان پر حق بات جاری کر رکھی تھی ۔ جب بولتے تو ہم سمجھتے ایک فرشتہ ہے جو عمرؓ کی زبان سے بول رہا ہے ۔ حق تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے اسلام کی وجہ سے اسلام کو عزت دی اور انکی ہجرت کو دین کی مضبوطی کا باعث بنایا ۔ اور مومنوں کے قلوب میں انکی محبت اور کافروں اور منافقوں کے دلوں میں انکی ہیبت پیدا کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمن پر سختی اور بدخلقی میں انکو حضرۃ جبرائیلؑ کے ساتھ تشبیہ دی اور غیظ و غضب میں حضرۃ نوح علی نبینا و علیہ السلام کے ساتھ ۔ کیا تمہارے پاس ان جیسا کوئی ہے؟ کوئی شخص بغیر ان سے محبت کئے اور بغیر انکی اتباع کئے انکے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا ۔ جو شخص ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے ، اور میں اس سے بری ہوں ۔ اگر میں پہلے اسکی ممانعت کر دیتا تو اس وقت سخت سزا دیتا ۔ البتہ جو شخص آئندہ اس خیال کا میرے پاس لایا جائیگا اسکو وہ سزا ملے گی جو مفتری کو ملنی چاہیے ۔

کوفہ میں ایک شخص حضرۃ علیؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا جو شیخینؓ کو برا کہتا تھا حضرۃ علیؓ نے اپنے غلام سے فرمایا اے قنبر! اسکی گردن اڑا دو ۔ اس شخص نے عرض کیا آپ میری گردن کیوں اڑواتے ہیں ، میں تو آپ ہی کی وجہ سے ان پر غصے ہو رہا ہوں ۔ حضرۃ علیؓ نے کہا یہ کیونکر ؟ اس شخص نے عرض کیا میں ایک غریب آدمی ہوں جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میسر نہیں ہوئی اور نہ یہ معلوم کہ حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کا رتبہ حضور کے یہاں کیا تھا اور تمہارے یہاں انکی کتنی عظمت ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

البتہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا جو اکثر آپ کے پاس آتے جاتے ہیں وہ آپکو ان دونوں سے افضل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ انہوں نے ظلماً آپکی حق تلفی کی اور پہلے خود خلیفہ بن گئے حضرت علیؓ نے پوچھا کیا تو ان لوگوں کو جانتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا نام نہیں جانتا، مگر ہاں صورت دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا، واللہ! خدا اور رسول کے حکم سے یہ دونوں مجھ سے پہلے خلیفہ بنے اور مجھ پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا۔ اور اگر تو اپنی عزت اور شیخینؓ کی نسبت اپنی کم علمی کا اعتراف نہ کرتا تو میں اسوقت تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر غلام سے فرمایا اے قنبر! نماز کے لئے منادی کردو اور ظہر کا وقت تھا لوگ جمع ہوگئے۔ حضرت علیؓ نے اوّل نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور حق تعالیٰ شانہٗ کی کماحقہٗ حمد وثناء کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جیسا چاہیئے تھا درود و سلام بھیجا اور مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا، حق جل شانہٗ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے وقت بھیجا جب کہ اسلام پرانا ہوگیا اور دین کی رونق جاتی رہی تھی اور کفر کی وجہ سے ظلمت پھیل گئی تھی اور لوگ زمانۂ جاہلیت کی گمراہیوں میں پڑے ہوئے بتوں کی عبادت اور مورتیوں کی تعظیم کرتے تھے اور اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا انکار کرتے تھے۔ ایسے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک اللہ ذات پاک کے سوا کوئی معبود نہیں لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھٹلایا اور کہا أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے آپکی تصدیق کی اور میں اسوقت بچہ ہی تھا اپنے آپکو بھی نہیں بچا سکتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش اور آپکے گھر میں رہتا تھا اس حالت میں حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہے، لوگوں سے لڑتے جھگڑتے رہے اور انکو ڈراتے دھمکاتے لیکن خود انکے ڈرانے سے نہ ڈرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور امورِ دین کو کھلم کھلا کرتے اور اپنے ایمان کو نہ چھپاتے ۔ حتیٰ کہ قریش کہنے لگے کہ ابنِ ابی قحافہ تو مجنون ہو گیا ۔ اسلام کے لئے ابو بکرؓ ہی احق اور اولیٰ تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے زائد کسی سے محبت نہ تھی اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سے زائد صاحبِ اکرام کوئی نہیں اور نہ کوئی شخص دنیا و آخرت میں ابو بکرؓ سے بہتر اور افضل ہے ۔ بعض لوگ مجھے شیخینؓ سے افضل کہتے ہیں، انکے قلوب میں بقیہ نفاق ہے اور اس سے انکا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ہے اور امتِ محمدیہ علیہ التحیۃ میں اختلاف پیدا کرنا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا حال پہلے ہی مجھے بتا دیا تھا اور انکے قتل کا حکم فرما دیا تھا ۔ اور قریب ہی آخر زمانہ میں انکی حکومت ہو گی جس میں خسرانِ نامرادی کی آفت بڑھ جائے گی اور شریر روافض کی تبلیغ کو عروج ہو گا اور ان کے مخالف ذلیل ہونگے حق مٹ جائے گا اور رفض و بدعت اور گناہ و بدکاری کھلم کھلا ہو گی اور دولت سب انکے پاس منتقل ہو جائے گی ۔ عزت انکو حاصل ہو گی اور انکی سوءِ حالی نرم پوشاک اور عمدہ لباس سے بدل جائیگی ، اسوقت جو لوگ علانیہ بھائی بھائی ہوں گے وہ باطن میں دشمن ہونگے ۔ کذب ان کے نزدیک خوبی ہو گا اور بدکاریاں اُن سے ظاہر ہونگی اور باوجود مغلظہ قسموں کے عہد و پیمان کی پرواہ نہ کریں گے اور نقضِ عہد کرینگے قرآن کو بغیر سوچے سمجھے پڑھیں گے اور معارف و علوم کو لغویات سے بدلیں گے ۔ مصاحف کو معطل اور بیکار کر دینگے اور پے در پے معاصی کریں گے ۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب و شتم انکی برائی ، ان لوگوں کا مذاق ہو گا اور صحابہؓ کے ان واقعات کی اتباع کرینگے جنکو حق تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے اس سے مقصود صحابہؓ کی تضحیک اور توہین ہو گا ، یہ باتیں چھوٹا بڑے سے سیکھے گا اور انہی خیالات میں نشو و نما ہو گا ۔ پس سنت مٹ جائیگی اور بدعت کا احیا ہو گا اس زمانہ میں جو شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

متبع سنت ہوگا وہ افضل الشہدا ۔ اور افضل العباد اور افضل المجاہدین ہوگا ان کے لئے بشارت ہے انکی مصیبت کس قدر بڑی ہوگی ۔ اس زمانہ میں بچہ سے زائد بڑا بلا میں مبتلا ہوگا حق تعالیٰ نے ان کے ایمان کو کم کر دیا اور انکے اعمال برے کر دیے جس سے خدا کی زمین ان پر غضب ناک ہوگی اور آسمان بادل نخواستہ انکو سایہ کریگا اور تختہ زمین پر کوئی شخص عنداللہ ان سے زائد مبغوض نہ ہوگا انکی علامات بہت ہیں جن سے یہ پہچانے جا سکتے ہیں ۔ جماعت کا چھوڑنا اور سلف صالحین میں گفتگو کرنا اور نمازوں میں تاخیر کرنا اور سنت کی تردید کرنا اور آثار صحابہؓ کو نہ ماننا اور کفار سے یگانگت، اسوقت انکے سلاطین کا لباس حریر و دیباج ہوگا اور مغنیات کو رکھیں گے حکمتوں کی خرید فروخت کرنا اور دین کا ضائع کرنا اور زنا کو حلال سمجھنا اور سود کھانا اور آزاد کی خرید فروخت اور دین اور متبع سنت کا مذاق اڑانا اور مرگ مفاجات اور بازاروں میں عورتوں کی خرید فروخت اور راستوں کا بند ہونا اور ذمیوں کا حاکم ہونا اور اہل مذہب کی ذلت اور کمینوں کا سوار ہونا اور غریب کا قتل اور غلاموں کا دولت مند ہونا، مخنثوں کی کثرت اور عورتوں کا سوار ہونا، بلند و پختہ عمارتیں بنانا، اہل ہوٰی اور اہل بدعت کی طرف طبیعتوں کا مائل ہونا اور صاحب ثروت کی تعظیم کرنا، اس زمانہ کے علماٗ آسمان کے نیچے رہنے والوں میں سب سے زائد شریر ہونگے، انہی سے فتنہ و فساد نکلے گا اور انکی طرف لوٹ کر جائیگا عالم ملکوت میں انکا نام ارجاس و المااس ہوگا ۔ جب اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محفلوں، مجلسوں اور مسجدوں میں لعنت کی جائیگی اور لوگ اسکو اپنا شعار بنائیں گے تو تو حکمت سینوں سے نکل جائیگی اور ایک سبز و سرخ ہوا نازل ہوگی جس سے حق تعالیٰ انکو بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کر دینگے ۔ لوگوں نے عرض کیا اے امیرالمومنینؓ اگر ہم اس زمانہ کو پائیں تو کیا کریں ؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا ایسے رہنا جیسے حضرت عیسیٰؑ کے رفقا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہنے اور صبر کرنا، اور جس راستہ پر ہم ہیں اس پر استقامت سے قائم رہنا اور حق تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اور صحابہؓ کی محبت کا حکم فرمایا ہے، تم اس پر جمے رہنا اور روافض کے پاس اُٹھنا بیٹھنا چھوڑ دینا، ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا کہ جنگلوں میں چلے گئے اور مشقتوں کو برداشت کیا۔ اور مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ حق اور سنت پر مرنا، بدعت اور عصیان کی حیات سے بدرجہا بہتر ہے۔

خوب سمجھ لو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ہیں، پھر عثمان ذوالنورینؓ اور پھر مَیں ہوں۔ مَیں نے تمہارے رُوبرُو اور تمہاری پیٹھ پیچھے یہ صاف صاف کہہ دیا، اب تمہیں مجھ پر حُجّت کی گنجائش نہیں۔ اور مَیں اللہ بالا و برتر سے اپنے اور تمہارے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔

وہ احادیث جو حضرت علیؓ کے فضائل میں

حضرت عمرؓ سے مروی ہیں

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جنگِ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کل ایسے شخص کو جھنڈا دُونگا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ شخص حملہ آور ہے، پیچھے ہٹنے والا نہیں، حق تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دینگے حضرت جبرائیلؑ اسکے دائیں جانب ہونگے اور حضرت میکائیلؑ اسکے بائیں جانب ہونگے۔ یہ شب ہر مسلمان نے اس خواہش میں گذاری کہ وہ شخص مَیں ہوں۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں نظر نہیں آتے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انکو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علیؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے قریب ہو، وہ قریب ہو گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آنکھوں میں تھوکا اور آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے ملا۔ اور حضرۃ علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایسے اٹھے کہ گویا آنکھ دُکھنے ہی نہ آئی تھی۔

حضرۃ عمرؓ نے فرمایا، تین فضیلت ہیں اگر ان میں سے ایک بھی میرے لئے ہو تو مجھے سُرخ اونٹوں (ہر نعمت) سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرۃ علیؓ کا حضرۃ فاطمہؓ سے نکاح، اور حضرت علیؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں رہنا، کہ مسجد سے حالتِ جنابت میں گُزرنا جیسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز تھا، حضرت علیؓ کے لئے بھی جائز تھا، اور جنگِ خیبر میں حضرۃ علیؓ کو جھنڈا دینا۔

حضرۃ عمرؓ نے ایک شخص کو حضرۃ علیؓ کو گالی دیتے ہوئے سنا تو فرمایا، میرے خیال میں تو منافق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرۃ علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے اس طرح قائم مقام ہو جیسے ہارون ؑ حضرۃ موسیٰ ؑ کے قائم مقام تھے لیکن چونکہ میرے بعد نبوت ختم ہو گئی لہذا تم نبی نہ ہو گے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو حضرۃ علیؓ کو عورتوں اور ضُعفاء کی خبر گیری کے لئے مدینہ چھوڑ دیا۔ منافقین نے طعنہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بُزدلی کے باعث انکو چھوڑا۔ جب حضرۃ علیؓ کو یہ معلوم ہوا تو تلوار وغیرہ لے کر چلا آئے اور مقامِ حرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے اور عرض کیا کہ منافقین کا یہ خیال ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تردید کی اور فرمایا تم بمنزلہ ہارون ؑ کے ہو۔ جب حضرۃ موسیٰ ؑ میقات کو جاتے وقت حضرۃ ہارون ؑ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنا نائب بنا گئے تھے ایسے ہی میں تمہیں اپنا نائب بنا کر لڑائی کے لئے جا رہا ہوں حضرۃ ہارونؑ حضرۃ موسیٰؑ کی غیبت میں نبی تھے، اب چونکہ نبوّت ختم ہو چکی لہٰذا تم میری عدم موجودگی میں نبی نہ ہو گے بلکہ صرف میرے قائم مقام ہو گے۔ اور حضرۃ علیؓ کو واپس کر دیا۔ اس حدیث شریف سے حضرۃ علیؓ کا مستحقِ خلافت ہونا معلوم نہیں ہوتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرۃ علیؓ کو حضرۃ ہارونؑ کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور حضرۃ ہارونؑ حضرۃ موسیٰؑ کے بعد ان کے خلیفہ نہیں ہوئے بلکہ حضرۃ موسیٰؑ کے وصال سے چالیس سال قبل انکا وصال ہو گیا تھا۔ البتہ حضرۃ علیؓ کے خلیفہ نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ حضرۃ ہارونؑ میقات کے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ ہوئے ایسا ہی تم بھی زمانہ سفر میں میرے خلیفہ ہو اور جیسے ہارونؑ حضرۃ موسیٰؑ کے بعد انکے خلیفہ نہیں ہوئے ایسا ہی تم بھی میرے بعد خلیفہ نہ ہو گے۔

جب وفدِ ثقیف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم اسلام لے آؤ ورنہ حق تعالیٰ میری طرف سے ایسا شخص بھیجے گا جو تمہاری گردنیں اڑا دیگا اور تمہارے بچوں کو قید کر یگا اور تمہارے مال و دولت کو چھینے گا۔ حضرۃ عمرؓ فرماتے ہیں میں نے اس روز کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی اور میں اپنا سینہ باہر نکال کر بار بار سامنے آتا تھا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ارشاد فرما دیں کہ وہ شخص یہ ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرۃ علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ شخص یہ ہے وہ شخص یہ ہے۔

دو شخص حضرۃ عمرؓ کے پاس آئے اور پوچھا باندی کی طلاق کے متعلق آپکی کیا رائے ہے؟ کچھ لوگ حلقہ بنائے ہوئے کھڑے تھے ان میں ایک شخص تھا جس کے سر کے اگلے حصہ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بال نہ تھے۔ حضرت عمرؓ اُس کے پاس گئے اور پوچھا مملوکہ کی طلاق میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا "دو طلاق ہوگی" ان میں سے ایک شخص بولا آپ امیر المومنین ہیں اسلئے ہم آپکے پاس آئے اور طلاق مملوکہ کا مسئلہ پوچھا اور آپ نے ایک دوسرے شخص سے پوچھ کر جواب دیا اور اس شخص نے آپ سے بات بھی نہ کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کم بخت! جانتا بھی ہے یہ کون ہیں۔ یہ علیؓ بن ابی طالب ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان و زمین ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور علیؓ کے ایمان کے ہم وزن بوجھ دوسرے میں' تو علیؓ کا ایمان جھکا رہے گا۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کے متعلق ارشاد فرمایا جس کا میں آقا ہوں اُسکا علیؓ بھی آقا ہے۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب غدیر خُم (نامِ جگہ) پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بُلایا اور انکا ہاتھ پکڑ کر حاضرین سے فرمایا "کیا میں مومنوں کو اُنکی اپنی جان سے زیادہ عزیز نہیں"؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں، پھر فرمایا یہ میرا مولیٰ ہے اور ہر اس شخص کا سردار ہے جس کا میں سردار ہوں اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ (اے اللہ! جو علیؓ سے دوستی رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو شخص علیؓ سے دشمنی رکھے تو بھی اسکو دوست نہ رکھ)

حضرت عمرؓ حضرت علیؓ سے ملے اور کہا مبارک ہو آج تم ہر مومن مرد و عورت کے دوست بن گئے (حضرت اسامہؓ نے کسی بات پر حضرت علیؓ سے کہہ دیا تھا "تم میرے آقا نہیں بلکہ میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں" اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا اور مقصود حضرت اسامہؓ کو تنبیہ کرنا تھا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ احادیث جو حضرت عمرؓ کے فضائل میں

حضرت علیؓ سے مروی ہیں

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللھم اعز الاسلام بعمرؓ بن الخطاب (اے خدا! اسلام کو عمرؓ بن الخطاب کی وجہ سے قوت اور نصرت دے۔)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب شہر مداین کو حق تعالیٰ نے فتح کرایا تو حضرت عمرؓ نے دسترخوان کے لئے حکم فرمایا اور دسترخوان مسجد میں بچھائے گئے، سب سے اول حضرت حسنؓ لپک کر آئے اور کہا اے امیرالمومنینؓ! مال غنیمت سے میرا حق دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے فراخی اور مکرمت کی دعا دی اور ان کے لئے ایک ہزار کا حکم دیا۔ حضرت حسنؓ لوٹ گئے اور حضرت حسینؓ آئے اور کہا اے امیرالمومنینؓ! مال غنیمت سے میرا حصہ دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے انکو بھی دعا دی اور ان کے لئے بھی ایک ہزار کا حکم دیا، یہ بھی لوٹ گئے۔ اور حضرت عمرؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ آئے اور کہا اے امیرالمومنینؓ! مال غنیمت سے میرا حصہ دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے انکو بھی دعا دی اور ان کے لئے پانچ سو کا حکم فرمایا۔ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا اے امیرالمومنینؓ! میں ایک طاقتور آدمی ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تلوار چلائی جبکہ حسنؓ و حسینؓ بچے ہی تھے اور مدینہ کی گلیوں میں گھسٹتے پھرا کرتے تھے آپ نے انکو ایک ایک ہزار دیئے اور مجھ کو پانچ سو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں دیئے، تو بھی جا کر ان جیسے ماں باپ، ان جیسے نانا و نانی، ان جیسے چچا و پھوپھی، ان جیسے ماموں و خالہ لا (تو تجھے بھی ایک ہزار مل جائیں گے) اور تو ہرگز نہیں لا سکتا اس لئے کہ حضرت علیؓ انکے باپ ہیں اور حضرت فاطمہؓ انکی ماں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انکے نانا ہیں اور حضرۃ خدیجۃ الکبرٰی انکی نانی ہیں۔ حضرۃ جعفرؓ ان کے چچا تھے اور حضرۃ اُمِّ ہانیؓ انکی پھوپھی اور حضرۃ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرۃ ابراہیمؑ انکے ماموں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادیاں حضرۃ رُقیہؓ اور حضرۃ اُمِّ کلثومؓ انکی خالہ۔ حضرۃ علیؓ نے جب یہ سُنا تو کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے عمرؓ بن الخطاب اہلِ جنت کے لئے چراغ ہیں۔ حضرۃ عمرؓ کو جب اسکی خبر ہوئی تو کچھ صحابہؓ کو لے کر حضرۃ علیؓ کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرۃ علیؓ گھر سے نکلے، حضرۃ عمرؓ نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے کہ عمرؓ بن الخطاب اہلِ جنت کا چراغ ہے۔ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا "ہاں" حضرۃ عمرؓ نے کہا مُجھے ایک رقعہ لکھ دو"۔ حضرۃ علیؓ نے یہ لکھ کر آپکو دیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم هذا ما ضمن علیؓ بن ابی طالب لعمرؓ بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرائیلؑ عن اللہ عز وجل ان عمرؓ بن الخطاب سراج اهل الجنۃ فی الجنۃ ۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو علیؓ بن ابی طالب نے عمرؓ بن الخطاب سے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بواسطہ حضرۃ جبرائیلؑ رب العزت والجلال کا یہ ارشاد بیان فرمایا ہے کہ عمرؓ بن الخطاب اہلِ جنت کا چراغ ہے۔)

حضرۃ عمرؓ نے اس پرچہ کو لیا اور اپنے کسی صاحبزادہ کو دے کر فرمایا میرے مرنے کے بعد جب غسل وکفن وغیرہ سے فارغ ہوجاؤ تو اسکو میرے ساتھ کفن میں لپیٹ دینا تاکہ میں اپنے پروردگار کے سامنے اسکو لیکر حاضر ہوں۔ جب حضرۃ عمرؓ کا وصال ہوا اور تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو وہ پرچہ آپکے کفن میں لپیٹ دیا اور آپکو دفن کردیا۔

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ بن الخطاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے غضب سے بچا کرو جب عمرؓ غصے ہوتا ہے تو اسکی وجہ سے حق تعالیٰ غضب نازل فرماتا ہے

حضرت عمرؓ کے اقوال حضرت علیؓ کے مناقب میں اور

بعض مسائل میں حضرت علیؓ کی رائے کی طرف رجوع کرنا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اثنائے خطبہ میں فرمایا کہ علیؓ بن ابی طالب ہم سے زاید خوبی کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور اُبیّ بن کعبؓ قرآن سب سے اچھا پڑھتے ہیں ۔ ایک مجنونہ عورت نے زنا کیا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر کی گئی ۔ حضرت عمرؓ نے اسکو رجم کرانا چاہا تو حضرت علیؓ نے کہا اے امیر المومنینؓ ! کیا آپ نے نہیں سُنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تین شخص مرفوع القلم ہیں مجنون ہوش میں آنے تک ، اور بچہ بالغ ہونے تک ، اور سونے والا بیدار ہونے تک پھر حضرت عمرؓ نے اس مجنونہ کو چھوڑ دیا ۔

حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک حاملہ عورت پیش کی گئی ۔ حضرت عمرؓ کے دریافت کرنے پر اس نے بدکاری کا اقرار کیا جس پر حضرت عمرؓ نے اسکے رجم کا حکم فرمایا ۔ راستہ میں حضرت علیؓ نے اس عورت کو دیکھ کر پوچھا اسکا معاملہ کیا ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ امیر المومنینؓ نے اس کے لئے سنگساری کا حکم فرمایا ہے ۔ حضرت علیؓ نے اسکو واپس کر دیا اور جا کر حضرت عمرؓ سے پوچھا کیا آپ نے اسکو رجم کا حکم کیا ؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا ہاں ، اسنے میرے سامنے بدکاری کا اقرار کیا حضرت علیؓ نے کہا آپکی یہ دلیل اس عورت پر چل سکتی ہے اور اسکے پیٹ میں جو بچہ ہے آپ اسکو کس دلیل سے قتل کرتے ہیں اور شاید آپ نے اسکو ڈرایا دھمکایا ہے ؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا ہاں یہ تو ہوا ہے ۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ نے نہیں سُنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو شخص مصیبت اور بلا کے بعد اقرار کرے اس پر حد نہیں اور مُقیّد، محبوس اور مُکرَہ کا اقرار معتبر نہیں۔ حضرۃ عمرؓ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور فرمایا عورتیں علیؓ بن ابی طالب جیسا جننے سے عاجز ہیں، اگر آج علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔

حضرۃ عمرؓ کی خدمت میں ایک عورت پیش کی گئی جو پیاس سے بیتاب ہو کر ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے پانی مانگا۔ چرواہے نے جب تک کہ اپنے پر اسکو قدرت نہ دی پانی پلانے سے انکار کیا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ حضرۃ عمرؓ نے اس عورت کے رجم کے متعلق مشورہ کیا۔ حضرۃ علیؓ نے کہا میرے خیال میں یہ مضطرّہ ہے لہذا اسکو چھوڑ دینا چاہیئے اور حضرۃ عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

حضرۃ عمرؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر کی گئی جس نے عدت میں نکاح کر لیا تھا حضرۃ عمرؓ نے ان میں تفریق کرا دی اور مہر بیت المال میں داخل کر دیا اور فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک نکاح کو رَد کر دوں اور اسکا مہر جائز رکھوں اور فرمایا کہ آئندہ کبھی یہ دونوں نکاح نہ کریں۔ جب حضرۃ علیؓ کو یہ معلوم ہوا تو فرمایا اگرچہ لوگ سنت سے ناواقف ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ عورت کو حلال سمجھا ہے اس لئے مہر دینا ہوگا اور ان دونوں میں تفریق کر دیجائیگی۔ بعد انقضاءِ عدّۃ دوسروں کی طرح یہ بھی پیغام دے سکتا ہے۔ حضرۃ عمرؓ نے وعظ کہا اور فرمایا امورِ جاہلیت کو سُنّت کے مطابق کرنا چاہیئے اور حضرۃ علیؓ کے قول کی طرف رجوع کیا۔

حضرۃ عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ مملوک کس قدر نکاح کر سکتا ہے؟ اور حضرت علیؓ سے کہا اَے یمنی چادر والے! تمہارے سے سوال کرنا مقصود ہے۔ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا "دو نکاح کر سکتا ہے"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم ایک لڑکے کے جنازہ پر تھے۔ حضرۃ علیؓ نے اس لڑکے کے باپ سے کہا اسکی ماں سے ابھی جماع نہ کرنا۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا کیوں اسکی کیا وجہ؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا، تاکہ حمل نہ ٹھہر جائے پھر وہ بچہ اپنے بھائی کی میراث کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ اسکا وارث نہیں ہوگا۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا اَے خدا! جس پیچیدہ مسئلہ میں حضرۃ علیؓ کی رہنمائی نہ ہو میں اُس سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک شخص نے حضرۃ علیؓ کے ظلم کی چارہ جوئی کی اس وقت حضرۃ علیؓ، حضرۃ عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ حضرۃ عمرؓ نے انکی طرف دیکھا اور کہا اے ابوالحسن! یہاں سے اُٹھو اور اپنے حریف کے پاس بیٹھو۔ حضرۃ علیؓ اُٹھ کر اپنے حریف کے پاس بیٹھ گئے۔ جب بحث ختم ہوئی اور وہ شخص چلا گیا تو حضرۃ علیؓ پھر اپنی جگہ آ بیٹھے۔ حضرۃ عمرؓ نے حضرۃ علیؓ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھ کر پوچھا اے ابوالحسن! کیا بات ہے تمہارا چہرہ مُتغیر دیکھ رہا ہوں کیا یہ بات تمہیں بُری معلوم ہوئی؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا ہاں اے امیرالمومنینؓ۔ حضرۃ عمرؓ نے پوچھا یہ کیوں؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا اسلئے کہ آپ نے میرے حریف کے سامنے مجھے کُنیت سے پکارا آپکو میرا نام لے کر کہنا چاہیئے تھا کہ اے علیؓ! اُٹھو اور اپنے حریف کے پاس بیٹھو۔ حضرۃ عمرؓ نے حضرۃ علیؓ کا سر پکڑا اور پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لے کر فرمایا میرے باپ تم پر قربان! تمہارے سبب سے حق تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی اور تمہارے ہی سبب سے ظلمات سے نکال کر روشنی میں پہنچایا۔

حضرۃ عمرؓ نے اثناءِ وعظ میں فرمایا اگر ہم تم سے نیک کاموں کو چھوڑ کر منکرات کرائیں تو بتاؤ تم کیا کرو گے۔ حضرۃ عمرؓ نے یہ فقرہ تین مرتبہ کہا۔ پھر حضرۃ علیؓ کھڑے ہوئے اور کہا اے امیرالمومنینؓ! اس وقت ہم آپ سے توبہ کرائیں گے اگر آپ نے توبہ کر لی تو ہم اسکو قبول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر بیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر توبہ نہ کی تو کیا کرو گے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا اسوقت ہم آپ کو قتل کر دینگے۔ حضرت عمرؓ نے کہا الحمدللہ! ابھی اس اُمت میں ایسے شخص موجود ہیں کہ اگر ہم کجروی اختیار کریں تو وہ راہ راست پر لے آدیں۔

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اے ابوالحسن! مجھے کوئی نصیحت کرو۔ حضرت علیؓ نے کہا اپنے یقین کو شک مت بناؤ اور اپنے علم کو جہل نہ بناؤ اور اپنے گمان کو حق نہ سمجھو کہ دُنیا میں سے تمہارا حصہ وہ بھی ہے جو تم نے اللہ کی راہ میں چلتا کر دیا اور تقسیم کر کے برابر کر دیا اور پہن کر پُرانا کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اثناءِ وعظ میں فرمایا، زیادہ ڈر مجھے اس امر کا ہے کہ ایک بے گناہ مسلمان کو پکڑ کر اسکا گوشت اس طرح جلایا جائیگا جیسے اونٹوں کا گوشت بھونا جاتا ہے۔ لوگ کہیں گے کہ یہ شخص مجرم ہے لیکن وہ بالکل بے قصور ہوگا۔ حضرت علی منبر کے پاس بیٹھے تھے اُٹھے اور کہا اے امیرالمومنینؓ! یہ کب ہوگا؟ پھر خود ہی بولے یہ اُسوقت ہوگا جب آفتیں کھڑی ہو جائیں گی اور نخوت پیدا ہو جائیگی اور فِتن اس طرح پلیسا کرینگے جیسے چکی دانہ کو پیستی ہے اور جیسے آگ لکڑیوں کو خاک کر دیتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا "اے علیؓ! یہ کب ہوگا"؟ حضرت علیؓ نے کہا یہ اسوقت ہوگا جب لوگ دنیا کی خاطر تجربے کریں گے اور علم سیکھیں گے لیکن عمل کی نیت نہ ہوگی اور دنیا کو آخرت کے ذریعے سے کما دیں گے

سب نے سفید کپڑوں میں احرام باندھا اور حضرت عقیلؓ بن ابی طالب نے گلابی چادروں میں احرام باندھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا تمہیں بھی خلاف کرنے کی حرص ہے لوگ سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں تو آپ نے سُرخ پہنے۔ حضرت علیؓ نے کہا کوئی ہمیں سُنت کی اتباع بتانے والا نہیں رہا۔ "حضرت عمرؓ نے جواب دیا سچ کہتے ہو، سچ کہتے ہو"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ عمرؓ حج کر رہے تھے کہ ایک شخص سامنے آیا جس کی آنکھ کسی نے پھوڑدی تھی۔ حضرۃ عمرؓ نے پوچھا "تیری آنکھ کس نے پھوڑی۔ اس شخص نے جواب دیا۔ "حضرۃ علیؓ نے" حضرۃ عمرؓ نے فرمایا "خیر تیری آنکھ اللہ کے واسطے جاتی رہی" اس کے سوا نہ اس سے واقعہ پوچھا اور نہ وجہ دریافت کی۔ یہ شخص ابھی وہیں تھا کہ حضرۃ علیؓ آگئے اور کہنے لگے یہ شخص اثناءِ طواف میں بیت اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا اس لئے مَیں نے اسکی آنکھ پھوڑ دی۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا اے علیؓ! تم نے ناحق خُدا کے نُور کو ضائع کیا۔

قریش کے کچھ لوگ حضرۃ عمرؓ کے پاس جمع ہوئے ان میں حضرۃ علیؓ بھی تھے اور شرف و بزرگی کا ذکر تھا اور حضرۃ علیؓ خاموش بیٹھے تھے۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا اے ابوالحسن! تم کو کیا ہوا خاموش کیوں ہو؟ حضرت علیؓ اسوقت بولنا نہیں چاہتے تھے لیکن جب حضرۃ عمرؓ نے کہا کہ نہیں، ضرور بولنا پڑیگا تو حضرۃ علیؓ نے کہا۔

فی کل معترك تزیل سیوفنا فیھا الجماجم عن فراخ الھام

اللہ اکرمنا بنصر نبیہ وفیا اعز شرائع الاسلام

و یزورنا جبرئیل فی ابیاتنا بغرائض الاسلام و الاحکام

فنکون اول مستحل حلہ و محرم للہ کل حرام

جب حضرۃ علیؓ کا کلام ختم ہوگیا تو حضرۃ عمرؓ نے کہا اے میرے بھتیجو! کیا تم اسکی گواہی دوگے؟ وہ دونوں خاموش ہوگئے اور اپنے باپ (حضرۃ علیؓ) کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا "گواہ بن جاؤ اور مَیں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

اہل نجران اپنی کتاب سرخ چمڑے میں رکھے ہوئے حضرۃ علیؓ کے پاس لائے۔ اور عرض کیا کہ ہم آپکو اس مکتوب کی قسم دیتے ہیں جس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اس سفارش کی قسم دیتے ہیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی کہ ہم کو ہماری اراضی واپس کر دیجائیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا "حضرت عمرؓ زیادہ واقف اور تجربہ کار ہیں۔"

عاصم بن جعدؒ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اگر حضرت عمرؓ کو کبھی کسی بات پر طعنہ دیتے دیتے تو آج دیتے۔

(ف) اہل نجران حضرت علیؓ کی سفارش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جزیرۂ عرب میں رہتے تھے اور ان سے ایک معاہدہ لکھا گیا تھا جس کو حضرت علیؓ نے لکھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں انکو جزیرۂ عرب سے خارج کر دیا۔ اسوقت اہل نجران حضرت علیؓ کے پاس وہ پرانا معاہدہ لے کر آئے اور چاہتے تھے کہ پھر وہیں واپس ہو جائیں مگر حضرت علیؓ نے انکار کر دیا۔

شعبیؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؓ کوفہ میں آئے تو فرمایا جس گرہ کو حضرت عمرؓ نے باندھا ہو میں اسکو نہیں کھول سکتا۔

حضرت علیؓ اونی چادر اوڑھے ہوئے گھر سے نکلے اور کہنے لگے یہ کپڑا میرے بھائی، میرے دوست میرے ہمراز اور میرے مخلص امیرالمومنینؓ نے مجھے پہنایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک حسین لڑکے کو دیکھا جو قریب البلوغ تھا اور اس کی زلفیں بھی تھیں اور سر پر بال بھی۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اسوقت شک میں تھا کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ پھر اس سے بھی زائد خوبصورت لڑکے پر گذر ہوا جو حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے ان سے کہا خدا تمہیں اس لڑکے سے محفوظ رکھے جو تمہارے پاس بیٹھا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ میرا لڑکا عثمانؓ ہے میں نے اسکا نام حضرت عثمانؓ کے نام پر رکھا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے اپنے بعض بچوں کے نام حضرۃ عمرؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرۃ عباسؓ کے نام پر بھی رکھے ہیں بلکہ آقائے دوجہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر بھی نام رکھا ہے۔ اور حسنؓ وحسینؓ اور محسنؓ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی انکا عقیقہ کرایا اور انکے سر کے بال اُتروا کر اسکے ہم وزن چاندی صدقہ کرائی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے بموجب انکی ناف کاٹی گئی اور ختنہ کرائی گئیں۔

حضرۃ علیؓ کا حضرۃ عمرؓ کی رائے کی طرف رجوع کرنا

قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نے ایک شخص کو قتل کیا پھر اقرار کرلیا۔ حضرۃ عمرؓ نے اسکے متعلق فیصلہ کیا اور اسکے اقرار کی وجہ سے عاقلہ (کنبہ) سے دیت دلانے سے انکار کیا۔ حضرۃ علیؓ نے کہا اے امیر المومنینؓ! جب یہ تسلیم کر رہا ہے تو اسکو سچا سمجھنا چاہیئے۔ حضرۃ عمرؓ نے کہا اسکا اسوقت الاقرار اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا امیر المومنینؓ! (وفقک اللہ) آپ ہم سے ہر خبر میں سبقت لے جاتے ہیں۔

حضرۃ علیؓ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کہ مالک کے انتقال کے بعد اُمِ ولد (وہ باندی جس سے مالک کی اولاد ہو) آزاد ہو جاتی ہے۔ میری اور حضرۃ عمرؓ کی ایک رائے تھی لیکن اب میرے نزدیک وہ مملوکہ ہی رہے گی۔ عبیدہ سلمانی نے کہا اختلاف کی صورت میں ایک کی رائے سے آپکی متفقہ رائے اَولیٰ ہے۔

عبداللہ بن محیریزؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرۃ عمرؓ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب نماز ختم ہو گئی تو داہنی طرف کے لوگ کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے کوڑا سے اشارہ کر کے انکو بٹھایا۔ جب حضرت علیؓ کے پاس پہنچے (وہ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے) تو ان سے کہا اے علیؓ! واللہ! مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نماز سے منع فرمایا ہے۔

حضرت علیؓ کا اپنی صاحبزادی اُمّ کلثومؓ کا حضرت عمرؓ سے نکاح کرنا

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے حضرت اُمِّ کلثومؓ سے نکاح کے متعلق کہا تو حضرت علیؓ نے جواب دیا میرا اسے بنی جعفر کو دینے کا خیال ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھ سے نکاح کردو، واللہ! اسکی ددھیال میں کوئی میرے برابر اسکا خیال نہ رکھے گا۔ پھر حضرت علیؓ نے انکا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ حضرت عمرؓ مسجد میں آئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے نکاح کے لئے آراستہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کس سے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا حضرت علیؓ کی صاحبزادی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی اُمِّ کلثومؓ سے۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ بجز میرے تعلق اور نسب کے ہر تعلق اور نسب ختم ہو جائیگا۔ پس میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی تعلق ہو جائے حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا مَیں اُمِّ کلثومؓ کو تمہارے پاس بھیج دوں گا تاکہ تم اسکی صغر سنّی کو دیکھ لو اور حضرت اُمّ کلثومؓ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت اُم کلثومؓ نے کہا، میرے باپ (حضرت علیؓ) تم سے کہتے ہیں کیا تمہیں یہ لباس پسند ہے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا "ہاں پسند ہے"۔ پھر حضرت علیؓ نے انکا نکاح کر دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چالیس ہزار درہم مہر میں دیئے۔

(ف، حدیث میں لفظ حُلّہ (چادر) ہے اور چادر لباس میں داخل ہے اور حق تعالیٰ نے عورتوں کو بھی لباس کہا ہے۔ لہٰذا اس مناسبت سے یہاں چادر سے مراد عورت ہوئی۔

مروی ہے کہ جب حضرت اُمِ کلثومؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئیں اور حضرت عمرؓ نے انکا نقاب اٹھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے چھوڑ، اگر تو امیر نہ ہوتا تو ضرور چپت مارتی

مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے عذر کیا کہ اُمِ کلثومؓ چھوٹی بچی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر زندہ رہی بڑی ہو جائے گی۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میرے علاوہ اسکے دو بڑے بھائی اور بھی ہیں مجھے ان سے بھی مشورہ لینا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ منتظر رہے اور حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور تنہائی میں لیجا کر حمد و ثنا کے بعد ان سے کہا، حضرت عمرؓ تمہاری بہن کے لئے پیغام دیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ میرے سوا اس کے دو بڑے اور ہیں اور میں نے بغیر تم سے مشورہ کئے نکاح کرنا مناسب نہ سمجھا۔ حضرت حسینؓ خاموش رہے اور حضرت حسنؓ بولے اور حمد و ثناء کے بعد کہا اے باپ! حضرت عمرؓ جیسا کون ملے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے خوش تشریف لے گئے، پھر خلیفہ ہوئے تو عمل و انصاف کیا۔ حضرت علیؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے تمہارے بغیر بات پکی کرنا مناسب نہ سمجھا پھر فرمایا اُمِ کلثومؓ کو بلاؤ۔ ام کلثومؓ بلائی گئی تو ایک بچی ایک کرتہ پہنے ہوئے آئی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بیٹی! میں عمرؓ بن الخطاب کے پاس تھا۔ انہوں نے مجھ سے ایک چیز مانگی اب تم انکے پاس جاؤ، سلام کہنا اور کہنا کہ مجھ کو میرے باپ نے آپکے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکی حاجت پوری کر دی۔ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ انکا کرتہ اتاریں لیکن انہوں نے کرتہ چھڑا لیا اور واپس ہو گئیں اور والد ماجد سے جا کر کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہارا پیغام حضرۃ عمرؓ کو پہنچا دیا۔ تم نے مجھے اس لئے بھیجا تھا تاکہ حضرۃ عمرؓ مجھے خریدلیں۔

حضرۃ علیؓ نے فرمایا نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہیں

حضرۃ ام کلثومؓ نے کہا آپ نے مجھ سے اجازت کیوں نہیں لی۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا اگر تم بڑی ہوتیں تو تم سے اجازت لیتا لیکن آج تمہارا معاملہ میرے اختیار میں ہے۔

مروی ہے کہ حضرۃ عمرؓ کے حضرت ام کلثومؓ سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام زید رکھا۔ عبدالملک سے کسی نے کہا یہ شخص حضرۃ عمرؓ کا بھی صاحبزادہ ہے اور حضرۃ علیؓ کی بھی اولاد ہے۔ عبدالملک کو اپنی سلطنت کا خوف ہوا اور اس نے انکو زہر دے دیا۔

حضرۃ علیؓ کا ارشاد حضرۃ عمرؓ کی وفات کے بعد

حضرۃ عمرؓ کے وصال کے بعد جب ان پر چادر ڈال دی گئی تو حضرۃ علیؓ نے کہا حق تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کہ میری خواہش ہو کہ اس جیسے اعمال لے کر خدائے تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں اور مجھے امید ہے کہ حق تعالیٰ آپکے دوستوں (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابوبکر صدیقؓ) سے ملا ئیگا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے "میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے" "میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ گئے)"۔

اے عمرؓ بن الخطاب (رحمک اللہ) تم آیات اللہ کے عالم تھے، تمہارے سینہ میں حق کی عظمت تھی، تم صرف خدا سے ڈرتے تھے اور دین میں لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرتے تھے تم حق کے لئے سخی تھے اور باطل کے لئے بخیل اور دنیا سے بھوکے اور آخرۃ سے سیر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے کہ جب حضرۃ علیؓ کو حضرت عمرؓ کی وفات کا حال معلوم ہوا تو غسل کر کے گھر سے نکلے سلام کیا اور سر جھکا لیا، پھر سر اٹھایا اور فرمایا حضرۃ عمرؓ پر نوحہ کرنیوالی نے کیا خوب کہا ہے، آہ عمرؓ! ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو شفا دی (سیاست خوب کی) آہ عمرؓ! پاک وصاف کم گناہوں کے ساتھ دنیا سے تشریف لے گئے آہ عمرؓ! سنت کو ساتھ لے گئے اور فتنہ فساد کو چھوڑ گئے۔ اسکو کیا معلوم یہ محض الفاظ ہیں جو اسکی زبان سے نکل گئے۔ واللہ! حضرۃ عمرؓ خیر کی طرف تشریف لے گئے اور شر وفساد سے دُور ہو گئے۔

حضرۃ حسنؓ اور حضرۃ حسینؓ کے فضائل میں

احادیث اور حضرۃ عمرؓ کا ارشاد

حضرۃ علیؓ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھ کر پہچان لی اور اس سے کہا یہ زرہ میری ہے فلاں دن گر گئی تھی۔ یہودی نے جواب دیا نہ معلوم تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے چلو، ہمارا تمہارا فیصلہ قاضی مسلمین کرینگے اور دونوں قاضی شریح کے پاس گئے۔ جب انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا تو اپنی جگہ ان کے لئے چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرۃ علیؓ بیٹھ گئے اور شریح کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اگر میرا حریف مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ تمہارے سامنے بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے کہ یہود کو اپنے برابر مت بٹھاؤ اور نہ انکے مریضوں کی عیادت کرو اور نہ انکے جنائز کے ساتھ جاؤ اور اگر تمہیں کہیں یہ مل جائیں تو اُن پر راستہ تنگ کر دو۔ اگر یہ گالی دیں تو انکو مارو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اگر یہ ماریں تو انکو قتل کردو، پھر فرمایا میں نے اپنی زرہ اس یہودی کے پاس دیکھی اور پہچان لی۔ حضرۃ شریحؒ نے یہودی سے کہا تو کیا کہتا ہے۔ یہودی نے جواب دیا میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ حضرت شریحؒ نے کہا امیرالمومنینؓ! آپ سچے ہیں واللہ جیسے آپ فرماتے ہیں یہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن پھر بھی دو گواہ کا ہونا ضروری ہے۔ حضرۃ علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو بلایا، اس نے شہادت دی۔ پھر اپنے صاحبزادے حضرۃ حسینؓ کو بلایا، انہوں نے شہادت دی۔ حضرت شریحؒ نے عرض کیا میرے نزدیک بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں قبول نہیں کرنی چاہیئے حضرۃ علیؓ نے فرمایا میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے حضرۃ عمرؓ سے یہ حدیث سُنی ہے کہ حسنؓ و حسینؓ جوانان اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ شریحؒ نے جواب دیا ہاں سُنی ہے۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا کیا تم اہلِ جنت کے سردار کی شہادت قبول نہیں کرتے اسکی سزا میں چالیس دن تک تمہارا بانقیاعہ کا تبادلہ کرتا ہوں۔ اور زرہ یہودی کے حوالہ کر دی یہودی نے دل میں سوچا، امیرالمومنینؓ میرے ساتھ قاضی کے یہاں آئے اور قاضی نے انکے خلاف فیصلہ کیا اور وہ اس پر رضامند ہو گئے اور کہا بے شک یہ زرہ آپکی ہے فلاں دن آپکے خاکی رنگ کے اونٹ سے گر گئی تھی اور میں نے اٹھالی تھی اور کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا یہ زرہ بھی تمہاری ہے اور یہ گھوڑا بھی تمہارا، اور اس کے لئے سات سو درہم وظیفہ مقرر کر دیا۔ پھر یہ شخص ہمیشہ حضرۃ علیؓ کے ساتھ رہا اور جنگِ صفین میں مقتول ہو گیا۔

حضرۃ حسینؓ فرماتے ہیں کہ حضرۃ عمرؓ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ میں ان کے پاس گیا

عہ کوفہ کے قریب کوئی جگہ ہے

17511

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور کہا میرے باپ کے منبر سے اُتر جاؤ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم! یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں۔ پھر پوچھا تمہیں یہ کس نے سکھایا مَیں نے جواب دیا، کسی سے نہیں۔ اسکے بعد فرمایا تم ہمیشہ ہمارے پاس آیا کرو۔ مَیں ایک دن انکے پاس گیا تو وہ معاویہؓ سے تنہائی میں گفتگو کر رہے تھے اور ابن عمرؓ دروازہ پر تھے یہ دیکھ کر واپس چلا آیا۔ پھر ایک دن حضرة عمرؓ ملے تو فرمایا ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہم سے ملتے رہا کرو۔ مَیں نے عرض کیا مَیں آپکے پاس حاضر ہوا لیکن آپ معاویہؓ سے تنہائی میں گفتگو کر رہے تھے۔ اور ابن عمرؓ دربان تھے۔ حضرة عمرؓ نے فرمایا کیا تم ابن عمرؓ جیسے ہو۔ کیا حق تعالیٰ کے سوا کسی اور نے ہمارے سروں پر بال اگائے؟ جب تم آؤ تمہیں اوروں کی طرح اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

ایک مرتبہ لوگ چادریں اوڑھے ہوئے پھر رہے تھے اور حضرة عمرؓ مسجد میں حجرہ شریف اور منبر کے درمیان بیٹھے تھے۔ لوگ آکر انکو سلام کر رہے تھے اور دعائیں دے رہے تھے کہ حضرة حسنؓ اور حضرت حسینؓ لوگوں کو پھلانگتے ہوئے حضرة فاطمہؓ کے گھر سے نکلے (حضرة فاطمہؓ کا گھر وسطِ مسجد میں تھا) دونوں حضرة عمرؓ کے سامنے تھے اور انکے پاس ان چادروں میں کی چادر نہ تھی۔ حضرة عمرؓ کہنے لگے خدا کرے یہ کپڑے تقسیم کرنا مجھے مبارک ہو۔ لوگوں نے عرض کیا اے امیر المومنینؓ! کیوں؟ آپ نے تو اپنی رعیت کو بہت عمدہ پوشاک پہنائی۔ حضرة عمرؓ نے فرمایا اسلئے کہ یہ دو لڑکے جو ابھی پھلانگتے ہوئے آئے۔ انکے پاس ان میں سے چادر نہیں۔ یہ بچے ہیں اور چادریں ان سے بڑی ہیں۔ پھر داہنی طرف جو شخص بیٹھا تھا اس سے جھک کر فرمایا (حضرة حسنؓ وحسینؓ کے لئے دو چادریں بھیج دو۔ اس نے دو چادریں بھیج دیں اور آپ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو پہنا دیں۔

جب حضرت عمرؓ نے رجسٹر مرتب کیئے تو لوگوں کے وظائف مقرر کرنے کا ارادہ کیا اور پوچھا کہ ابتدا کس سے کروں؟ لوگوں نے عرض کیا امیر المومنینؓ! اپنے سے شروع کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے خوب یاد دلایا۔ بنو ہاشم سے ابتدا کی اور حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کے لئے پانچ پانچ سو دینار وظیفہ مقرر کیئے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ (حضرت) حسنؓ بیمار ہیں کیا انکی عیادت کرو گے؟ حضرت زبیرؓ بہانہ کرنے لگے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا معلوم بھی ہے بنو ہاشم کی عیادت فرض ہے اور انکی ملاقات سنت ہے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا تمہارے باپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد مجھے تم سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

حضرت عمرؓ کی شہادت اور مجلس شوریٰ کا انعقاد

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا غلام ابولؤلؤ حضرت عمرؓ کے پاس آیا (یہ روم کا باشندہ اور نصرانی تھا) اور کہا امیر المومنینؓ! مغیرہؓ سے کہہ دیجئے کہ جو روپیہ مجھ سے لیتا ہے اس میں کچھ کم کر دے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم سے کیا لیتا ہے؟ اس نے جواب دیا چار درہم۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارا کیا پیشہ ہے؟ اس نے جواب دیا چکی چلانا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا سے ڈر اور اپنے آقا سے خلوص کے ساتھ پیش آ۔ ابولؤلؤ حضرت عمرؓ کے پاس سے غصہ میں بھرا ہوا نکلا اور کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا "احمق ہے"۔ حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہؓ کو بلایا اور فرمایا خدا سے ڈرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جن کو خدا نے تمہارا دست نگر کیا ہے انکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اس غلام نے ایک چھری تیار کی جس کی دو نوک تھیں اور موٹھ درمیان میں تھی اور حضرۃ عمرؓ کے پاس آیا۔ حضرۃ عمرؓ اسوقت صبح کی نماز کے لئے صفوں کو سیدھا کرا رہے تھے اور فرما رہے تھے تمہارے کندھے آگے پیچھے نہ ہوں، کبھی تمہارے قلوب میں یہی تفرقہ پڑ جائے۔ اور آپ پر نو وار کئے اور آپکے ساتھ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ وہیں مسجد میں شہید ہو گئے۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا اس کتے کو پکڑ لو، اس نے مجھے قتل کر دیا۔ حضرۃ عمرؓ کو اٹھا کر گھر لے گئے۔ سورج نکلنے کے قریب تھا اور ابھی لوگوں نے صبح کی نماز نہ پڑھی تھی اس لئے حضرۃ عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے اقتدا کی انہوں نے سورج نکلنے کے خوف سے قل ہو اللہ اور اذا جاء نصر اللہ پڑھی

حضرۃ عمرؓ کے پاس سب سے پہلے حضرۃ علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ پہنچے۔ حضرۃ ابن عباسؓ نے کہا "امیر المومنینؓ! جنت کی بشارت ہو۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا کیا تم اسکی گواہی دو گے؟ (گویا آپ خرید و فروخت کر رہے تھے) حضرۃ ابن عباسؓ نے حضرۃ علیؓ کے مونڈھا مار کر کہا تو بھی گواہ بن اور میں بھی گواہ ہوں۔ حضرۃ عمرؓ نے حضرۃ ابن عباسؓ سے پوچھا "یہ کیوں کر" حضرۃ ابن عباسؓ نے کہا اسلئے کہ آپ کا اسلام باعثِ عزت تھا اور آپکی امارت انصاف تھی اور آپکی موت شہادت سے ہوئی۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا واللہ! اسکی وجہ سے تم مجھ کو عزیز نہ سمجھو اگر حق تعالیٰ نے اپنا رحم نہ فرمایا تو عمرؓ ہلاک ہو جائیگا۔

حضرۃ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرۃ عمرؓ کا سر میری گود میں رکھا تھا، آپ نے فرمایا میرے سر کو زمین پر رکھ دو۔ میں نے عرض کیا آپکا سر نیچے رکھنا مجھ پر شاق ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا تجھے تیری ماں رووے رکھ دے۔ پھر فرمایا لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے سلام کے بعد پوچھو کہ کیا یہ کام تمہارے مشورہ سے ہوا ہے؟ (حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں) مَیں باہر گیا۔ اور لوگوں کو یہ پیغام سنایا۔ انہوں نے جواب دیا ہماری خواہش ہے کہ آپکے بدلے میں ہمارے ماں باپ چلے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آج جیسا سخت دن ہم پر نہیں گزرا۔ مَیں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور ان تک یہ فقرے پہنچا دیے۔ آپ نے فرمایا دیکھو کیا میرے قاتل کا پتہ لگایا ہے؟ مَیں نے عرض کیا ہاں مغیرہؓ بن شعبہ کا غلام ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ! کوئی مسلمان میرے ظلم کا شاکی نہیں، ایک مشرک ہے جس کے آقا کو مَیں اس پر احسان کرنے کے لئے کہہ چکا تھا۔ لوگ اندر چلے گئے اور حضرت عمرؓ نے نبیذ مانگی آپکو نبیذ پلائی جو خون میں مل کر زخم سے نکل گئی۔ حرث بن کلدہ ثقفی ایک طبیب تھا وہ آیا اور کہا دودھ پلاؤ آپکو دودھ پلایا وہ بھی خون آلود نکلا۔ حرث نے کہا جو کچھ کہنا ہو یا عہد وغیرہ لینا ہو وہ کہہ لیجئے۔ پھر لوگوں نے عرض کیا کہ خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مَیں زندگی اور موت دونوں حالت میں اس بوجھ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے عرض کیا مسلمان عبد اللہ بن عمرؓ سے راضی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آلِ عمرؓ میں سے کوئی خلافت کے قریب گیا تو تباہ ہو جائیں گے اور مَیں ان کے لئے کیسے بد فالی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا آپ ہمیں مشورہ کیوں نہیں دیتے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا مشورہ دینے میں کچھ حرج نہیں۔ قریش کے سردار جن کے جنتی ہونے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی ہے سات ہیں۔ حضرت عثمانؓ بن عفان۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف۔ حضرت سعدؓ بن زید۔ لوگوں نے عرض کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنینؓ! ان میں سے اپنی رائے متعین کیجئے۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا حضرۃ عثمانؓ سے تو اس لئے رکتا ہوں کہ وہ اپنے کنبہ کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں اور حضرۃ علیؓ کی طبیعت میں مذاق ہے اور حضرۃ زبیرؓ مومن الرضا اور کافر الغضب ہیں اور طلحہؓ میں نخوت ہے۔ اور حضرۃ سعدؓ میں بدخلقی اور سختی ہے۔ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف مالدار بہت ہیں گویا اس امت کے قارون ہیں۔ یہ سب ایک گھر میں تین روز تک مشورہ کریں۔ ان ایام میں صہیبؓ نماز پڑھائے اور عبداللہ بن عمرؓ وزیر و مشیر رہے اسکے ذمہ اور کوئی کام نہ ہو۔ اور کثرت الرائے پر عمل کر لیا جائے اگر پانچ کی رائے متحد ہو جائے اور ایک خلاف ہو تو اسکو چھوڑ دینا۔ اور اگر چار کی رائے متحد ہو اور دو مخالف، تب بھی ان دونوں کو چھوڑ دینا اور اگر تین ایک طرف ہوں اور تین ایک طرف تو عبداللہ بن عمرؓ کو حکم بنا لینا اور جس فریق کے موافق طے ہو جائے دوسرے فریق کی رائے کو چھوڑ دینا۔ پھر ابن عمرؓ سے فرمایا حضرۃ عائشہؓ کے پاس جاؤ سلام کہنا اور کہنا کہ جو جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابو بکرؓ کے درمیان آپ نے اپنے لئے چھوڑ رکھی ہے عمرؓ اسکی آپ سے درخواست کرتا ہے۔ حضرۃ عبداللہؓ کہتے ہیں میں عائشہؓ کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن عمرؓ ہے۔ پھر پوچھا کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا حضرۃ عمرؓ کو خون آلود چھوڑ کر آیا ہوں، وہ آپ سے اس جگہ کی درخواست کرتے ہیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابو بکرؓ کے درمیان اپنے لئے چھوڑ رکھی ہے حضرۃ عائشہؓ نے پوچھا حضرۃ عمرؓ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا مغیرہؓ بن شعبہ کے غلام نے انکو زخمی کر دیا۔ حضرۃ عائشہؓ نے کہا واللہ! میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرۃ ابو بکرؓ کے درمیان میرے سوا اور کوئی مدفون ہو۔ لیکن جب حضرۃ عمرؓ نے مجھ سے خواہش کی ہے تو بہت اچھا۔ میں واپس چلا آیا۔ حضرۃ عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے جواب دیا کہ انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دی۔ حضرۃ عمرؓ نے فرمایا حق تعالیٰ جزائے خیر دے! لیکن میرے مرنیکے بعد پھر پوچھ لینا اگر اسوقت بھی اجازت دے دیں توفبہا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان بقیع میں دفن کردینا۔

حضرۃ عمرؓ کے وصال کے بعد ہم جنازہ کو لے گئے اور حضرۃ عائشہؓ کے دروازہ پہ پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ حضرۃ عمرؓ کا جنازہ ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ وفات کے بعد پھر آپ سے پوچھ لیں۔ حضرۃ عائشہؓ نے کہا واللہ! جو جگہ میں انکو دے چکی اب اسکو واپس نہ لوں گی۔ پھر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے حضرۃ ابوبکرؓ! تمہارا دوست عمرؓ تمہارے پاس زیارت کے لئے آیا ہے۔

مدینہ میں اسوقت ایسا زلزلہ آیا کہ ہمیں آبادی کے منہدم ہونیکا خطرہ ہوگیا جب تیسرے دن عصر کا وقت ہوا تو صہیبؓ ہمارے پاس آئے اور پوچھا تم نے کیا کیا؟ ہم نے جواب دیا ابھی کچھ نہیں کیا۔ صہیبؓ نے کہا اس ذات پاک کی قسم! جس نے عمرؓ کی روح کو قبض کیا آج مغرب سے زیادہ اس معاملہ میں دیر نہ ہوگی، اس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔ جب لوگ تواریں سنبھال لیں گے تو تم کیا کر سکو گے جو کچھ کرنا ہے ابھی کرلو۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ نے اصحاب شوریٰ سے کہا تم مجھے اجازت دو کہ میں خلافت سے دست بردار ہوجاؤں اور تم میں سے ایک کو اللہ اور رسول کے لئے چھانٹ لوں۔

حضرۃ علیؓ نے کہا اگر اور ساتھی راضی ہوجائیں تو میں سب سے پہلے منظور کرتا ہوں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے متعلق فرمایا ہے کہ تم زمین وآسمان میں امین ہو، دیگر حضرات بھی اس پر راضی ہوگئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ عبدالرحمٰنؓ نے کہا سعدؓ! تم اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ مَیں اور تم اسکے اہل نہیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ! تم بھی اسکو چھوڑ دو۔ پھر کبھی آپ حضرۃ عثمانؓ کا ہاتھ پکڑتے اور کبھی حضرۃ علیؓ کا حتّٰی کہ حضرۃ عثمانؓ سے بیعت کر لی۔

حضرۃ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اصحابِ شوریٰ سے فرمایا کہ اگر تم نے گنجے کو حاکم بنایا تو اگرچہ وہ تلوار گردن میں ڈالے رکھے پھر بھی تمہیں راہِ راست پہ نہیں چلا سکتا۔ مَیں نے عرض کیا وہ خود بھی جانتا ہے لہٰذا اسکو حاکم نہ بنائیے پھر فرمایا اگر مَیں خلیفہ مقرر کردوں تو مجھ سے بہتر (حضرۃ ابوبکرؓ) نے خلیفہ مقرر کیا ہے اور اگر مَیں ایسے ہی چھوڑ دوں تو مجھ سے بہتر (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایسا ہی کیا ہے یعنی میرے لئے دونوں امر کی گنجائش ہے۔

حضرۃ حسنؓ سے روایت ہے کہ جب حضرۃ عمرؓ زخمی ہوئے تو انہوں نے چھ آدمیوں کی مجلسِ شوریٰ منعقد کی۔ جب حضرۃ عمرؓ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کو ان میں کلام ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مَیں مقاماتِ قیامت میں جس جگہ ہوں گا میرا ہاتھ علیؓ کے ہاتھ میں ہوگا، اور مجھ سے فرمایا اے عمرؓ! جب عثمانؓ بن عفان رات کو سوتے ہیں تو آسمان کے تمام فرشتے ان کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ صرف عثمانؓ کے لئے ہے؟ فرمایا ہاں اس لئے کہ وہ گناہ اور خطا کرنے میں ربّ العالمین سے حیا کرتا ہے۔ اور طلحہؓ بن عبداللہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور رات ٹھنڈی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کجاوہ گر گیا آپ نے فرمایا اے اللہ! جو شخص

ع اس سے مراد آپکے صاحبزادہ حضرۃ عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی سواری سے اُتر کر میری سواری کو درست کرے تو اس سے ایسا راضی ہو جس کے بعد کبھی غصّے نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا کہ طلحہؓ اسی وقت اُترے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کجاوہ کو درست کرکے واپس کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے طلحہؓ! یہ جبرائیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ طلحہؓ سے کہہ دیجئے اس ذات پاک کی قسم جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبوۃ عطا کی، قیامت کی ہر مصیبت میں مَیں تمہارے ساتھ رہوں گا اور زبیرؓ بن العوام ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے اور چہرہ مبارک پر مکھیاں گر رہی تھیں جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے حضرت زبیرؓ برابر مکھیوں کو ہٹاتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا اے زبیرؓ! یہ جبرائیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں اُس ذات پاک کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبوۃ عطا کی، مَیں قیامت کے دن تمہارے چہرے سے دوزخ کی لپٹ کو دُور رکھوں گا۔

عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دن حضرت عائشہؓ کے گھر تھے کہ حضرت فاطمہؓ مع حضرۃ حسنؓ وحسینؓ کے حاضر ہوئیں اور یہ تینوں رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "میرے بچے کیوں رو رہے ہیں"؟ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت کیا اور تم کیوں رو رہی ہو؟ حضرۃ فاطمہؓ نے کہا ان بچوں پر ترس کھا کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! مجھے اور میرے بچوں اور میری لڑکی فاطمہؓ کو جنت کا کھانا کھلا۔ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دروازہ کھولا تو عبدالرحمٰنؓ بن عوف تھے اور ان کے ہاتھ میں حلوے کا پیالہ اور دو روٹیاں تھیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جن کے درمیان زیتون تھا حضرت عبدالرحمٰنؓ نے انکو پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ ہدیہ ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب نے اسکو پیٹ بھر کر کھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰنؓ! جنت تو تمہاری طرف سبقت کر رہی ہے لیکن حق تعالیٰ تمہاری دنیا میں بھی برکت عطا فرمائے!

اور سعد بن ابی وقاصؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد کی لڑائی میں تیرہ دفعہ انکو تیر ٹھیک کرکے دیا پھر فرمایا تیر پھینک! تجھ پر میرے ماں و باپ فدا ہوں ۔ جو شخص انکو بھی بُرا کہتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے ۔

جب حضرۃ عمرؓ کا وصال ہوا تو انکی تجہیز و تکفین کے بعد حضرت ضحاک بن قیسؓ کی بہن حضرۃ فاطمہؓ کے یہاں اہلِ شوریٰ کا اجتماع ہوا (حضرۃ فاطمہؓ بہت نیک عورت تھیں لوگ اکثر انکے یہاں جمع ہوتے تھے) حضرت عبدالرحمٰنؓ سب میں بڑے تھے اوّل انہوں نے گفتگو شروع کی اور مناسب حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے جماعتِ حاضرین! میری ایک رائے ہے تم بھی اس پر غور کرلو، اوّل خاموشی سے سُن لو تاکہ معلوم ہوجائے اور سمجھ میں آجائے، ضعیف جو سیدھی راہ چلے اس قوی سے بہتر ہے جو کج رَو ہو، اور ایک گھونٹ پانی جو ضرورت کے وقت پیاس بجھائے اس شیریں کثیر پانی سے بہتر ہے جس سے ہیضہ ہوجائے تم علماء ہو، قوم کے مقتداء اور ملجاء ہو، اختلاف میں پڑ کر اپنی چھری کو ٹھنڈا مت کرو اور اپنی تلواروں کو دشمن سے نہ روکو جس سے وہ تم پر سرکش ہوجائیں اور تمہارے اعمال میں نقصان آئے، ہر گھر کے لئے ایک امیر ہوتا ہے جس کے کہے پر سب چلیں اور اسکی مخالفت سے ڈریں، اپنے میں سے کسی کو اپنا کام حوالہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کردو اور جس پر بھروسہ ہو اپنا بوجھ لاد دو، نرمی سے چلو تاکہ مطلوب تک پہنچ جاؤ تمہاری نیات تمہارے علم سے تجاوز نہ کریں اور تمہارے اعمال تمہاری نیات سے متجاوز نہ ہوں مختصر بات زیادہ بکواس سے بہتر ہے، دشمن اور بدبخت کی اگرچہ وہ قریب ہو اطاعت نہ کرو اور یہ ہار (خلافت) ایسے شخص کو پہناؤ جو مصائب کے وقت قوی رہے اور بھید میں امانتدار ہو، وہ تم سے راضی ہو اور تم اس سے راضی ہو اور تم میں سے مختار اور پسندیدہ ہو، اور تم مفسد ناصح کی اطاعت نہ کرو اور مُرشد معاون کی مخالفت نہ کرو۔ مَیں اس پر بات ختم کرتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے دعاءِ مغفرت کرتا ہوں۔

پھر حضرت عثمانؓ بولے، فرمایا جمیع محامد اس ذات پاک کے لئے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا اور ان کے لئے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہر قریب و بعید پر انکی مدد کی۔ حق تعالیٰ نے انکو نور بنا کر بھیجا اور ہمیں خواہشات کے تموج اور دشمنوں کے اختلاف کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی توفیق دی اور ہمیں اپنے فضل سے آئمہ بنایا اور اپنی اطاعت کے لئے امیر بنایا، یہ معاملہ ہم سے متجاوز نہ ہو اور بجز ہمارے کوئی شریک نہ ہو، مگر جو شخص حق سے انجان ہو اور راستہ سے بھٹک گیا ہو۔ اگر تمہاری مخالفت کی گئی اور تمہاری بات رد ہو گئی تو مَیں سب سے پہلے تمہاری بات پر ہاں کرونگا اور اسکو قبول کرونگا۔ مَیں اپنے اس قول پر کفیل اور ضامن ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے دعاءِ مغفرت کرتا ہوں۔ اور تمہاری مخالفت سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر حضرت زبیرؓ بولے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا حق تعالیٰ کے لئے پکارنے والا جاہل نہیں ہوتا اور اس پر ہاں کرنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ خواہشات کے بڑھنے کے وقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جانوں کا محافظ ونگہبان ہے۔ اگر حدودِ شرعیہ متیقن نہ ہوتیں اور فرائضِ خداوندی متعین نہ ہوتے، راحت وحیات ہوتی اور موت نہ ہوتی تو امارت اور حکومت سے بھاگنا اور بچنا باعثِ نجاۃ اور عصمت ہوتا لیکن حق تعالیٰ نے ہم پر اجابتِ حق اور افشاءِ سنّت کو واجب کر دیا ہے تاکہ ہم گمراہی میں نہ پڑیں اور زمانہ جاہلیت کی طرح پھر گمراہ نہ ہوں جو کچھ تم کہوگے میں اسکو قبول کرونگا اور تمہارے حکم کی اتباع کرونگا والحمد للہ رب العالمین

پھر حضرۃ سعدؓ بن ابی وقاص بولے کہ جمیع محامد اس ذات پاک کے لئے ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا میں اس ذات پاک کی اس لئے حمد کرتا ہوں کہ اس نے مجھ کو گمراہی سے نجاۃ دی اور گمراہی پر متنبہ کیا، جو شخص محفوظ رہا اس نے ہدایتِ خداوندی کے باعث فلاح پائی۔ اور جس کی نجاۃ ہوگئی وہ خدا کے رحم و فضل سے کامیاب ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تشریف لانے سے راستے منور اور درست ہوگئے اور حق واضح ہوگیا اور باطل بتمامہ مٹ گیا۔ اے حاضرین! تم اہلِ کذب کی باتوں اور متکبرین کی تمناؤں سے بچو۔ ان تمناؤں نے تم سے پہلے ایک قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔ جس امر کے تم وارث ہوئے اور جو چیز تم کو ملی وہ بھی اس کے وارث ہوتے تھے اور انکو بھی یہ ملی تھی پھر حق تعالیٰ نے انکو اپنا دشمن بنالیا اور ان پر لعنت فرمائی۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۝

اور میں اپنے تیر دان کو خالی کرتا ہوں اور اپنا حصہ چھوڑتا ہوں اور حضرۃ طلحہؓ کی نسبت میں ان کے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کیا اور جو کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکی طرف سے ہوا اس پر میں کفیل اور ضامن ہوں۔ اے ابن عوف! یہ معاملہ تمہارے سپرد ہے بشرطیکہ اسچائی اور کوشش بلیغ سے کام لو وعلی اللّٰہ قصد السبیل والیہ الرجوع۔

حضرۃ علیؓ سب سے چھوٹے تھے اس لئے سب کے بعد انکا نمبر آیا، فرمایا تمام محامد اس ذات پاک کے لئے ہیں جس نے ہم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی اور اپنا رسول بنا کر ہمارے پاس بھیجا۔ ہم نبوۃ کا گھرانہ اور حکمت کی کان اور اہل زمین کے لئے امان اور طالب کے لئے نجاۃ ہیں، ہمارا ایک حق ہے اگر وہ دیا گیا تو ہم لے لیں گے اور اگر اس سے روکا گیا تو ہم اونٹوں کی پشت پر سوار ہوں گے اگرچہ طویل سفر کرنا پڑے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی عہد فرما لیتے تو ہم تاحیات اس پر جہاد کرتے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سے کچھ فرما جاتے تو ہم اسکو ضرور پورا کرتے۔ اگرچہ ہمارا گمان ہی ہو لیکن مجھ سے پہلے کوئی شخص دعوۃ حق اور صلہ رحمی کی طرف نہیں بڑھا۔ میری بات سنو اور یہ منظر نہ دکھاؤ کہ اس مجمع کے منتشر ہونے کے بعد اس معاملہ میں تلواریں چلیں اور بدعہدیاں ہوں، حتیٰ کہ ایک فریق تم لوگ ہو اور یا تم میں سے بعض گمراہ لوگوں کے مقتدا رہوں یا جہال کے تابع ہوں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرۃ مسورؓ کہتے ہیں کہ پھر یہ مجمع منتشر ہو گیا۔ حضرۃ عبد الرحمٰنؓ میرے ماموں تھے، صبح کو وہ اپنی رائے ظاہر کرنے والے تھے۔ یہ رات میں نے انہی کے یہاں گزاری جب کچھ حصہ رات گزری تو مجھ سے فرمایا حضرۃ عثمانؓ اور حضرۃ علیؓ کے پاس جا کر انکو بلا لاؤ۔ میں نے پوچھا پہلے کن کو بلاؤں؟ حضرۃ عبد الرحمٰنؓ نے جواب دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس کو دل چاہے۔ میں نے پوچھا، دونوں کو ساتھ بلاؤں یا علیحدہ علیحدہ۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا ساتھ لانا، چونکہ مجھے حضرت علیؓ سے زیادہ محبت تھی اس لئے پہلے انکے پاس گیا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا چلئے میرے ماموں نے آپکو بلایا ہے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا میرے ساتھ کسی اور کو بھی بلایا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کس کو؟ میں نے جواب دیا حضرت عثمانؓ کو۔ حضرت علیؓ نے کہا پہلے کس کو بلایا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے پوچھا تھا کہ پہلے کس کو بلاؤں؟ انہوں نے جواب دیا جس کو دل چاہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ دونوں کو ساتھ لاؤں یا یکے بعد دیگرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں کو ساتھ لانا۔ ہم وہاں سے چلے اور حضرت عثمانؓ کے گھر پر پہنچے حضرت علیؓ باہر ٹھہر گئے اور میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا چلئے میرے ماموں نے آپکو بلایا ہے حضرت عثمانؓ نے پوچھا میرے ساتھ کسی اور کو بھی بلایا ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کس کو؟ میں نے جواب دیا حضرت علیؓ کو۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا پہلے کس کو بلایا ہے میں نے کہا کہ اس کے متعلق حضرت عبدالرحمٰنؓ سے پوچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا جس سے دل چاہے شروع کرنا اور دونوں کو ساتھ لانا اور حضرت علیؓ دروازہ پر موجود ہیں۔ ہم وہاں سے چلے اور پھر دونوں حضرت عبدالرحمٰنؓ کے پاس جا کر انکے سامنے بیٹھ گئے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ نے بہت دیر تک کچھ باتیں کیں پھر فرمایا تمہارے معاملہ کو میں نے الٹ پھیر کیا اور اب میں تم سے پوچھتا ہوں تم مجھے مشورہ دو اور میری اعانت کرو۔ اے علیؓ! کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد و پیمان کے ساتھ کتاب و سنت پر مجھ سے بیعت کرو گے۔ حضرت علیؓ نے کہا اپنی طاقت کے بقدر اور حضرت عثمانؓ نے کہا اے ابو محمد! (کنیت حضرت عبدالرحمٰنؓ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے عہد و پیمان کے ساتھ تم سے بیعت کرتا ہوں۔ حضرۃ عبد الرحمنؓ نے کچھ اور باتیں کیں پھر کہا میں نے تمہارے معاملہ کو واضح کیا اور تم سے بحث کی تم مجھے مشورہ دو اور میری مدد کرو۔ اے علیؓ! کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد و پیمان کے ساتھ مجھ سے بیعت کروگے؟ حضرۃ علیؓ نے کہا اپنی طاقت کے بقدر۔ اور حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا کہ اے ابو محمد میں اللہ و رسول کے عہد و پیمان کے ساتھ کتاب و سنّت پر تم سے بیعت کرتا ہوں حضرۃ عبد الرحمنؓ نے پھر کچھ اور باتیں کیں اور کہا میں نے تمہارے معاملہ میں غور کیا اور تم سے پوچھا تم مجھے مشورہ دو اور میری مدد کرو۔ اے علیؓ! کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان کے ساتھ کتاب و سنّت پر مجھ سے بیعت کروگے؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا اپنی طاقت کے بقدر' اور حضرۃ عثمانؓ نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان کے ساتھ کتاب و سنّت پر تم سے بیعت کرتا ہوں۔ حضرۃ عبد الرحمنؓ نے اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ کر فرمایا جو تم چاہو اور یہ کہنا مناسب نہ سمجھا کہ چلے جاؤ۔ یہ دونوں حضرات کھڑے ہوگئے اور تشریف لے گئے۔ جب صبح کی نماز کا وقت ہوا تو حضرۃ عبد الرحمنؓ نے اپنا عمامہ منگوا کر باندھا اور تلوار گردن میں ڈالی پھر منبر کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ جب حضرۃ صہیبؓ نے نماز ختم کی تو حضرۃ عبد الرحمنؓ منبر کے قریب کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا لوگو! تمہیں وہ کام معلوم ہے جو تم نے میرے حوالہ کیا ہے اور جس میں تم نے میری اطاعت کا عہد کیا ہے۔ چاہیے میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر خود اپنے ہی سے بیعت کرلوں۔ پھر فرمایا، اے عثمانؓ! کھڑے ہو۔ حضرۃ عثمانؓ کھڑے ہوئے۔ اور حضرۃ عبد الرحمنؓ نے پھر دیگر لوگوں نے بیعت کی۔ حضرۃ ابن عباسؓ اور حضرۃ علیؓ ٹھہر گئے۔ حضرۃ ابن عباسؓ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علیؓ سے کہا اے علیؓ! تم دھوکے میں آگئے۔ حضرۃ علیؓ نے کہا کیسا دھوکہ (فاطمہ بنت قیس نے یہ سُن لیا) حضرۃ ابن عباسؓ نے کہا حضرۃ عبدالرحمٰنؓ اپنے لئے اعتماد اور پختگی چاہتے تھے چنانچہ حضرۃ عثمانؓ نے اعتماد ظاہر کر دیا۔ پس حضرۃ عبدالرحمٰنؓ نے جس کو محکم اور مضبوط پایا قبول کر لیا۔ اور ایک ہی بات کو تین مرتبہ تین طریق سے بیان کیا۔

حضرۃ ابووائلؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرۃ عبدالرحمٰنؓ سے پوچھا کہ تم نے حضرۃ علیؓ کو چھوڑ کر حضرۃ عثمانؓ سے کیوں بیعت کی۔ حضرۃ عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا میرا کیا قصور۔ میں نے حضرۃ علیؓ سے ابتدا کی اور ان سے کہا کہ میں تم سے کتاب و سنّت اور سیرۃ شیخینؓ پر بیعت کرتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا جس قدر مجھ میں طاقت ہے۔ پھر میں نے حضرۃ عثمانؓ کے سامنے اسکو پیش کیا انہوں نے منظور کر لیا۔

حضرۃ ابوذرؓ سے مروی ہے جب بیعتِ عثمانؓ کا پہلا دن ہوا اور مہاجرینؓ انصار مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرۃ عبدالرحمٰنؓ کو دیکھا ایک چادر کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور لوگوں میں اختلاف ہو رہا تھا کہ حضرۃ ابوالحسن (میرے ماں باپ ان پر قربان) تشریف لائے جب مجمع نے انکو دیکھا تو سب خوش ہو گئے اور حضرۃ علیؓ فرمانے لگے وہ کلام جس سے لوگ ابتدا کرتے ہیں وہ بات جسکو لوگ بولتے ہیں وہ گفتگو جو لوگ کرتے ہیں۔ سب سے بہتر حق تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل و اولاد پر درود بھیجنا ہے۔ جمیع محامد اس ذات پاک کے لئے جو یکتا ہے، صرف اسی کے لئے دوام و بقا ہے ملک کا وہ تنہا مالک ہے، فخر و بزرگی اور ثنا صرف اسی کے لئے ہے، اسکے جلال کے باعث سب (نام نہاد) معبود اسکے زیر ہیں اور اسکے خوف سے قلوب لرزاں، نہ کوئی اسکا مثل ہے اور نہ کوئی اسکا شریک کوئی مخلوق میں اسکا مشابہ نہیں، ہم اس بات کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گواہی دیتے ہیں جس کی خود اس نے اور اسکی مسلم مخلوق نے گواہی دی لا الٰہ الا اللہ ، نہ اسکی کسی صفت کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے اور نہ کوئی تعریف ہو سکتی ہے جس سے اسکو سمجھا یا جا سکے ، اس نے بادلوں کی رو کو دریاؤں میں بہایا اور بادلوں کو تھوڑی بارش اور زیادہ بارش کے ساتھ بھیجا جس سے میدانوں اور ٹیلوں پر گھاس کا فرش بچھایا اور پھولوں اور مختلف قسم کی گھاسوں کو اگایا ، اور سخت پہاڑوں سے چشمے جاری کئے جو صاف جگہ سے بہتے ہیں جن سے پرندوں اور درندوں اور حشرات الارض اور تمام چوپاؤں اور انسان کی حیات ہے ۔ ہم ان لوگوں میں ہیں جو اسکے دین پر چلتے ہیں کسی دوسرے دین پر نہیں چلتے ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی صفت کی نہ نعت ہے اور نہ حد اور گواہی دیتے ہیں ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پسندیدہ بندے اور برگزیدہ نبی اور رسول تھے ، انکو ہمارے پاس ایسے وقت بھیجا جب لوگ بت پرست اور گمراہی کا مرکز تھے اور خون بہاتے تھے اور اولاد کو قتل کرتے تھے اور راہ گیروں کو ڈراتے تھے ، انکا عیش ظلم تھا اور انکا امن خوف تھا اور انکی عزت ذلت تھی ، حماقت اور ضلالت اور نخوۃ مزید برآں ۔ حق تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب ہمیں گمراہی سے بچایا اور جہالت سے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا ۔

ہم اہل عرب سب سے زائد تنگ معاش ، کریہ المنظر اور بدحال تھے ، ہمارا اچھے سے اچھا کھانا پیاز اور ہمارا عمدہ لباس بالوں کے بنے ہوئے کپڑے اور کھال تھی اور بتوں اور آگ کی پرستش مزید برآں ۔ حق تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں بہتر دین کی ہدایت دی اور مورتیوں کی پرستش سے بچایا ۔ حق تعالیٰ نے انکو شعلۂ نور سے بنایا اور انکے سبب سے مشرق و مغرب کو منور کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا وصال ہو گیا اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ یہ کس قدر بڑی آفت اور مصیبت تھی سب مسلمان اس مصیبت میں شریک ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرۃ ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔

اے مہاجرین! واللہ! جب لوگ مرتد ہونے لگے میں نے اسوقت حضرۃ ابوبکرؓ سے اچھا تلوار پکڑنے والا نہیں دیکھا ۔ حضرۃ ابوبکرؓ ایک ایسی بات پر جم گئے جس کے باعث حق تعالیٰ نے سنتِ رسول کو جو مٹ رہی تھی پھر زندہ کر دیا اور حضرۃ ابوبکرؓ نے فرمایا واللہ! اگر ایک رسی دینے سے بھی انکار کیا تب بھی میں ان سے جہاد کرونگا میں نے حضرۃ ابوبکرؓ کے حکم کو سنا اور انکی اطاعت کی ۔ اور میں سمجھتا تھا کہ میرے لئے یہی بہتر ہے وہ دنیا سے اس لئے فارغ تشریف لے گئے اور میں انکے متعلق یہ خیالات کیسے نہ ظاہر کروں وہ ثانی اثنین تھے اور انکی صاحبزادی ذات النطاقین نے اپنی چادر کا پٹکا بنایا تھا اور دو روٹیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کرتی تھیں ۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے سات شخصوں کو آزاد کیا جن میں تین عورتیں اور چار مرد تھے، سب کو اللہ اور رسول کی وجہ سے تکلیف دی جا رہی تھی اور انہیں میں حضرۃ بلالؓ ہیں ۔ اور حضرۃ ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامانِ سفر دیا انکے پاس اس روز چالیس ہزار درہم تھے جنکو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور انکے ساتھ مدینہ ہجرت کی ۔ پھر عمر فاروقؓ ان کے قائم مقام ہوئے وہ مستعد رہے اور اللہ کے کام میں لومۃ لائم کا خیال نہ کرتے تھے گویا سکینہ اور وقار انکی زبان پر بول رہا ہے ۔ میں کیسے انکے متعلق یہ نہ کہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضرۃ عمرؓ اور حضرۃ ابوبکرؓ پر سہارا لگا رکھا تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۔اور فرما رہے تھے ہم اسی طرح ساتھ زندہ رہیں گے اور اسی طرح مرنے کے بعد ساتھ رہیں گے اور اسی طرح قبور سے اٹھیں گے اور اسی طرح جنت میں جائیں گے، اور شیطان انکی آہٹ سے بھاگتا تھا اور دنیا سے شہید ہو کر تشریف لے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب اے مہاجرین و انصار! میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہو۔ پھر فرمایا اے مہاجرین! تم میں جو ایک شخص ابو عبداللہ حضرۃ عثمانؓ بن عفان ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنی صاحبزادی کا نکاح نہیں کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرائیلؑ آئے، اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ میں تھے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انکی بہن کا حضرۃ عثمانؓ سے نکاح کر دو۔ اور حضرۃ عثمانؓ نے جیش عسرہ کو سامان سفر دیا اور حضرۃ عثمانؓ نے ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دلیا تیار کیا اور ایک پیالہ میں لے کر حاضر ہوئے، وہ پیالہ بھرا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کناروں سے کھاؤ، اور چوٹی کو نہ توڑو اسلئے کہ برکت اوپر سے اترتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو گھی اور شہد اور گیہوں کے آٹے کے ساتھ تناول فرما چکے تو مخلوق کے پیدا کرنے والے کی طرف ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے عثمانؓ! حق تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے ظاہر و باطن سب گناہ بخش دیے، اے اللہ عثمانؓ کا یہ دن نہ بھولنا۔

پھر حضرت علیؓ نے فرمایا میں تم کو قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرۃ جبرائیلؑ رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ لا سیف الا ذو الفقار۔ لا فتی الا علی تلوار صرف ذوالفقار ہے (نام تلوار) اور جوان صرف علیؓ ہے۔ لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا میں تم سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرۃ جبرائیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم علیؓ سے محبت رکھو اور اس شخص سے محبت رکھو جو علیؓ سے محبت کرتا ہو اس لئے کہ حق تعالیٰ بھی علیؓ اور انکے محب سے محبت کرتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرۃ علیؓ نے کہا میں تم سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے تو میں نور کے پردوں اور حجاب میں گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے لوٹے تو ہاتف نے پردہ کے پیچھے سے کہا آپ کے باپ حضرۃ ابراہیمؑ اور آپکے بھائی علیؓ کس قدر اچھے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسا ہوا۔ حضرۃ ابو محمد (کنیت حضرۃ عبدالرحمٰن بن عوفؓ) نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور اگر نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان گونگے ہو جائیں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے سوا حالت جنابت میں کوئی مسجد سے گزرتا ہو۔ لوگوں نے جواب دیا نہیں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا نہیں معلوم کہ سوائے میرے دروازہ کے اور سب دروازے مسجد کے بند کر دیے گئے تھے۔ لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داہنی جانب قتال کرتا تھا تو ملائکہ انکی بائیں جانب قتال کرتے تھے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تمہارا رتبہ میرے یہاں

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہے جیسا حضرۃ ہارونؑ کا رتبہ حضرۃ موسیٰؑ کے یہاں تھا لیکن میرے بعد نبوۃ ختم ہو گئی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسینؓ کو پکڑا اور فرمانے لگے ٹھہر حسنؓ ٹھہر! حضرۃ فاطمہؓ نے کہا یا رسول اللہ! حسینؓ اس سے چھوٹا ہے اور ضعیف بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ میں حسنؓ ٹھہر کہوں تو جبرئیلؑ حسینؓ ٹھہرو کہیں؟ کیا تم میں سے کسی کا ایسا رتبہ ہے؟ ہم صابر ہیں تاکہ حق تعالیٰ اس بیعت میں شدنی امر کا حکم فرما دیں وصلی اللہ علی محمد وسلم۔

حضرۃ عمرؓ نے منبر پر فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے میرے تین دفعہ چونچ ماری۔ میرا خیال ہے کہ کوئی عجمی شخص میرا قاتل ہے اور میں نے خلافت کا معاملہ ان چھ آدمیوں کے حوالہ کر دیا جن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش تشریف لے گئے جس کو یہ خلیفہ بنا دیں وہی خلیفہ ہوگا۔

وہ احادیث جو حضرۃ عثمانؓ کی فضیلت میں حضرۃ علیؓ سے مروی ہیں

قیس بن عبادؓ سے روایت ہے کہ حضرۃ علیؓ نے حضرۃ عثمانؓ کا ذکر کیا اور کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ حضرۃ عثمانؓ سے، کیا میں تم سے حیا نہ کروں جس سے ملائکہ بھی حیا کرتے ہیں۔

عبد خیرؓ سے مروی ہے میں نے حضرۃ علیؓ کو کوفہ کے میدان میں وضو کرایا آپ نے فرمایا اے عبد خیرؓ! مجھ سے کچھ پوچھو۔ میں نے عرض کیا یا امیر المومنینؓ! کیا پوچھوں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا جس طرح تم نے مجھے وضو کرایا ہے اسی طرح مَیں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا پھر آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! اوّل حساب کے لئے کون بلایا جائیگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اوّل مَیں اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونگا اور جس قدر مشیتِ ایزدی ہوگی کھڑا رہوں گا اور بعد مغفرت وہاں سے واپس ہونگا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کون پیش ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر ابوبکرؓ پیش ہونگے یہ بھی جس قدر مَیں کھڑا ہوا تھا اس سے دوگنی دیر کھڑے ہونگے پھر اپنی مغفرت کے بعد وہاں سے واپس ہونگے۔ مَیں نے عرض کیا پھر کون پیش ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرؓ بن الخطاب، یہ ابوبکرؓ سے دوگنی دیر کھڑے ہونگے پھر اپنی مغفرت کے بعد واپس ہونگے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کون پیش ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علیؓ! پھر تم پیش ہوگے۔ مَیں نے عرض کیا اور عثمانؓ بن عفّان۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چونکہ عثمانؓ میں حیا بہت ہے اس لئے مَیں نے حق تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ انکو حساب کے لئے نہ کھڑا کیا جائے۔ حق تعالیٰ نے میری شفاعت کو قبول فرمایا۔

نزالؒ بن سبرہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرۃ علیؓ سے حضرۃ عثمانؓ کی نسبت دریافت کیا حضرۃ علیؓ نے جواب دیا یہ وہ شخص ہیں جنکو ملأ اعلیٰ میں "ذوالنوّرین" کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد تھے آپکی دو صاحبزادیوں کے شوہر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنّت میں ان کے لئے ایک گھر کے ضامن ہوئے۔

حضرۃ علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرۃ عثمانؓ سے فرمایا اگر میرے پاس چالیسؔ لڑکیاں ہوتیں تو جب تک ان میں سے ایک بھی باقی رہتی سب کا نکاح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یکے بعد دیگرے تم سے کرتا۔

کوفہ میں ایک شخص نے کہا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے ہیں۔ حضرت علیؓ کے مصاحبین میں سے ایک شخص اسکو پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ حضرت عثمانؓ شہید مقتول ہوئے۔ حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا تمہیں کیا معلوم؟ اس شخص نے کہا شاید آپکو یاد ہو، میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور آپ موجود تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا پھر حضرت ابوبکرؓ سے سوال کیا انہوں نے بھی عطا کیا، پھر حضرت عمرؓ سے سوال کیا انہوں نے بھی دیا پھر حضرت عثمانؓ سے سوال کیا انہوں نے بھی دیا پھر میں نے تم سے مانگا اور تم نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا برکت کیوں نہ ہوگی جب تجھے ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ایک سائل بھی ہم سے بڑھ گیا۔

حضرت عثمانؓ کے فضائل میں حضرت علیؓ کا ارشاد

آل حاطب میں سے ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا میں مدینہ واپس جا رہا ہوں لوگ مجھ سے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھیں گے میں انکو کیا جواب دوں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا ان سے کہنا کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المُحْسِنِيْنَ ٥ محمدؓ بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرۃ علیؓ نے آیت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد حضرۃ عثمانؓ اور انکے اصحاب ہیں ۔

محمدؓ بن حاطب کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں حضرۃ علیؓ کے پاس گیا اور عرض کیا میرا حجاز کا ارادہ ہے لوگ آپکے متعلق مجھ سے سوالات کرینگے سو آپکا حضرت عثمانؓ کے متعلق کیا خیال ہے ؟ حضرۃ علیؓ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن حاطب ! کیا مجھ سے پوچھتے ہو کہ عثمانؓ کے متعلق کیا خیال ہے واللہ ! مجھے امید ہے کہ میں اور میرے بھائی عثمانؓ ان لوگوں میں ہیں جن کے متعلق حق تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ٥

محمدؓ بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرۃ علیؓ نے فرمایا اگر حضرۃ عثمانؓ مجھ کو بیر مرار (مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک پرانا کنواں ہے) بھیجیں تو انکا فرمان قبول کروں اور اسکی اطاعت کروں ۔

جب حضرۃ عثمانؓ نے مسجد نبوی میں اضافہ کیا تو حضرۃ علیؓ نے کہا کیا ہی اچھا کام کیا ہے ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں ۔

حضرۃ علیؓ نے مطوف سے کہا تجھے ہماری اتباع سے مانع صرف حضرۃ عثمانؓ کی محبت ہے ۔ اگر تم ان سے محبت رکھتے ہو تو واللہ ! وہ سب سے زاید صلہ رحم کرنیوالے تھے اور بعض روایت میں ہے اگر تم ان سے محبت رکھتے ہو تو واللہ ! وہ ہم سے بہتر ہم سے زیادہ نیک اور ہم میں سب سے زائد صلہ رحمی کرنے والے تھے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اے ابوالحسن! اگر تم چاہو تو یہ سب امت ٹھیک ہو جائے اور کوئی بھی میری مخالفت نہ کرے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا واللہ! اگر دنیا کی تمام مال و دولت میرے پاس ہو تب بھی میں ان لوگوں کو آپ سے نہیں روک سکتا لیکن میں آپکو ایسی بات بتاتا ہوں جو آپکے مقصود کو پورا کر دے۔ آپ اپنے بھائی ابوبکرؓ کی اتباع کریں پھر میں ضامن ہوں کوئی بھی آپکی مخالفت نہ کریگا۔

حضرت عثمانؓ کے ایک غلام نے حضرت علیؓ سے مکاتبت کی سفارش کرائی پس حضرت عثمانؓ نے دو سو درہم کے عوض اسکو مکاتب بنا دیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے غلام کو بلا کر کہا میں نے تیرا کان اینٹھا تھا تو اپنا بدلہ لے لے۔ غلام نے حضرت عثمانؓ کا کان پکڑا اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا زور سے، دنیا میں بدلہ سہل ہے آخرت کا بدلہ سہل نہیں۔

سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ میں صبح کے وقت سخت کلامی ہوئی اور دوپہر کو صلح ہو گئی۔ جب شام ہوئی تو دیکھا دونوں حقیقی بھائی کی طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالے جا رہے ہیں۔

وہ احادیث جو حضرت علیؓ سے بواسطہ حضرت عثمانؓ مروی ہیں

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے عصر کی نماز امیر المومنین عثمانؓ کے ساتھ پڑھی انہوں نے مسجد کے کونے میں ایک درزی کو دیکھا اور اسکے نکالنے کا حکم دیا کسی نے ان سے عرض کیا، امیر المومنین! یہ شخص مسجد میں جھاڑو دیتا ہے اور دروازہ بند کرتا ہے اور کبھی کبھی چھڑکاؤ بھی کرتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے کاریگروں سے مسجدوں کو محفوظ رکھو۔

عاصم بن ضمرہؓ کہتے ہیں میں نے حضرۃ علیؓ کو وضو کے لئے پانی لیتے ہوئے دیکھا تو میں جلدی سے آگے بڑھا۔ حضرۃ علیؓ نے مجھ کو روکا اور فرمایا میں نے حضرۃ امیر المومنین عثمانؓ کو وضو کے لئے پانی لیتے ہوئے دیکھا تو میں جلدی سے آگے بڑھا تو انہوں نے مجھ کو روکا اور فرمایا میں نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو وضو کے لئے پانی لیتے ہوئے دیکھا تو میں جلدی سے آگے بڑھا تو آپ نے مجھ کو روکا اور فرمایا میں نے حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کو وضو کے لئے پانی لیتے ہوئے دیکھا تو میں جلدی سے آگے بڑھا صدیق اکبرؓ نے مجھ کو روکا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وضو کے لئے پانی لیتے ہوئے دیکھا تو میں جلدی سے آگے بڑھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ وضو میں کسی کی اعانت مجھے ناپسند ہے۔

حضرۃ علیؓ سے روایت ہے کہ حضرۃ عثمانؓ نے فرمایا کہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا۔

حضرۃ علیؓ کا حضرۃ عثمانؓ کے قاتل ہونے پر انکار

حضرۃ ابن عباسؓ نے حضرۃ علیؓ سے روایت کیا کہ واللہ! نہ میں نے حضرۃ عثمانؓ کو قتل کیا نہ اسکا حکم کیا، البتہ لوگوں کو روکا ضرور ہے۔ واللہ! نہ میں نے حضرۃ عثمانؓ کو قتل کیا اور نہ اسکا حکم کیا لیکن لوگ مجھ پر غالب آگئے۔

محمد بن حنفیہؒ نے حضرۃ ابن عباسؓ سے کہا کیا تمہیں یوم ربد یاد ہے جب میں حضرۃ علیؓ کے دائیں اور تم بائیں تھے کہ ایک شور سنا حضرۃ علیؓ نے فرمایا دیکھو کیا معاملہ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے عرض کیا یہ حضرۃ عائشہؓ ہیں جو قاتلینِ عثمانؓ پر لعنت بھیج رہی ہیں اور لوگ آمین کہہ رہے ہیں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا خدا قاتلین عثمانؓ پر ہر جگہ لعنت کرے! حضرۃ ابن عباسؓ نے جواب دیا تم نے سچ کہا۔ محمد بن حنفیہؒ نے کہا تو کیا میں اور تم صاحبِ عدل نہیں ہیں؟

یحییٰ بن سعید انصاریؒ کے چچا بیان کرتے ہیں حضرۃ عائشہؓ کی جنگ میں جب ہم لڑائی کے لئے تیار ہو گئے تو حضرۃ علیؓ نے منادی کرائی کہ کوئی شخص نہ تیر پھینکے نہ تلوار چلائے اور لڑائی سے ابتدا نہ کرنا بلکہ نرمی اور مہربانی سے مقابل سے بات کرنا اور فرمایا جو شخص اس وقت ثابت قدم رہے گا وہ قیامت کے دن بھی ثابت قدم رہے گا۔ اسی طرح کھڑے کھڑے دن چڑھ گیا اور مقابلین نے شور مچایا اے عثمانؓ کے قاتلین! حضرۃ علیؓ نے اپنے صاحبزادہ محمد بن حنفیہؒ کو آواز دے کر پوچھا یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے قریب آکر کہا امیر المومنینؓ! یہ لوگ قاتلینِ عثمان کہہ کر چلّا رہے ہیں۔ حضرۃ علیؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! آج کے دن عثمانؓ کے قاتلوں کو پچھاڑ دے۔ انکی دعا مقبول ہوئی اور حق تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

ابن ربیعہؒ کہتے ہیں کہ حضرۃ علیؓ فرما رہے تھے واللہ! اگر بنو امیہ چاہیں تو میں بنو ہاشم میں سے پچاس نوجوان پیش کر سکتا ہوں جو اس بات کی قسم کھالیں کہ میں نے حضرۃ عثمانؓ کو قتل نہیں کیا اور شاید یہ بھی کہا اور نہ میں نے انکی اعانت کی اور نہ میں انکے ساتھ شریک ہوں اور نہ میں اس فعل سے راضی ہوں اور ابن سیرین سے آخر کے الفاظ بلاشک مروی ہیں۔

جس روز حضرۃ عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اس روز حضرۃ عثمانؓ نے حضرۃ علیؓ کو بلایا۔ حضرۃ علیؓ جانا چاہتے تھے لیکن لوگ چمٹ گئے اور انکو روک لیا۔ حضرۃ علیؓ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنا سیاہ عمامہ گھمایا اور کہا اے خدائے پاک! میں نہ انکے قتل سے راضی ہوں اور نہ اسکا حکم کر رہا ہوں۔

یوم جمل میں حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! قاتلین عثمانؓ پر خسران و نامرادی نازل فرما! ابن ابی لیلیٰؒ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو احجار زیت کے پاس دیکھا وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے کہہ رہے تھے، اے اللہ! میں عثمانؓ کے خون سے بری ہوں۔ میں نے عبدالملک بن مروان سے اسکا ذکر کیا تو اس نے کہا میرے خیال میں بھی وہ بری تھے۔

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ جس روز حضرت عثمانؓ شہید ہوئے آپ نے محاصرہ کی تکلیف سے تنگ آکر ایک کھڑکی سے لوگوں کو دیکھا اور آواز دی اے اللہ کے بندو! حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ باندھے ہوئے تلوار لٹکائے ہوئے گھر سے نکلے۔ آپکے صاحبزادہ حضرت حسنؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ آگے آگے تھے اور کچھ مہاجرین اور انصار ساتھ تھے، حضرت عثمانؓ کے گھر پہنچے اور محاصرین پر حملہ کر کے انکو ایک کوڑی پر پہنچایا اور حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ حضرت علیؓ نے کہا السلام علیک یا امیر المومنینؓ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال سے قبل ان فتنوں سے مطلع فرما دیا تھا۔ مجھے آپکے قتل کا اندیشہ ہے لہذا ہمیں بھی قتال کا حکم دیجئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جو شخص اللہ اور رسول کا اور میرا کوئی حق سمجھتا ہو اسے خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے سبب سے کسی کا یا اپنا ایک چلو بھر خون نہ بہائے۔ حضرت علیؓ نے کہا امیر المومنین لوگ آپکو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان فتنوں کی خبر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دی تھی۔ دروازہ پر فتنہ کھڑا ہے آپ ہمیں قتال کا حکم دیجئے۔ حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا جو شخص خدا کا کوئی حق اپنے پر سمجھتا ہو اسے اس وقت اپنے گھر بیٹھ جانا چاہیئے۔

حضرۃ علیؓ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم قتال سے روک دیئے گئے اتنے میں تکبیر ہو گئی۔ حضرت علیؓ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور مسجد میں گئے لوگوں نے عرض کیا ابوالحسن! نماز پڑھایئے۔ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا ایسی حالت میں کہ امام محصور ہے میں نماز نہ پڑھاؤنگا بلکہ تنہا نماز پڑھوں گا اور تنہا نماز پڑھ کر اپنے گھر لوٹ گئے۔ حضرت علیؓ کے صاحبزادہ مع کچھ لوگوں کے آئے اور کہا اے باپ! لوگ حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گئے۔ حضرت علیؓ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ لوگ انکو ضرور قتل کر دیں گے۔ لوگوں نے پوچھا ابوالحسن! حضرۃ عثمانؓ کہاں ہونگے؟ حضرۃ علیؓ نے تین دفعہ کہا واللہ! وہ جنت میں ہوں گے کسی نے پوچھا اور قاتلین! آپ نے تین دفعہ فرمایا وہ دوزخ میں ہوں گے۔

حضرۃ عثمان غنیؓ کی شہادت

حضرت سعیدؓ بن المسیّب سے روایت ہے کہ جب حضرۃ عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو چونکہ اپنی قوم کی محبت زائد تھی اس لئے بعض صحابہؓ انکی خلافت سے خوش نہ تھے حضرۃ عثمانؓ بارہ سال تک حاکم رہے۔ اکثر بنو امیہ کو اُمراء بنا کر بھیجتے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسّر نہ ہوئی تھی اور ان سے وہ امور سرزد ہوتے تھے جنکو صحابہؓ ناپسند کرتے تھے اور حضرۃ عثمانؓ انہی میں خوش ہوتے تھے اور انکو قصوروار نہ سمجھتے تھے۔ اخیر کے چھ سالوں میں اپنے چچازاد بھائیوں کو ترجیح دینے لگے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ان کو اُمراء بنایا اور ہر کام میں اپنا شریک کیا اور عبداللہ بن سعدؓ بن سرح کو مصر کا حاکم بنایا۔ چند سال وہ حاکم رہے پھر اہلِ مصر حضرت عثمانؓ کے پاس انکی شکایت لے کر ان کے ظلم کی چارہ جوئی کے لئے آئے اور اس سے پہلے ہی سے حضرت عثمانؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت ابوذرؓ میں کچھ کشیدگی تھی۔ حضرت ابن مسعودؓ کی وجہ سے ہذیل اور بنو زہرہ کے دل حضرت عثمانؓ سے صاف نہ تھے اور حضرت ابوذرؓ کی وجہ سے بنو غفار اور انکے ہم عہد کے دلوں میں کدورت تھی اور حضرت عمارؓ کی وجہ سے بنو مخزوم ناراض تھے جب اہلِ مصر نے حضرت عثمانؓ سے ابن ابی سرح کی شکایت کی تو حضرت عثمانؓ نے انکو خط لکھا اور تنبیہ کی اور ان اُمور سے روکا۔ ابن ابی سرح نے حضرت عثمانؓ کے حکم کی پرواہ نہ کی اور جو لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس سے آئے تھے ان میں سے بعض کو مارا۔ اور جو اہلِ مصر حضرت عثمانؓ کے پاس فریاد لے کر گئے تھے انکو قتل کر دیا پس مصر سے نو سو آدمی بھاگ کر مدینہ آئے اور مسجد کے قریب مقیم ہوئے اور نماز کے اوقات میں ابن ابی سرح کے اس فعل کی صحابہؓ سے شکایت کی جس پر طلحہ بن عبیداللہؓ نے کھڑے ہو کر حضرت عثمانؓ سے سخت کلامی کی اور حضرت عائشہؓ نے کہلا کر بھیجا کہ صحابہؓ تمہارے پاس آئے اور اس شخص کی معزولی کے متعلق تم سے کہا مگر تم نے انکار کر دیا۔ اب اس شخص نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا لہذا اپنے عامل سے انکا حق دلائیے۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے (حضرت علیؓ سب سے زاید جرأت سے بولنے والے تھے) اور کہا یہ لوگ تم سے آدمی کے بدلہ آدمی مانگتے ہیں۔ اور ابن ابی سرح کی طرف قتل کو منسوب کرتے ہیں لہذا آپ انکو معزول کر دیجئے اور فیصلہ کیجئے۔ اگر واقعی کوئی حق ان پر واجب ہو تو اسکو ان سے دلائیے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی آدمی کو تجویز کرو جس کو انکی جگہ حاکم بنا کر بھیجوں۔ لوگوں نے محمد بن ابی بکرؓ کی طرف اشارہ کیا اور اہلِ مصر نے کہا کہ محمد بن ابی بکرؓ کو ہم پر حاکم بنا دیجئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے عہد لیا اور انکو حاکم بنا دیا۔ محمد بن ابی بکرؓ روانہ ہوئے اور انکے ساتھ کچھ مہاجرین اور انصار بھی گئے تاکہ دیکھیں کہ اہلِ مصر اور ابن ابی سرح میں کیا معاملہ پیش آتا ہے ابھی تیسری منزل پر پہنچے ہونگے کہ ایک سیاہ غلام کو دیکھا جو اونٹ پر سوار تھا اور اسکو بہت مار رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی کی تلاش میں جا رہا ہے یا کوئی اسکی تلاش کو آ رہا ہے۔ لوگوں نے اس غلام سے پوچھا کیا معاملہ ہے بھاگ کر جا رہے ہو یا کسی کی تلاش ہے؟ غلام نے جواب دیا میں امیر المومنین کا نوکر ہوں امیرِ مصر کے پاس بھیجا ہے ایک شخص نے کہا امیرِ مصر ہمارے ساتھ ہیں۔ غلام نے جواب دیا میں اس امیرِ مصر کے پاس نہیں جا رہا۔ محمد بن ابی بکرؓ کو اسکی اطلاع دی گئی انہوں نے چند آدمیوں کو اس کے پیچھے دوڑایا وہ اسکو پکڑ کر لائے۔ محمدؓ نے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ وہ شخص بہانے کرنے لگا کبھی کہتا کہ امیر المومنین کا غلام ہوں اور کبھی کہتا کہ حضرت معاویہؓ کا غلام ہوں حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ حضرت عثمانؓ کا غلام ہے۔ محمدؓ نے پوچھا تمہیں کس کے پاس بھیجا ہے۔ غلام نے جواب دیا امیرِ مصر کے پاس۔ محمدؓ نے پوچھا کیا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ غلام نے جواب دیا ایک خط دیا ہے۔ محمدؓ نے پوچھا، تمہارے پاس خط ہے؟ غلام نے جواب دیا "نہیں"۔ لوگوں نے غلام کی تلاشی لی لیکن خط نہ ملا اس کے پاس ایک مشکیزہ تھا جو سوکھ گیا تھا، اس میں کوئی چیز کھڑکھڑاتی تھی اسکو ہلا کر نکالنا چاہا جب نہ نکلی تو اسکو پھاڑا، اس میں سے حضرت عثمانؓ کا عبداللہ بن ابی سرح کے نام خط نکلا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے اپنے مہاجر و انصار رفقاء کو جمع کیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکے سامنے خط کھولا اس میں لکھا تھا جب تمہارے پاس محمد بن ابی بکرؓ اور فلاں فلاں شخص آئیں تو انکو حیلہ سے قتل کر دینا اور میرے خط کو لغو سمجھنا اور جب تک میرا کوئی حکم آئے اپنے کام پر رہنا اور جو شخص میرے پاس تمہارے ظلم کی فریاد کو آئے اس کو قید کر لینا اور قریب ہی انشاء اللہ میرا دوسرا حکم تمہارے پاس پہنچے گا۔ خط پڑھ کر سب گھبرا گئے اور ڈر گئے اور مدینہ واپس ہو گئے۔

محمد بن ابی بکرؓ نے اس خط پر حاضرین کی مہریں لگا کر ایک شخص کے حوالہ کر دیا جب مدینہ پہنچے تو حضرت طلحہؓ، حضرۃ زبیرؓ، حضرۃ علیؓ، حضرۃ سعدؓ اور دیگر صحابہؓ کو جمع کیا اور انکے سامنے خط کھولا اور غلام کا واقعہ سنایا۔ اسکو پڑھ کر مدینہ کا ہر فرد حضرۃ عثمانؓ سے بگڑ گیا اور جو لوگ حضرۃ عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرۃ ابوذرؓ اور حضرۃ عمارؓ کی وجہ سے ناراض تھے انکا غصہ اور بھی بڑھ گیا۔ تمام صحابہؓ اُٹھ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور اس خط کی وجہ سے سب لوگ مغموم تھے اور لوگوں نے حضرۃ عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے بنو تمیم کو جمع کر لیا اور حضرۃ طلحہؓ نے بھی انکو مدد دی اور حضرۃ عائشہؓ بھی اکثر حضرۃ عثمانؓ پر اکساتی تھیں۔ جب حضرۃ علیؓ نے یہ دیکھا تو حضرۃ طلحہؓ حضرۃ زبیرؓ، حضرۃ سعدؓ، حضرۃ عمارؓ اور دیگر صحابہؓ کو بلایا جو جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اور کتاب اور اونٹ کو لے کر حضرۃ عثمانؓ کے پاس گئے۔ حضرۃ علیؓ نے حضرۃ عثمانؓ سے پوچھا یہ تمہارا غلام ہے؟ حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا ہاں۔ حضرۃ علیؓ نے پوچھا یہ اونٹ تمہارا ہے؟ حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا ہاں۔ حضرۃ علیؓ نے پوچھا یہ خط تم نے لکھا ہے؟ حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا نہیں اور قسم کھائی کہ نہ میں نے اسکو لکھا ہے اور نہ کسی سے لکھوایا اور نہ مجھے اس کی خبر۔ حضرۃ علیؓ

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا یہ مہر تمہاری ہے ۔ حضرۃ عثمانؓ نے جوابدیا ہاں ۔ حضرۃ علیؓ نے کہا تمہارا غلام تمہارا اونٹ لے کر ایک خط لے جائے جس پر تمہاری مہر ہو اور تمہیں اسکا علم نہ ہو ۔

حضرۃ عثمانؓ نے قسم کھائی کہ نہ مَیں نے یہ خط لکھا اور نہ لکھوایا اور نہ اس غلام کو مصر بھیجا ۔

لوگوں نے خط تو پہچان لیا وہ مروان کا لکھا ہوا تھا لیکن حضرۃ عثمانؓ کے متعلق متردّد تھے پھر حضرۃ عثمانؓ سے کہا کہ مروان کو انکے حوالہ کر دیں ۔ مروان حضرۃ عثمانؓ کے پاس انکے گھر میں تھے ۔ حضرۃ عثمانؓ نے اس سے انکار کیا اور صحابہؓ غصّہ میں اٹھ کر چلے گئے ۔ صحابہؓ جانتے تھے کہ حضرۃ عثمانؓ جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے ۔ لیکن عوام النّاس کہتے تھے ہم انہیں اسوقت بری سمجھیں گے جب یہ مروان کو حوالہ کر دیں گے تاکہ ہم تحقیق کر کے خط کا پتہ چلائیں کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت یافتہ ہے بغیر کسی جرم کے اسکے قتل کا حکم کیسے دیا ۔ اگر حضرۃ عثمانؓ نے یہ لکھا ہے تو انکو معزول کر دیں گے اور اگر مروان نے حضرۃ عثمانؓ کی طرف سے لکھا ہے تو انکا معاملہ ہم پر چھوڑ دیں ۔ اور حضرۃ عثمانؓ کو مروان کے قتل کا اندیشہ تھا

لوگوں نے حضرۃ عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا اور پانی وغیرہ بند کر دیا ۔ حضرۃ عثمانؓ نے لوگوں کو کھڑکی سے جھانکا اور کہا کیا تم میں علیؓ بھی ہیں ؟ انہوں نے جوابدیا، نہیں ۔ پھر پوچھا تم میں سعدؓ بھی ہیں ؟ انہوں نے جوابدیا نہیں ۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں کہ علیؓ سے کہہ دے کہ ہمیں پانی پلا دیں ۔ جب حضرۃ علیؓ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے تین مشکیزے پانی سے بھر کر جیسے ہمیشہ جایا کرتے تھے بھجوائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس کے سبب کچھ لوگ بنو ہاشم اور کچھ بنو امیہ کے زخمی ہوئے اور بمشکل حضرۃ عثمان رضؓ تک پانی پہنچا۔

جب حضرۃ علی رضؓ کو معلوم ہوا کہ لوگ حضرۃ عثمان رضؓ کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو فرمایا ہم صرف مروان کو چاہتے ہیں، حضرۃ عثمان رضؓ کو قتل کرنا مقصود نہیں۔ اور حسن رضؓ و حسین رضؓ سے کہا اپنی تواریں لے کر جاؤ حضرۃ عثمان رضؓ کے دروازہ پر کھڑے ہو جانا اور کسی کو اندر نہ جانے دینا۔ اور حضرۃ زبیر رضؓ نے بھی اپنے صاحبزادہ کو بھیجا اور حضرۃ طلحہ رضؓ نے بادلِ ناخواستہ اپنے صاحبزادہ کو بھیجا اور متعدد صحابہ رضؓ نے اپنے لڑکوں کو بھیجا تاکہ لوگوں کو اندر نہ جانے دیں اور مروان کا مطالبہ کرتے رہیں۔ ادھر لوگوں نے حضرۃ عثمان رضؓ پر پتھر پھینکنے شروع کئے حسن رضؓ خون آلودہ ہوئے۔ مروان گھر میں تھا اسکو زخم پہنچے اور محمد بن طلحہ رضؓ بھی خون میں رنگ گئے۔ حضرۃ علی رضؓ کا غلام قنبر زخمی ہو گیا۔ محمد بن ابی بکر رضؓ نے جب یہ دیکھا انکو خوف ہوا کہ اگر بنو ہاشم نے حضرۃ حسن رضؓ اور حضرۃ حسین رضؓ کا یہ حال دیکھ لیا تو وہ غضبناک ہو جائیں گے اور ایک فتنہ کھڑا ہو جائیگا اور دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر بنو ہاشم آئے اور انہوں نے حضرۃ حسن رضؓ کے چہرے پر خون دیکھا تو عثمان رضؓ کے پاس سے لوگوں کو ہٹا دیں گے اور ہمارے ارادے باطل ہو جائیں گے۔ اب تم میرے ساتھ چلو تاکہ فلاں انصاری کے گھر میں سے دیوار پر سے چڑھ کر اندر پہنچ جائیں۔ یہ اسی طرح حضرۃ عثمان رضؓ تک پہنچ گئے اور کسی کو خبر نہ ہوئی اس لئے کہ حضرۃ عثمان رضؓ کے حامی سب چھت پر تھے۔ ان کے پاس صرف انکی بیوی تھیں۔ محمد بن ابی بکر رضؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہر جاؤ انکے پاس انکی بیوی بھی تھیں جب میں انکو پکڑ لوں تو تم ایک دم پہنچ کر قتل کر دینا۔ محمد بن ابی بکر رضؓ اندر گئے اور حضرۃ عثمان رضؓ کی داڑھی کو پکڑ لیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ عثمانؓ نے فرمایا واللہ! اگر تمہارے باپ تمہیں اس طرح میرے ساتھ دیکھتے تو انکو برا معلوم ہوتا۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکرؓ کے دونوں ہاتھ چھٹ گئے اور وہ دونوں شخص اچانک آئے اور آپکو قتل کرکے جس راستہ سے آئے تھے وہیں سے بھاگ گئے۔

حضرۃ عثمانؓ کے گھر میں سے چلائیں لیکن شور کے سبب کوئی سن نہ سکا پھر اوپر چڑھ کر کہا امیر المومنینؓ قتل ہوگئے۔ حضرۃ حسن اور حضرۃ حسینؓ مع اپنے رفقاء کے اندر گئے۔ جب حضرۃ عثمانؓ کو مذبوح پایا تو روتے ہوئے حضرۃ عثمانؓ پر گر پڑے پھر یہ لوگ گھر سے نکلے اور کچھ لوگ اندر گئے تو حضرۃ عثمانؓ کو مقتول پایا حضرۃ علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرۃ زبیرؓ اور حضرۃ سعدؓ کو اور دیگر اہل مدینہ کو خبر ہوئی تو وہ اس خبر سے بدحواس ہوگئے اور حضرۃ عثمانؓ کے پاس آئے انکو مقتول دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔

حضرۃ علیؓ نے اپنے صاحبزادوں سے کہا تمہاری موجودگی میں امیر المومنینؓ کیسے قتل ہوئے؟ اور حضرۃ حسنؓ کے چپت مارا اور حضرۃ حسینؓ کے سینہ میں مارا اور محمد بن طلحہؓ کو گالی دی اور عبداللہ بن زبیرؓ کو لعنت کی۔ حضرۃ علیؓ غصہ میں بھرے ہوئے نکلے۔ انکا خیال تھا کہ یہ قتل حضرۃ طلحہؓ کے اشارہ سے ہوا۔ راستہ میں حضرۃ طلحہؓ ملے اور کہنے لگے ابوالحسن! کیا ہوا حسنؓ وحسینؓ کو کیوں مارا؟ تجھ پر خدا کی لعنت! ابھی سب ٹھیک ہوجائیگا۔ امیر المومنینؓ جو اصحاب بدر سے تھے بے گواہ اور بے دلیل قتل کئے جائیں۔

حضرۃ طلحہؓ نے کہا اگر حضرۃ عثمانؓ مروان کو حوالہ کردیتے تو کیوں قتل ہوتے۔

حضرۃ علیؓ نے کہا اگر مروان کو تمہارے حوالہ کردیتے تو بلا کسی ثبوت کے مروان قتل کردیا جاتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ وہاں سے اپنے گھر پہنچے لوگ آپکے پاس گھر آئے۔ سب کی رائے تھی حضرت علیؓ امیر المومنین ہوں اور عرض کیا ہاتھ بڑھائیے آپ احق ہیں، ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا یہ معاملہ تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ صحابہ بدریین کے ہاتھ میں ہے جس پر وہ راضی ہو جائیں گے وہی خلیفہ ہوگا اصحاب بدریین سے ہر ایک حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا کوئی تم سے احق نہیں لہٰذا ہاتھ لائیے تاکہ بیعت کریں۔ حضرت علیؓ نے کہا طلحہؓ اور زبیرؓ کہاں ہیں؟ اوّل زبانی حضرت طلحہؓ نے بیعت کی۔ اور ہاتھ پر اوّل حضرت سعدؓ نے بیعت کی۔ حضرت علیؓ نے جب یہ دیکھا تو مسجد میں گئے اور منبر پہ چڑھے۔ اوّل حضرت طلحہؓ منبر پہ چڑھے اور بیعت کی انکی انگلیاں شل تھیں۔ حضرت علیؓ نے اس سے بدفالی لی اور کہا اگر یہ ٹھہر جاتے تو اچھا تھا۔ پھر حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ اور دیگر صحابہؓ نے بیعت کی اسکے بعد حضرت علیؓ منبر سے اُترے اور لوگوں کو بلایا اور مروان کو تلاش کرلیا وہ بھاگ گیا پھر مروان کے لڑکوں اور ابن ابی معیط کو بلایا وہ بھی بھاگ گئے۔

حضرت عائشہؓ روتی ہوئی نکلیں اور کہتی تھیں عثمانؓ! خدا تم سے راضی ہو حضرت عمار بن یاسرؓ نے ان سے کہا کل تو تم حضرت عثمانؓ کے خلاف بھڑکا رہی تھیں آج انکو رو رہی ہو۔

حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا حضرت عثمانؓ کو کس نے قتل کیا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں دو شخص اندر آئے جنکو میں نہیں جانتی البتہ صورت پہچان سکتی ہوں۔ ان کے ساتھ محمد بن ابی بکرؓ بھی تھے اور حضرت علیؓ اور مجمع کو محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا وہ سنایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علیؓ نے محمد بن ابی بکرؓ کو بلایا اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا تھا اسکے متعلق پوچھا محمد بن ابی بکرؓ نے جواب دیا واللہ! انہوں نے جھوٹ نہیں بولا۔ مَیں قتل کے ارادہ سے گھر میں گیا لیکن جب انہوں نے میرے باپ کا ذکر کیا تو میں ہٹ گیا مَیں توبہ کر چکا واللہ! نہ مَیں نے انکو قتل کیا اور نہ قتل کے وقت پکڑا۔ حضرۃ عثمانؓ کے گھر میں سے بولیں یہ سچ کہا لیکن یہی ان کو اندر لے کر آیا تھا۔

ابو جعفر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جب لوگ شہادت عثمانؓ کے دن حضرۃ عثمانؓ پر داخل ہوئے تو مَیں گھبرا کر گھر سے نکلا اور مسجد کے قریب سے گزرا تو ایک شخص کو عورتوں والے سائبان میں بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا اور اس کے گرد تقریباً دس آدمی اور بیٹھے تھے۔ جب قریب ہوا تو وہ حضرۃ علیؓ تھے آپ نے پوچھا اس شخص نے (حضرۃ عثمانؓ نے) کیا کیا؟ مَیں نے جواب دیا وہ مقتول ہو گئے آپؓ نے فرمایا قاتلین کے لئے ابد الآباد تک ہلاکت اور بربادی ہو۔

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خلیفہ متعین نہیں فرمایا

جب حضرۃ علیؓ کوفہ تشریف لے گئے تو قیس بن عباد وغیرہ آپکے پاس آئے اور کہا کہ آپ ہمیں اپنے سفر سے مطلع کیجئے کہ آپ والی بننا چاہتے ہیں اور لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کوئی عہد کیا تھا؟ اگر کوئی عہد کیا ہو تو فرمائیے آپ قابل اعتماد ہیں اور روایت میں مامون ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد و پیمان میرے پاس نہیں ہے جب سب سے پہلے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی ہے تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب کذب منسوب نہ کرونگا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد میرے پاس ہوتا تو میں بنو تمیم کے بھائی اور عمرؓ بن الخطاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پہ نہ چڑھنے دیتا بلکہ اگر میرے پاس اس چادر کے سوا کچھ مال نہ ہوتا تب بھی ان سے قتال کرتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مقتول ہوئے اور نہ اچانک آپکا وصال ہوا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند شب و روز بیمار رہے ان ایام میں مؤذن آپکی خدمت میں حاضر ہوکر نماز کی اطلاع کرتا اور آپ میرے موجود ہوتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کے لئے فرماتے بلکہ بعض ازواجِ مطہراتؓ نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرۃ ابوبکرؓ کی امامت سے روکیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرمایا اور ناراض ہوئے اور فرمایا تم بھی حضرۃ یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی عورتوں کی طرح پریشان کرتی ہو یا انکی طرح دل میں کچھ رکھتی ہو اور ظاہر کچھ کرتی ہو؟ ابوبکرؓ کو حکم کرو کہ نماز پڑھائیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم نے اپنے معاملہ میں غور کیا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تھا انکو اپنی دُنیا کے لئے چھانٹ لیا۔ نماز کا اسلام میں بڑا درجہ ہے اور نماز دین کا ستون ہے۔ ہم نے حضرۃ ابوبکرؓ سے بیعت کی وہ اسکے اہل بھی تھے انکی خلافت میں کوئی اختلاف وغیرہ نہیں ہوا نہ بعض نے بعض پہ گواہی دی اور نہ کسی نے ان سے برأت کی میں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ ابوبکرؓ کا حق ادا کیا اور ان کی اطاعت کی اور انکے ساتھ لشکر میں مل کر جہاد کیا، انہوں نے جب کچھ عطا فرمایا تو لے لیا اور جب جہاد کے لیئے فرمایا تو جہاد کیا انکے سامنے اپنے کوڑے سے حدود قائم کرتا تھا۔ جب حضرۃ ابوبکرؓ کا وصال ہوا تو انہوں نے حضرۃ عمرؓ کو خلیفہ بنایا حضرۃ عمرؓ نے اپنے صاحب کے طریقے کو پکڑا اور اپنے علم کے مطابق کیا۔ ہم نے حضرۃ عمرؓ سے بیعت کی۔ انکی بھی خلافت میں نہ کوئی جھگڑا ہوا اور نہ اختلاف ہوا۔

مَیں نے حضرۃ عمرؓ کے سامنے انکے حقوق کو پورا کیا اور انکی اطاعت کی اور انکے ہمراہ لشکر میں مل کر جہاد کیا، انہوں نے اگر کچھ دیا تو لے لیا اور جب جہاد کے لئے فرمایا جہاد کیا اور اپنے کوڑے سے انکے سامنے حدود قائم کیں۔ جب انکا بھی وصال ہو گیا تو میرے دل میں اپنی قرابتِ رسول اور سبقتِ اسلام اور افضلیت کا خیال آیا۔ مجھے خیال تھا کہ حضرۃ عمرؓ میرے ساتھ انصاف نہ کریں گے (اور کسی اور کو خلیفہ کرینگے۔) لیکن انکو اندیشہ ہوا کہ اگر انکے مقرر کردہ خلیفہ نے دین کے مطابق نہ کیا تو انکو قبر میں اسکا نتیجہ بھگتنا پڑیگا اسلیئے انہوں نے اپنے کو اور اپنے صاحبزادہ کو اس سے نکال لیا۔ اگر انکا مقصود ناانصافی ہوتا تو اپنے صاحبزادہ کو ترجیح دیتے لیکن وہ قریش کے چھ آدمیوں کے حوالہ کر کے جن میں سے ایک مَیں ہُوں خُود بری ہو گئے۔ جب مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی تو میرے دل میں اپنی قرابتِ رسول اور سبقتِ اسلام اور افضلیت کا خیال آیا۔ مجھے ان لوگوں سے بھی انصاف کی امید نہ تھی۔ حضرۃ عبدالرحمٰنؓ نے ہم سے عہد و پیمان لیا کہ جس کو حق تعالیٰ حاکم بنائے ہم اسکی اطاعت کریں پھر میرا ہاتھ پکڑا اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا لیکن میری اطاعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میری بیعت پر سبقت لے گئے اور مجھ سے دوسرے کی اطاعت کے لئے عہد لیا گیا تھا ہم نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کی اور انکے حق کو پورا کیا اور انکی اطاعت کو حق سمجھا۔ اور انکے ہمراہ ان کے لشکر میں جہاد کیا۔ جب انہوں نے دیا لے لیا اور جب جہاد کے لئے کہا تو جہاد کیا اور انکے سامنے بھی میں اپنے کوڑے سے حدود قائم کرتا تھا۔ جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے تو میں نے پھر اپنے معاملہ میں غور کیا تو دیکھا کہ وہ دو خلیفہ جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عہد تھا (حضرۃ ابوبکرؓ سے) نماز پڑھوا کر (حضرۃ عمرؓ سے بواسطہ حضرۃ ابوبکرؓ کے) وہ دونوں تشریف لے گئے اور پھر حضرۃ عثمانؓ جن سے میں نے عہد کیا تھا وہ بھی شہید ہو گئے اور اہلِ حرمین اور ان دو شہر والوں نے مجھ سے بیعت کی (اسکے بعد مروی ہے) اب معاویہؓ بن ابی سفیان اہلِ شام کو لیکر مجھ سے قتال کے لئے آیا ہے۔ واللہ! میں اس سے احق ہوں۔ میں مہاجرین میں ہوں اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو فتح مکہ میں آزاد کئے گئے تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رشتہ دار ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور یہ خود بھی آزاد شدہ قیدی ہے اور اسکا باپ بھی آزاد شدہ قیدی تھا۔ واللہ! میں اس سے احق ہوں۔

انہوں نے عرض کیا اے ابوالحسن! تم سچے اور نیک ہو تم نے دلیل بیان کی اور ثابت کر دیا۔ واللہ! تم معاویہؓ سے احق ہو۔

عمروؓ بن زونی سے مروی ہے کہ حضرۃ علیؓ نے فرمایا میری، تمہاری اور حضرۃ عثمانؓ کی مثال تین بیل جیسی ہے جو ایک چراگاہ میں رہتے تھے ایک سفید تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سرخ اور انکے ساتھ اسی چراگاہ میں ایک شیر بھی رہتا تھا انکے اجتماع کے باعث شیر کا ان پر قابو نہ چلتا تھا۔ ایک روز شیر نے سیاہ بیل اور سُرخ بیل سے کہا اس سفید بیل کا رنگ مشہور ہے اس کی وجہ سے ہمارا پتہ چل جاتا ہے اگر مجھے اجازت دو تو میں اسکو کھالوں پھر چراگاہ میرے اور تمہارے لیئے خالی ہو جائیگی اور ہم اس میں عیش کریں گے۔ انہوں نے جواب دیا تمہیں اختیار ہے کھالو۔ کچھ روز بعد شیر نے سرخ بیل سے کہا میرا اور تمہارا رنگ مشہور نہیں اس سیاہ بیل کا رنگ مشہور ہے اسکی وجہ سے ہمارا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں اسکو کھالوں۔ اس نے جواب دیا تمہیں اختیار ہے کھالو۔ پھر کچھ روز بعد شیر نے اس سے کہا میں تجھے کھانے والا ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے اس قدر مہلت دو کہ میں تین آواز دوں۔ شیر نے کہا اچھا آواز دو۔ سرخ بیل نے تین دفعہ چلا کر کہا۔ سمجھ لو جس دن سفید بیل کو کھایا گویا مجھے بھی اسی دن کھا لیا تھا حضرۃ علیؓ کہتے تھے سمجھ لو کہ میں بھی اسی دن ضعیف اور کمزور ہو چکا جس دن حضرۃ عثمانؓ شہید ہوئے۔

حضرۃ علیؓ نے فرمایا تم نے مجھے اور حضرۃ ابو بکرؓ کو یکساں سمجھا میں نے اسکو تسلیم کیا۔ تم نے مجھے اور حضرۃ عمرؓ کو ایک درجہ میں سمجھا میں نے اسکو قبول کیا تم نے مجھے اور حضرۃ عثمانؓ کو ایک درجہ میں سمجھا میں نے اسکو تسلیم کیا۔ اب تم مجھے اور معاویہؓ کو ایک درجہ میں شمار کرتے ہو۔

حضرۃ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس تکلیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرۃ علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے باہر آئے تو لوگوں نے پوچھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کیسے رہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا بحمداللہ اچھے رہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم دو تین روز بعد لاٹھی کے غلام بننے والے ہو (یعنی لوگوں میں تمہاری کوئی عزت نہیں ہوگی) واللہ میرا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی مرض میں وصال ہوگا اور مجھ کو بنو عبدالمطلب کے لئے موت نظر آ رہی ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ خلافت کن میں ہوگی؟ اگر ہم میں ہوگی تو ہمیں معلوم ہو جائیگا اور اگر دوسروں میں ہوگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو ہمارے متعلق وصیت فرما دینگے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور آپ نے ہمیں اس سے روک دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی خلافت نہ دیں گے۔ واللہ! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز نہ پوچھوں گا۔

حضرت عمرؓ حضرت علیؓ سے ملے اور فرمایا تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو والی بنایا تھا؟ حضرت علیؓ نے کہا اگر ایسا ہو تو تم اور تمہارا ساتھی کیا کرو گے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے ساتھی تو تشریف لے گئے لیکن میں واللہ! یہ وبال اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈالدونگا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جو آپکو خلافت سے ہٹائے خدا اسکو ہلاک کرے!

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا آپ اپنا خلیفہ کیوں نہیں بناتے: حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ میں خلیفہ نہ بناؤں گا اور تمہیں ایسا ہی چھوڑ دونگا، جیسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خلیفہ نہیں بنایا ایسے ہی مَیں بھی خلیفہ نہیں بناؤنگا۔

مروی ہے کہ حضرۃ علیؓ منبر پر چڑھے اور فرمایا اس ذات پاک کی قسم! جس نے دانہ کو شق کیا اور ہر ذی روح کو پیدا کیا، یہ ان سے خون آلود ہونگے۔ لوگوں نے عرض کیا امیرالمومنینؓ! ہمیں بتا دیجئے تاکہ اسکو اور اسکے کنبہ کو اپنے قبضہ میں کرلیں۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ جو شخص میرا قاتل مقدر ہوچکا وہ ضرور مجھے قتل کریگا۔ لوگوں نے کہا کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ حضرۃ علیؓ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات پاک کے بھروسہ چھوڑتا ہوں جس کے بھروسہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ آپ حق تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ حضرۃ علیؓ نے کہا کیا مجھے میرے پروردگار سے ڈراتے ہو؟ مَیں کہوں گا اے پروردگار! جب تک مصلحت سمجھا مجھے زندہ رکھا اور جب مصلحت سمجھا مجھے اٹھا لیا اب مجھ سے زائد تم انکے حال کو جانتے ہو، اگر چاہو انکی اصلاح کردو اور اگر چاہو اُنکو گمراہ کردو۔ اور بعض روایت میں ہے کہ مَیں خلیفہ نہ بناؤنگا بلکہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا ویسے ہی مَیں تم کو چھوڑونگا۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کسی کو ہم پر خلیفہ بنا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر حق تعالیٰ تمہارے اندر خیر کی صلاحیت دیکھیں گے تو کسی بہتر شخص کو تم پر خلیفہ بنا دیں گے۔ حق تعالیٰ نے ہمارے اندر خیر پائی تو حضرۃ ابوبکرؓ کو ہم پر خلیفہ بنا دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا

حضرۃ حذیفہؓ سے مروی ہے کہ صحابہؓ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ کسی کو ہم پر خلیفہ بنا دیجئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں نے کسی کو خلیفہ بنایا اور تم نے اسکی نافرمانی کی تو عذاب نازل ہوگا ۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم حضرۃ ابوبکرؓ کو خلیفہ بنالیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم نے انکو خلیفہ بنایا تو انکو دین میں قوی اور بدن میں ضعیف اور کمزور پاؤ گے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم حضرۃ عمرؓ کو خلیفہ بنالیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم نے انکو خلیفہ بنایا تو دین میں انکو قوی پاؤ گے اور بدن میں بھی ۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا حضرۃ علیؓ کو خلیفہ بنالیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انکو خلیفہ بنایا تو یہ صاحبِ ہدایت ہیں اور ہدایت پر چلائیں گے اور تمہیں راہِ راست پر رکھیں گے اور بعض کلماتِ خیر ارشاد فرمائے ۔

طلحہؒ بن معرف کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ ابی اوفیؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی ؟ ابنِ ابی اوفیؓ نے جواب دیا نہیں ۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں کے لئے وصیت کیسے ضروری ہے ؟ ابنِ ابی اوفیؓ نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتاب اللہ پر عمل کی وصیت کی تھی اسکے علاوہ اور کوئی وصیت نہیں کی ۔ حضرۃ عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا ۔ حضرۃ عمرؓ سے عرض کیا گیا کہ آپ خلیفہ بنا دیجئے تو آپ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا حیات و ممات دونوں حالت میں یہ بوجھ اٹھاؤں اگر میں تم کو بغیر خلیفہ کے چھوڑوں تو مجھ سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بغیر خلیفہ چھوڑا تھا اور اگر خلیفہ بناؤں تو مجھ سے بہتر نے خلیفہ بنایا ہے۔

حاضرین نے انکی مدح کی تو فرمایا میں راغب بھی ہوں اور خائف بھی۔ میں چاہتا ہوں تمہارا معاملہ برابر طے ہو جائے نہ کچھ مجھے ملے اور نہ کچھ میرے ذمہ ہو۔

حضرۃ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں جب حضرۃ عمرؓ نے یہ فرمایا "اگر میں تم کو بے خلیفہ چھوڑوں تو مجھ سے بہتر نے تمہیں بے خلیفہ چھوڑا ہے" تو میں سمجھ گیا کہ حضرۃ عمرؓ خلیفہ نہ بنائیں گے۔

خلافۃ میں مشورہ

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد ایسا امر پیش آنے والا ہے جس کے متعلق نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ سے کچھ سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عبادت گذار مومنوں کو جمع کر کے مشورہ کر لینا اور ایک شخص کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

وہ احادیث جو خلفاء اربعہ کے فضائل میں

حضرۃ علیؓ سے مروی ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمادیں مجھ سے اپنی لڑکی کا نکاح کیا اور بلالؓ کو اپنے مال سے آزاد کیا اور مدینہ تک کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے سواری دی۔

حق تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرما دیں حق بات کہتا ہے اگرچہ کڑوی ہو۔

حق تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرما دیں اس سے ملائکۃ اللہ حیا کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ علیؓ پر رحم فرما دیں حق تعالیٰ حق کو انکے ساتھ رکھتے ہیں۔

حضرۃ علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال سے قبل ہی مجھ سے یہ راز فرمایا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرۃ ابوبکرؓ خلیفہ ہونگے اور حضرۃ ابوبکرؓ کے بعد حضرۃ عمرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے بعد حضرۃ عثمانؓ اور میں بھی عنقریب ہی خلیفہ ہونگا۔ حضرۃ علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے علیؓ! حق تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ کو والی اور عمرؓ کو وزیر اور عثمانؓ کو معتمد اور تجھ کو مددگار بناؤں۔ تم چاروں سے حق تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عہد لیا ہے، جو شخص مومن ہوگا وہ تم سے محبت کریگا اور جو فاجر و بدکار ہوگا وہ تم سے بغض رکھے گا تم چاروں میری نبوت کے خلیفہ ہو اور میری سُنّت کو مضبوط کرنے والے ہو اور میری طرف سے اُمت کے راہبر ہو، تم آپس میں قطع تعلقات نہ کرنا اور ایک دوسرے کو نہ کھلانا اور آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینا یا آپس میں ایک دوسرے کے لئے دعائے مغفرت کرنا۔

حضرۃ جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضرۃ ابوبکرؓ میرے وزیر ہیں اور میرے بعد اُمّت کو سنبھالیں گے اور عمرؓ میرے دوست ہیں جو گویا میری زبان سے بولتے ہیں اور عثمانؓ میرے ہیں اور علیؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرا بھائی اور میرا علمبردار ہے۔

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ! میرے بعد جب تم خلیفہ ہوگے تو کیا کرو گے؟ حضرۃ ابوبکرؓ نے جواب دیا یارسول اللہ! مَیں تو اس سے پہلے مر چکوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمرؓ! تم کیا کرو گے؟ حضرۃ عمرؓ نے جواب دیا میں اس وقت ہلاک ہو جاؤنگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عثمانؓ! تم کیا کرو گے؟ حضرۃ عثمانؓ نے جواب دیا مَیں کھاؤں گا اور کھلاؤنگا اور تقسیم کرونگا اور ظلم نہیں کرونگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علیؓ! تم کیا کرو گے؟ حضرۃ علیؓ نے جواب دیا کم روزی کھاؤنگا اور کم بولوں گا اور کھجور تقسیم کرونگا اور جماعت کی حمایت کرونگا دیا چنگاری بجھاؤں گا۔

حضرۃ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرۃ علیؓ کے پاس تھا۔ حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کا ذکر آیا تو حضرۃ علیؓ نے کہا اے قوم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے اصحاب رضؓ سے انجان نہ بنو۔ حق تعالیٰ نے خلافت کی ابتدا حضرۃ ابوبکر رضؓ سے کی پھر حضرۃ عمر رضؓ سے پھر حضرۃ عثمان رضؓ سے،

حدیثِ سفینہ رضؓ

حضرۃ سفینہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس سال خلافت رہے گی اسکے بعد سلطنت ہو جائے گی۔

حضرۃ سعد رضؓ کہتے ہیں کہ حضرۃ سفینہ رضؓ نے مجھ سے فرمایا کہ حساب لگاؤ۔ میں نے حضرۃ ابوبکر رضؓ اور حضرۃ عمر رضؓ اور حضرۃ عثمان رضؓ اور حضرۃ علی رضؓ کی خلافت کو شمار کیا تو پورے تیس سال ہوئے۔

اور بعض روایت میں ہے کہ حضرۃ سفینہ رضؓ نے فرمایا شمار کرو دو سال حضرۃ ابوبکر رضؓ کے اور دس سال حضرۃ عمر رضؓ کے اور بارہ سال حضرۃ عثمان رضؓ کے اور چھ سال حضرۃ علی رضؓ کے

خلفاء راشدین رضؓ کے متعلق اہلِ بیت رضؓ کے اقوال

حضرۃ حسین رضؓ کے صاحبزادہ حضرۃ علی رضؓ سے کسی نے حضرۃ ابوبکر رضؓ اور حضرۃ عمر رضؓ کے متعلق پوچھا اور کہا کہ ان دونوں کی دربارِ نبوی میں کیا قدر و منزلت تھی؟ حضرۃ علی بن حسین رضؓ نے جواب دیا جو آج ہے کہ دونوں حضرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیٹے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالی دیتا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اسکے متعلق مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ اسکو قتل کر دیا جائے اور بعض نے مشورہ دیا کہ اس پر دو حد قائم کی جائیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اسکو حضرت علی بن حسینؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے فرمایا نبی کے علاوہ کسی دوسرے کو گالی دینے کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا لیکن میرا خیال ہے کہ اسکو حد لگا کر اس کے منہ پر بندھن باندھ دیا جائے۔

حضرت علی بن حسینؓ سے مروی ہے کہ عراق کے بعض لوگ میرے پاس آئے۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق کچھ کہنے لگے پھر حضرت عثمانؓ کے پیچھے پڑے اور کوئی برائی نہ چھوڑی۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تم ان مہاجرینؓ اولین سے ہو جنکے متعلق حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا الخ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا کیا تم ان لوگوں میں ہو جن کا اس آیت میں ذکر ہے اَلَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا دونوں فریق سے ہونے کی تم نے خود برأت ظاہر کر دی اسکی میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں نہیں ہو جن کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ خدا تمہیں غارت کرے میرے پاس سے نکل جاؤ۔

حضرت جعفر بن محمدؒ سے مروی ہے کہ میرے باپ اور دادا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دوست رکھتے تھے اور ان پہ تبرا نہ کرتے تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ جعفرؓ نے فرمایا یہ حضرات بمنزلہ باپ کے ہیں پھر ان سے کیسے محبت نہ ہو جو یہ تقیہ سے کہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

حضرۃ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا میں نے نذر مانی تھی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امن میں دیکھوں گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ڈھول بجاؤنگی۔ حضرۃ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی اطلاع کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے کہو کہ ڈھول بجا کر اپنی نذر پوری کرے۔ وہ عورت ڈھول لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور دو یا تین چوٹ ماری ہونگی کہ حضرۃ عمرؓ نے دروازہ کھلوایا۔ اس کے ہاتھ سے ڈھول گر گیا اور بھاگ کر حضرۃ عائشہؓ کے پردہ میں چلی گئی۔ حضرۃ عائشہؓ نے اس سے پوچھا تجھے کیا ہو گیا؟ اس نے جواب دیا میں نے عمرؓ کی آہٹ سنی تو ان سے ڈر لگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرؓ کی آہٹ سے شیطان بھاگتا ہے

کسی نے حضرۃ جعفر بن محمدؓ سے کہا اے رسول اللہ کے نواسے! تم حضرۃ ابو بکرؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ حضرۃ جعفرؓ نے فرمایا اس حدیث کے بعد جو مجھ سے میرے باپ نے حضرۃ حسینؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرۃ علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیاء اور مرسلین علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے بعد ابو بکر صدیقؓ سے افضل شخص پر نہ سورج طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا یعنی انبیاءؑ و مرسلینؑ کے بعد حضرۃ ابو بکرؓ سے افضل شخص کوئی نہیں۔ پھر حضرۃ جعفرؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے کہا اگر مَیں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو مجھے میرے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میسّر نہ ہو۔ مَیں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے قیامت میں شفاعت کی امید ہے

محمد بن علی بن حسین بن علی رضؓ کے اقوال ؒ

حضرۃ کُثیرّ کھجور فروخت نے کہا مَیں حضرت جعفرؓ کے پاس مدینہ آیا انہوں نے خوان منگوایا جس کے پائے تھے اور ایک ثرید کا پیالہ اور کھجور لائے جب کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو مَیں نے ان سے پوچھا آپ شیخین کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ حضرۃ ابو جعفرؓ نے فرمایا یہ دونوں حضرات خلیفہ ہوئے اور انصاف کیا ہم ان سے محبّت کرتے ہیں اور انکی اتباع کرتے ہیں۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آپ تقیہ کرتے ہیں۔ حضرۃ ابو جعفرؓ نے فرمایا تقیہ زندوں سے ہوتا ہے مُردوں سے تقیہ نہیں ہوتا۔ اور ہشام بن عبدالملک کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا خدا اسکو غارت کرے اور کر دیا۔

سالم بن ابی حفصہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرۃ ابو جعفرؓ اور حضرۃ جعفرؓ سے شیخینؓ کے متعلق پوچھا ان دونوں نے فرمایا سالم! انکی اتباع کر اور انکے دشمن سے بری ہو جا واللہ! ہم ان سے محبت رکھتے ہیں اور انکے دشمنوں سے بری ہیں اور حضرۃ جعفرؓ نے کہا کیا کسی کو اپنے دادا کو گالی دیتے ہوئے بھی دیکھا یعنی یہ حضرات بمنزلہ دادا کے تھے ہم انکو کیسے بُرا کہہ سکتے ہیں؟

کسی نے حضرۃ ابو جعفرؓ سے پوچھا شیخینؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ ابو جعفرؓ نے فرمایا میں ان دونوں حضرات کی اتباع کرتا ہوں اور انکے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں نے اپنے کنبہ میں جس کو بھی دیکھا وہ انکی اتباع کرتا تھا۔

حکیم بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرۃ ابو جعفرؒ سے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا جو حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کو سب وشتم کرتے ہیں۔ حضرۃ ابو جعفرؒ نے فرمایا یہ لوگ بد دین ہیں۔

کُثیّرؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرۃ ابو جعفرؒ سے شیخینؓ کے متعلق پوچھا فرمایا اس میں شک کرنیوالا مثل اس شخص کے ہے جو سنّت میں شک کرے۔ ان سے بغض رکھنا نفاق ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

پھر اپنی گردن پر ہاتھ مار کر کہا کُثیّر! انکی اتباع کرو پھر جو مصیبت بھی تمہیں پہنچے گی وہ میری گردن پر۔ پھر فرمایا بنو ہاشم، بنو عدی اور بنو تمیم میں زمانۂ جاہلیت میں عداوۃ اور بغض تھا جب مسلمان ہو گئے تو آپس میں محبت ہو گئی اور دلوں سے بغض نکل گیا۔

ایک مرتبہ حضرۃ ابو بکرؓ کی کوکھ میں تکلیف ہوئی تو حضرۃ علیؓ محبت کے باعث اپنے ہاتھ کو آگ پر گرم کر کے اس سے حضرۃ ابو بکرؓ کی کوکھ سینکتے تھے۔ حق تعالیٰ نے ان ہی کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ہ

حضرۃ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرۃ ابو جعفرؒ سے پوچھا کیا تم اہل بیت میں کوئی حضرۃ ابو بکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کو گالی دیتا ہے۔ حضرۃ ابو جعفرؒ نے کہا نہیں بلکہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکی اتباع کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا اہل بیت میں سے کوئی رجعت[1] کا قائل ہے؟ حضرۃ ابوجعفرؓ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دریافت کیا اہل بیت میں سے کوئی اسکا قائل ہے کہ دنیا اس امت کے لئے شرک ہے؟ حضرۃ ابوجعفرؓ نے فرمایا نہیں۔

محمد بن علیؓ نے مجھ سے کہا اے جابرؓ! معلوم ہوا ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور حضرۃ ابوبکرؓ و حضرۃ عمرؓ کو برا کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان سے ایسا کہا ہے تم انکو میری طرف سے پہنچا دینا کہ میں خدا کے یہاں ان سے بری ہوں۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں بادشاہ ہوگیا تو اللہ کی راہ میں انکا خون بہاؤں گا اگر میں اُن کے لئے دعائے مغفرت اور رحمت نہ کرتا ہوں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میسر نہ ہو۔ صرف اللہ کے دشمن ہی ان سے غافل ہیں۔

حضرۃ ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں حضرۃ ابوبکرؓ کے گھرانہ کو صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھرانہ کہتے تھے۔

حضرۃ ابوجعفرؓ سے مروی ہے کہ فتح خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرینؓ اور انصارؓ کو کھجور اور کشمش تقسیم کی اور بنو ہاشم کو غلہ گیہوں اور جو وغیرہ تقسیم کیا۔ حضرۃ ابوبکرؓ کو بھی بنو ہاشم کے ساتھ ایک سو یا دو سو وسق[2] غلہ دیا۔ حضرۃ ابوبکرؓ کے علاوہ اور کسی کو بنو ہاشم کا شریک نہیں کیا اور حضرۃ عباسؓ کے حصہ میں دو سو وسق آئے تھے

---

[1] مرنیکے بعد دوبارہ دنیا میں آنا [2] ایک پیمانہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبدالملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرۃ ابوجعفرؒ سے پوچھا کہ آیۃ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا میں الذین آمنوا سے کون مراد ہیں؟ حضرۃ ابوجعفرؒ نے فرمایا اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مراد ہیں۔ مَیں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ حضرۃِ علیؓ مراد ہیں۔ حضرۃ ابوجعفرؒ نے فرمایا حضرۃ علیؓ بھی ان میں داخل ہیں۔

کُثَیِّر کہتے ہیں مَیں نے محمد بن علیؒ سے کہا خدا میری جان تم پر قربان کرے! مجھے حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ کے حالات بتاؤ۔ کیا انہوں نے تمہارے حق میں تم پر ظلم کیا یا تم سے کچھ چھینا؟ محمد بن علیؒ نے جوابدیا اس ذاتِ پاک کی قسم جس نے قرآن کو نازل فرمایا انہوں نے رائی کے دانہ کے برابر بھی ہم پر ظلم نہیں کیا۔ مَیں نے کہا خدا مجھے تم پر قربان کرے! کیا مَیں انکی اتباع کروں؟ محمد بن علیؒ نے کہا کُثَیِّر! انکو دنیا و آخرت میں دوست رکھ پھر جو کچھ مصیبت تجھے پہنچے وہ میری گردن پہ مکرّر سہ کرّر یہ جملہ فرمایا پھر فرمایا اللہ اور رسول، مغیرہ بن سعید وغیرہ سے بری ہیں یہ لوگ ہم اہلِ بیت پر افتراء باندھتے ہیں۔

ابوالحسن زید بن علی بن حسین بن علیؒ نے فرمایا کہ حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ سے براءۃ کرنا حضرۃ علیؓ سے براءۃ کرنا ہے۔

ہاشم بن یزیدؒ سے مروی ہے کہ حضرۃ زیدؒ نے مجھ سے فرمایا اے ہاشم! واللہ! حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ سے براءۃ کرنا حضرۃ علیؓ سے براءۃ کرنا ہے۔ آپ چاہے آگے بڑھو اور چاہے پیچھے ہٹو۔ صحابہؓ نے ان سب کو ساتھ رکھا کوئی برائی ان تک جب پہنچے گی جب اوّل حضرۃ علیؓ تک پہنچے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کثیر النواء رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرۃ زید رضؓ سے پوچھا تم حضرۃ ابوبکر رضؓ اور حضرۃ عمر رضؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ فرمایا میں انکو دوست رکھتا ہوں۔ میں نے پوچھا جو شخص ان پر تبرا کرے اسکے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا میں ان سے اخیر وقت تک بری ہوں۔

مرہاز بن میرز کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حج کے موقع پر دو خوبصورت ملیح لڑکوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اور لوگ بھی انکے ساتھ طواف کر رہے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے جوابدیا یہ حضرۃ علیؓ اور حضرۃ عثمان رضؓ کے صاحبزادے ہیں میں نے کہا یہ دونوں ساتھ چل رہے اور ساتھ حج کر رہے ہیں اور ہمارے اطراف میں ایک فریق دوسرے کو کافر بتاتا ہے۔ وکیع نے کہا وہ عبداللہ بن حسنؓ ہیں اور دوسرے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضؓ ہیں۔ ان دونوں کی والدہ حضرۃ فاطمہ بنت حسینؓ ہیں۔

حضرۃ حسن بن حسن رضؓ کے اقوال

فضل بن مردان کہتے ہیں کہ حضرۃ عبداللہ بن حسنؓ کے بھائی حضرۃ حسن بن حسن رضؓ ایک شخص سے فرما رہے تھے جو شیعہ میں بڑا تھا اور انکا حاکم تھا "کہ ہم سے اللہ کے واسطے محبت کرو اگر ہم حق تعالیٰ کی اطاعت کریں تو ہم سے محبت کرو اور اگر ہم حق تعالیٰ کی نافرمانی کریں تو تم بھی ہماری نافرمانی کرو۔" ایک شخص نے کہا آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رشتہ دار اور اہل بیت ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ حسن رضؓ نے فرمایا اگر قرابت بغیر عمل اور بغیر اطاعت کے مفید ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے قریبی رشتہ دار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے لئے ضرور مفید ہوتی ۔ واللہ! مجھے خوف ہے کہ ہم میں سے گنہگار کو دوگنا عذاب دیا جائے اور حق تعالیٰ سے امید بھی ہے کہ ہم میں نیکی کرنیوالے کو دوگنا اجر ملے گا ۔ پھر فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ دینی بات ہے تو ہمارے ماں باپ نے ہمارے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا ' ہمیں باوجود تم سے زائد قریبی رشتہ دار ہونیکے اور تم سب سے احق ہونیکے نہ اسکی خبر کی اور نہ کبھی اسکی طرف رغبت دلائی ۔ اگر یہ سچ ہے جو تم کہتے ہو کہ حق تعالیٰ نے حضرۃ علیؓ کو خلیفہ بنایا تھا تو حضرۃ علیؓ سب سے بڑے مجرم اور خطاکار ہونگے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کو چھوڑا یا خلافت کرتے یا لوگوں سے علیحدہ ہوجاتے ۔ ایک رافضی نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرۃ علیؓ سے یہ نہیں فرمایا جس کا مَیں مولیٰ ہوں اس کے علیؓ بھی مولیٰ ہیں ۔ حضرۃ حسن بن حسنؓ نے فرمایا واللہ! اگر اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد خلافت اور سلطنت ہوتی تو نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی طرح اسکو بھی کھول کر صاف بیان فرماتے کہ لوگو! حضرۃ علیؓ میرے بعد میرا نائب ہے تم اسکے حکم کو سنو اور اسکی اطاعت کرو ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زائد کوئی امت پر شفیق و مہربان نہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو تصریح سے نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکے در پردہ کچھ اور نہیں ۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ علیؓ کے صاحبزادہ محمد بن حنفیہؓ کے اقوال

سالم بن جعد کہتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہؓ کے ساتھ شعب (نام محلہ) میں تھا۔ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا "ابو عبداللہ! کیا حضرۃ ابوبکرؓ سب سے پہلے اسلام لائے"؟ حضرۃ محمد بن حنفیہؓ نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے پوچھا پھر حضرۃ ابوبکرؓ کا درجہ کس بات سے بڑھا؟ محمد بن حنفیہؓ نے فرمایا حضرۃ ابوبکرؓ سب سے بہتر طریق پر کامل یقین کے ساتھ ایمان لائے اور اخیر وقت تک اس پر قائم رہے۔

ایک شخص نے محمد بن حنفیہؓ سے کہا مجھ کو وصیت کیجئے۔ محمد بن حنفیہؓ نے فرمایا جماعت کی اتباع کرنا اور خوارج سے بچنا انکا مذہب کچھ نہیں۔ انکا دعوٰی ہیچ ہے، ان کے لئے ملک و سلطنت ہے جس کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ ملک و دولت حق تعالیٰ کی ہے جب چاہے اور جس کو چاہے دے۔ تم میں سے جن کو ہم نے پایا وہ ہمارے نزدیک رکنِ اعلیٰ تھے اور جو اس سے قبل مر چکے انکا اجر انکے لئے بہتر ہے۔

رضی بن عقیل کہتے ہیں کہ میرے باپ شعب میں محمد بن حنفیہؓ کے دروازہ پر تھے کہ انکا چھوٹا بچہ نکلا جس کی زلفیں تھیں اور کہا "گروہِ شیعہ" میرے باپ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم لاعن، مفرط اور ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو تقدیریں جلدی چاہیں، وہ اس قدر ساکت، بے حس و حرکت تھے گویا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کے سروں پہ پرندے بیٹھے ہیں۔

محمد بن حنفیہؒ نے فرمایا تم کو اہلِ بیت کے عطیہ سے کسی مفرط یا مقصر کی افراط و تفریط مانع نہ ہو۔

بنو ہاشم کے ایک شخص سے مروی ہے کہ حضرۃ ابو بکرؓ نے بنو حنفیہ میں سے محمدؒ کی ماں حنفیہؒ کو حضرۃ علیؓ کو مرحمت فرمایا۔

محمد بن عاصمؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے شیخ عبد الرزاقؒ نے فرمایا کہ روافض میرے نزدیک کافر ہیں[ع]۔ ایک رافضی شہر صنعاء سے مکۃ مکرمہ تک میرے ساتھ رہا وہ نماز نہ پڑھتا تھا میں نے اس سے دریافت کیا تو جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ہر شخص کا انجام اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسکو محبت ہو) مجھے اہلِ بیت سے محبت ہے پھر نماز کا کیا کرونگا۔

محمد احتشام الحسن غفرلہٗ
کاندھلہ ضلع مظفر نگر

ع یہ شیخ موصوف کا ذاتی خیال ہے ضروری نہیں کہ اس سے اتفاق کیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کاوشِ ناشر

تنقیحاتِ تاریخیہ دربارہ حضرت معاویہؓ

حضرات ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ، عثمانِ غنیؓ اور حضرت علیؓ وغیرہم کے باہمی تعلقات اور ایک دوسرے کے بارہ میں موانست کے جذبات اس کتاب میں ملاحظہ ہوئے۔ لیکن حضرت امیر معاویہؓ جو کہ ہر زمانہ میں ہر طبقہ کے اندر متنازعہ فیہ اور زیرِ بحث شخصیت رہے کسی قابلِ تذکرہ شخص یا جماعت نے ان پر ہونے والے جارحانہ اور وحشیانہ حملوں کا دفاع نہ کیا اور اس طرح وہ اپنوں اور غیروں کے ہاں ظلم و ستم کا شکار رہے۔ علامہ زمخشری بھی اپنی اس تصنیف میں اس خلا کو باقی چھوڑ گئے اور اس بات کو بھول گئے کہ تمام تنازعات اور خلفشاروں میں حضرت معاویہؓ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ جب تک ان کے دامن کو تمام آلائشوں اور ان کے کردار کو تمام داغ دھبوں سے پاک نہیں کر دیا جاتا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ہر زمانہ میں اور ہر طبقہ میں یہ عظیم صحابی رسولؐ بے شمار خانہ ساز الزاموں اور بہتانوں کا شکار رہے لیکن آہ! حضرت معاویہؓ کو کسی کے علمی تفقہ اور کسی کی دینی خدمات سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہنچ سکا۔ اگر کوئی علمی شہسوار اس میدان میں اترا بھی تو پھر یا تو کلی طور پر دفاع نہ کر سکا اور خاص خاص پہلوؤں پر ہی زور آزمائی کر کے ہتھیار ڈال دیتا رہا یا اگر کسی نے ان کے دامن کو گرد و غبار سے صاف کیا بھی تو اس کا اہتمام نہ ہو سکا کہ یہ غبار کہیں جا کر حضرت علیؓ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دامن کو آلودہ نہ کر دے ان خدمات کا کیا کیا جائے کہ جن میں اس بات کا خیال نہ رکھا گیا ہو کہ کسی بھی صحابیٔ رسولؐ کے پاک و صاف دامن پر معمولی سا بھی دھبہ نہ آنے پائے۔ اگر کسی نے اس بارہ میں تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا بھی تو وہ کاوش تاریخ کے صفحات میں گم ہو کر رہ گئی اور رائے عامہ کو بیدار کرنے کا مؤثر اور شہرت یافتہ ذریعہ نہ بن سکی۔

ضرورت ہے کہ تاریخ کے ان گم شدہ اوراق کو حاصل کیا جائے، احادیث اور تواریخ کی چھان بین کی جائے، اس بارہ میں مشاہیرِ اسلام اور نامور شخصیتوں کے مضامین جمع کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں ترتیب اور منتشر جواہر پاروں کو جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

"تنقیحاتِ تاریخیہ دربارۂ حضرتِ معاویہؓ" کے نام سے میری یہ پیش کش انشاءاللہ عنقریب منظرِ عام پر آئے گی۔

ترتیب و تالیف :

محمد طفیل رشیدی

مجلسِ توقیرِ صحابہؓ دوکان نمبر ۲۲۲

گول باغ شادباغ لاہور

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابیؓ کی تعریف اور صحابہؓ کے درجات کی ترتیب

صحابیؓ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضورؐ کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان ہی کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔ صحابہؓ سب کے سب جنّتی ہیں۔

صحابیؓ ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا۔

تمام صحابہ کرامؓ باقی تمام امت سے افضل ہیں تمام امت کے مومنین صالحین غوث قطب ابدال اولیاء امام مل کر بھی کسی چھوٹے سے چھوٹے ایک صحابیؓ کی بھی برابری نہیں کر سکتے البتہ صحابہ کرامؓ آپس میں کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔

صحابہؓ کی جماعت میں وہ صحابہؓ جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے بعد میں مسلمان ہونے والے صحابہؓ سے افضل ہیں اور فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہونے والے صحابہؓ میں سے وہ صحابہؓ سب سے افضل ہیں جو بیعت رضوان میں شریک ہوئے جس کے نتیجہ میں صلح حدیبیہ ہوئی جو کم و بیش چودہ سو تھے اور بیعت رضوان میں شریک ہونیوالے صحابہؓ میں سے وہ صحابہؓ سب سے افضل ہیں۔ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے جو تین سو تیرہ کے قریب تھے جنہیں بدری صحابہؓ کہتے ہیں پھر بدری صحابہؓ میں سے وہ صحابہؓ سب سے افضل ہیں جنہیں دنیا ہی میں حضورؐ نے جنّتی ہونے کی خوش خبری دے دی تھی جن کی تعداد دس ہے انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں ان دس میں سے چار صحابہؓ تمام صحابہؓ سے افضل ہیں اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ جو تمام امت سے افضل ہیں دوسرے حضرت عمر فاروقؓ ہیں جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام امت سے افضل ہیں تیسرے حضرت عثمانؓ غنی جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔ چوتھے حضرت علیؓ جو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے سوا تمام امت سے افضل ہیں یہی چاروں بزرگ حضورؐ کے بعد اسی ترتیب سے حضورؐ کے خلیفہ ہوئے یعنی حضورؐ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے خلیفہ یعنی قائمقام بنائے گئے اس لئے یہ خلیفہ اوّل ہیں ان کے بعد حضرت عمرؓ دوسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے ان چاروں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین خلفائے اربعہ اور چار یار کہتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہی ترتیب صحابہؓ کے درمیان قائم ہے جو اس ترتیب کو نہیں مانتا یا صحابہؓ کے حق میں تنقید یا گستاخی کی زبان کھولتا ہے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

از

محمد طفیل رشیدی

المکتبۃ الرحمانیۃ
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 17511
عطیہ
مزمل احسن شیخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

○ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں یعنی صحابہ کرام رضؓ کی زندگیوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

○ صحابہ کرام رضؓ کی زندگیوں سے آگاہ کرنے کے لیے "مجلسِ توقیرِ صحابہ رضؓ" آپ سے تعاون کی پیش کش کرتی ہے۔

○ مجلسِ توقیرِ صحابہ رضؓ کے تعاون کی پیش کش کی طرف دستِ خیر مقدم بڑھائیے۔

مجلسِ توقیرِ صحابہ رضؓ

۲۲۲، گول باغ ○ شاد باغ ـــــــ لاہور